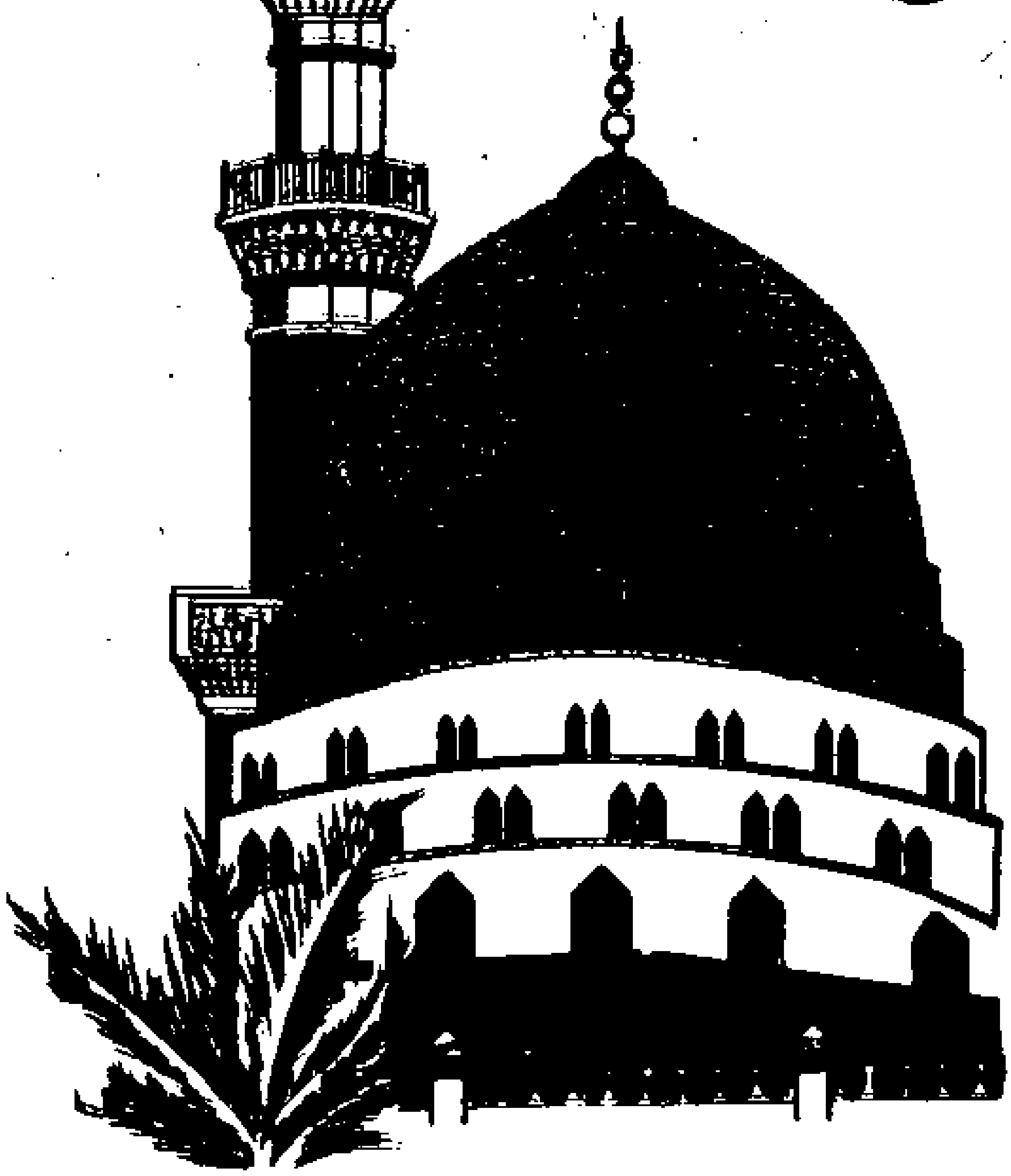
اگر نماز صحیح ادا کی جائے تو

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ط

بیشک نماز منع کرتی ہے بیحیائی اور بُری بات سے ـــ سورۃ عنکبوت ۴۵

سُنّی حنفی نماز مترجم



انیس احمد نوری

مکتبہ نوریہ رضویہ ● وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

نام کتاب: ______ سُنّی حنفی نماز مترجم
تصنیف: ______ انیس احمد نوری سکھر
انتساب: ______ صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی
کاتب: ______ محمد عرف نور محمد نور قلم سکھر
حسنِ تزئین: ______ انیس احمد نوری
ناشر: ______ مکتبہ نوریہ رضویہ پان منڈی سکھر

نوٹ: ہر قسم کی غلطی کی نشاندہی مکتبہ ہذا کے پتہ پر ارسال فرمائیں شکریہ

مرد و خواتین یہ کتب ضرور مطالعہ فرمائیں

قادری رضوی مجموعہ وظائف	سُنّی بہشتی زیور	تمہیدِ ایمان
بہارِ شریعت	جنّتی زیور	جاء الحق
احکامِ شریعت	نورانی زیور	الحقُ المبین
نظامِ شریعت	عورتوں کی حکایات	نوری تحفہ
قانونِ شریعت	شادی کا تحفہ	نوری طغریٰ

کر جوانی میں عبادت کاہلی اچھی نہیں — جب بڑھاپا آگیا پھر ایسی ہو سکتی نہیں
ہے بڑھاپا بھی غنیمت گر جوانی ہو چکی — یہ بڑھاپا بھی نہ ہوگا موت جس دم آگئی

ٹھکانہ گور ہے تیرا عبادت کچھ تو کر غافل
کہاوت ہے کہ خالی ہاتھ گھر جانا نہیں اچھا

فہرست سُنّی حنفی نماز سُنّی ترجمہ

تعداد رکعات

نام نماز	غیر مؤکدہ سُنت قبل فرض	سُنت مؤکدہ قبل فرض	فرض	سُنت مؤکدہ بعد فرض	نفل	کُل رکعتیں
فجر		۲	۲			۴
ظہر		۴	۴	۲	۲	۱۲
عصر	۴		۴			۸
مغرب			۳	۲	۲	۷
عشاء	۴		۴	۲ ۳ وتر واجب	۲ وتر سے پہلے وتر کے بعد	۱۷
جمعہ	۲ بعد فرض	۴	۲	۴	۲	۱۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سنی حنفی نماز مترجم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

ایمان مفصل اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَ

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور

كُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ

اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر کہ ہر بھلائی اور برائی اللہ

وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ؕ

تعالیٰ نے مقدر فرمادی ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے

ایمان مجمل اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں

وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ

کے ساتھ ہے اور میں نے قبول کئے اس کے تمام احکام مجھے اس کا

بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ ؕ

زبان سے اقرار ہے اور دل سے یقین

شش کلمے

پہلا کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں۔

دوسرا کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں

لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسکے خاص بندے اور رسول ہیں ——

تیسرا کلمہ تمجید سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ

پاک ہے اللہ اور ساری خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں اللہ کے سوا کوئی

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور گناہ سے باز رہنے اور نیکی کی قوت اللہ ہی سے ہے

اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ

جو بلند مرتبہ والا عظمت والا ہے ——

چوتھا کلمہ توحید لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ

اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ ایک اکیلا اس کا کوئی

لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ ؕ وَهُوَ

ساجھی نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے ساری خوبیاں ہیں وہی جلائے وہی

حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ؕ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ؕ

موت دیتاہے اور وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا وہ عظمت اور بزرگی والا ہے

بِيَدِهِ الْخَيْرُ ۭ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۭ
سب بھلائیاں اسی کے قبضہ میں ہیں اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے

پانچواں۵ کلمہ استغفار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ
میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جو میرا پروردگار

ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً
ہے ہر گناہ سے جو میں نے کیا خواہ جان کر یا بے جانے، چھپ کر یا کھلم کھلا اور میں اس

وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْٓ اَعْلَمُ وَمِنَ
کی طرف توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جسے میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے بھی جو میں نہیں

الذَّنْبِ الَّذِيْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ
جانتا یقیناً تو ہر غیب کو خوب جاننے والا ہے اور تو ہی عیبوں کو

وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ
چھپانے والا اور گناہوں کو بخشنے والا ہے اور گناہ سے بازرہنے اور نیکی کی قوت اللہ

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۭ
ہی سے ہے جو بلند مرتبہ والا اور عظمت والا ہے ـــــ

چھٹا۶ کلمہ ردِ کفر اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ
اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں

اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ
تیرے ساتھ کسی کو شریک کروں اور وہ میرے علم میں ہو اور میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں

لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ
اس گناہ سے جس کا مجھے علم نہیں میں نے اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر سے

اَلْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ
اور شرک سے اور جھوٹ اور غیبت سے اور بُری نئی ایجادات سے اور
وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَ
چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے اور کسی پر بہتان باندھنے سے اور ہر قسم کی نافرمانی
اَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں

ایمانِ مفصّل ایمانِ مجمل

جس طرح غیر مُقلد، امام ابُو حنیفہ، امام شافعی امام حنبل امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نہیں مانتے اور از راہِ مکر کہتے ہیں کہ ہم صرف قرآن وحدیث کو مانتے ہیں۔ مگر انہیں کے گروہ سے ایک فرقہ حدیث کو نہیں مانتا وہ بھی بطور مکر کہتا ہے کہ ہم صِرف قرآن کو مانتے ہیں۔ جبکہ اُن کی تمام ٹولیاں کہتی اور اپنی کُتب میں لکھتی ہیں کہ۔ بس اللہ کو مان اُس کے سِوا کسی کو نہ مان[1]۔ اِس مشترکہ عقیدہ پر رات دن مدارس و مساجد میں بلکہ ریل اور بس کے سفر میں درس دیتی دِکھائی سُنائی دیتی ہیں۔ حتّٰی کہ یہ ٹولیاں اسکول کالج یونیورسٹی میں اِسی پر پُوری توانائی خرچ کرتی ہیں، کہ بس اللہ کو مانو اُسکے سِوا کسی کو نہ مانو۔ انکے مدرسوں میں قاعدے پارے پڑھنے والے بچّوں کو بھی یہی رٹایا جاتا ہے کہ اللہ کے سِوا کسی کو نہ ماننا چاہیئے۔ اہلِ علم کے سامنے اگر کوئی ازراہِ تقیّہ اِنکار بھی کرے

---

[1] ان ہی عقائد کے سرغنوں نے پھر خدا کا بھی اِنکار کیا۔ اور نیچری عقیدہ کی بنیاد ڈالی جس پر انگریزی کسی نے سَر اور خاں کا خطاب پایا کسی نے شمس العلما اور کسی نے ڈپٹی کا خطاب تو کسی نے ابوالکلام اور دین و مذہب سے آزاد کا لقب پایا۔ کوئی محمد حُسین چکڑالوی تو کوئی بدحالی کہلایا۔

تو وہ بھی کسی دوسرے انداز سے گھما پھرا کر کہتا یہی ہے اللہ کے سوا کسی کو نہ مانو
ایسوں کے بارے میں قرآنِ حکیم کیا ارشاد فرماتا ہے مُلاحظہ کیجئے ـــــ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ
الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ
وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ
ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ
وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ
بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۳۸﴾ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ
الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ
اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ
لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿۱۳۹﴾ ـــ سورۃ النساء ـــ

اے ایمان والو! ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر
اور اُس کتاب پر جو اپنے رسول پر اُتاری اور اُس کتاب
پر جو پہلے اُتاری اور جو نہ مانے اللہ اور اُس کے
فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو تو
وہ ضرور دُور کی گمراہی میں پڑا۔ بیشک وہ لوگ جو
ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے
پھر اور کفر میں بڑھے اللہ ہرگز نہ اُنھیں بخشے۔ نہ
اُنھیں راہ دکھائے۔ خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان
کیلئے دردناک عذاب ہے۔ وہ مسلمانوں کو چھوڑ کر
کافروں کو دوست بناتے ہیں۔ کیا اُن کے پاس
عزت ڈھونڈتے ہیں! تو عزت تو ساری
اللہ کے لئے ہے ـــــ

اِن آیات میں اُنکا بھی بیان ہے جن حضرات کو اُنکے اپنے مذہب کی کُتب میں اُنکے عقائد
دکھلائے جائیں تو وہ اُن عقائد سے نفرت کر کے مُسلمان ہو جاتے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد کسی لالچ
وغیرہ کے سبب پھر گستاخِ رسول ہو جاتے ہیں ـــ اور اِن آیات میں اُن گستاخانِ رسول ـــ
منافقین کا بھی بیان ہے جو مُسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں سے دوستی بڑھا کر بلکہ یہود و
نصاریٰ کے اتحادی بن کر عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں ـــ اللہ تعالیٰ انگریسیوں امریکی
نوازوں گستاخانِ رسول فرقوں کی تمام ٹولیوں کی عیاری مکاری سے تمام مُسلمانوں کو
بچائے ـــ اور اِن گستاخانِ رسول امریکی ایجنٹوں کو ہدایت عطا فرمائے آمین ـــ

پانی کا بیان

بالٹی۔ آفتابہ۔ جگ اُٹھاتے وقت اُنگلیاں دستہ پر۔ انگوٹھا جگ کی کناری میں اِسی طرح بدھنے لوٹے سے پانی انڈیلتے وقت انگوٹھا کناری کے اندر ڈال کر پکڑتے ہیں۔ اُس وقت بے وضو یا بے دُھلے انگوٹھے کو پانی لگا تو برتن کا پانی انگوٹھے کا استعمال شُدہ ہوگیا۔ اِس پانی سے استنجا تو ہو جائیگا۔ **مگر** وضو غسل نہ ہوگا۔ سردیوں میں پتیلی۔ کیتلی۔ یا کلسہ۔ لوٹے میں پانی گرم کرنے رکھتے ہیں۔ پھر بے دُھلی اُنگلی ڈال کر دیکھتے ہیں کہ پانی گرم ہوا کہ نہیں۔ اُسی طرح یہ پانی بھی وضو اور غسل کے قابل نہ رہا۔ اِسی طرح۔ جس شخص پر غسل فرض ہو اُس کے جسم کا کوئی بے دُھلا حصّہ پانی سے چھُو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا۔ اگر دُھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصّہ پڑ جائے تو حرج نہیں ــــــ

اس پانی کو استعمال کے قابل کرنے کیلئے اُس میں پاک پانی اتنا اور ڈالا جائے کہ پانی بہنے لگے۔ تب اُس پانی سے وضو اور غسل کر سکتے ہیں۔ اور اگر پانی آدھے برتن سے کم ہے تب اُس پانی میں اُس سے زائد پانی ڈالا جائے تو پانی وضو اور غسل کے قابل ہو جائیگا۔ مثانے اور معدے کی خرابی کی وجہ سے جو بچے کپڑوں میں پیشاب یا پاخانہ کر لیتے ہیں۔ وہ اپنے جرم کو چھُپانے کی غرض سے جب اُسکو دھوتے ہیں تو جو چیزیں پاک ہوتی ہیں جلدی میں اُن کو بھی ناپاک کر دیتے ہیں۔ اُن میں سے لوٹا۔ بالٹی۔ اور نلکے کی ٹوٹی وغیرہ بھی ہے۔ **لہذا** شبہ پڑنے پر انکو بھی دُھو کر استعمال کیا جائے

مسئلہ: بارش، ندی، نالے، چشمے، سمندر، دریا، کنوئیں، برف اولے کے پانی سے وضو اور غسل جائز ہے ــــــ

مسئلہ: بہتا پانی کہ اُس میں تنکا ڈال دیں تو بہا لے جائے۔ پاک اور پاک کرنیوالا

ہے۔ نجاست پڑ جانے سے ناپاک نہ ہوگا۔ جب تک وہ نجس اُس کے رنگ یا بُو یا مزہ کو نہ بدل دے۔ اگر نجس چیز سے رنگ یا بُو یا مزہ بدل گیا تو ناپاک ہے۔

مسئلہ: حوض اُسی کو نہیں کہتے جو مسجدوں عیدگاہوں میں بنالئے جاتے ہیں۔ بلکہ وہ گڑھا جو سَو ہاتھ مُربّع ہو بڑا حوض ہے مثلاً ۱۰×۱۰ = ۱۰۰ ہاتھ۔ یا ۲۰×۵ = ۱۰۰ ہاتھ۔ غرض یہ کہ سَو ہاتھ مُربّع ہو اُسی کو دَہ دردہ کہتے ہیں۔

بچّے کا پیشاب اور اُلٹی پیدا ہوتے ہی بھی اگر بچّے نے پیشاب کیا۔ تو وہ بھی ناپاک ہے۔ پھیلاؤ میں درم یا پُرانی اٹھنّی سے زائد جگہ۔ بدن یا کپڑے پر ہو۔ اس کا دھونا فرض ہے۔ یونہی شیر خوار بچّے نے مُنھ بھر دُودھ کی اُلٹی کی۔ تو اگر دودھ معدے سے آیا تو وہ بھی نجس ہے۔ اور درم سے زائد کا دھونا فرض۔ اور اگر سینہ سے پلٹ کر واپس آیا تو پاک ہے (بہارِ شریعت)

جو خواتین اِس طرح کی افواہ پھیلاتی ہیں کہ۔ شیر خوار بچّے کا دودھ اور پیشاب پاک ہے۔ اِس طرح کے دِل سے گڑھ کر مسئلے بیان کرنے والی خواتین۔ خود کے اور دیگر خواتین کے گناہوں کو اپنے سَر نہ لیں۔

واشنگ مشین سے کپڑے دھونا جس طرح معمولی چنگاری نہ صرف گھر بلکہ محلّے بھر کی تباہی کا سبب ہوتی ہے۔ اسی طرح ایک قطرہ پیشاب سے بڑی ٹنکی اور پانی نجس ہو جاتا ہے۔ یونہی تھوڑے پانی کے استنجے سے بدن اور کپڑے میں نجاست پھیلتی ہی۔ ایک ناپاک رومال اگرچہ کتنے ہی کپڑوں کے ساتھ کپڑے دھونے کی مشین میں ڈال کر دھویا جائے تو۔ نہ صرف اُن سب کپڑوں کو ناپاک کرتا ہے بلکہ مشین سے نکالنے والے ہاتھوں کو۔ اور اس کی

چھینٹیں پہنے ہوئے کپڑے بھی ناپاک کر دیتی ہیں ـــــــــ

کپڑے پاک کرنے کا طریقہ

کپڑوں سے پہلے میل اور صابن نکالا جائے ــ پھر ہر ہر کپڑے کو پانی کی دھار کے نیچے اس طرح کہ ایک سِرا اوپر کو اور دوسرا نیچے کی طرف ــ پھر دھار سے ہٹا کر پہلے اوپر کا حصّہ نچوڑتے ہوئے نیچے کا حصّہ نچوڑیں ــ اس درمیان میں نیچے کا سِرا اوپر ہرگز نہ آنا چاہیئے ــ ورنہ وہ پہلی مرتبہ کا بھی دُھلا ہوا نہ رہے گا ــ پھر ہاتھ دھو کر اوپر کے سرے پر پانی کی دھار سے نیچے تک دھونا چاہیئے ــ پھر دھار سے ہٹا کر اوپر کا سِرا نچوڑتے ہوئے آخر تک بُہت احتیاط سے نچوڑا جائے کہ تَر ہاتھ بغیر دھوئے ــ اوپر کے نچوڑے ہوئے کپڑے کو نہ لگے ــ

وضو کا بیان

حدیث: رسُول اللہ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے تو ــ کُلّی کرنے سے مُنھ کے گناہ گر جاتے ہیں ــ اور جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے ــ اور جب مُنھ دھویا تو اس کے چہرے کے گناہ نکلے ــ یہاں تک کہ پلکوں کے نکلے ــ اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے گناہ نکلے ــ یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں سے نکلے ــ اور جب سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ نکلے ــ یہاں تک کہ کانوں سے نکلے ــ اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤں کی خطائیں نکلیں ــ یہاں تک کہ ناخنوں سے ــ پھر اس کا مسجد کو جانا ــ اور نماز مزید براں ــ = امام مالک و نسائی ــ بہارِ شریعت دوم =

احتیاط: یہی وجہ ہے کہ مسجد میں جس جگہ نماز پڑھی جاتی ہو وہاں وضو کی چھینٹیں یا قطرے نہ گرنے چاہئیں ــ قطروں کا مسجد میں ٹپکنا مکروہ تحریمی ہے ــ وضو گاہ اور نماز کی جگہ کے درمیان کی جگہ کیچڑ ــ گند ــ ناپاک بھی نہ ہونی چاہیئے ــ

ورنہ گیلے پیروں کے ذریعہ وہاں کا گندا ناپاکی صفوں کو بھی ناپاک کریگا۔ جس سے مسلمانوں کی نمازوں کو خطرہ ہوگا۔ **لہٰذا** اس درمیانی جگہ کا اور خاص وضو کی جگہ جہاں گندے پیر رکھ کر وضو کرتے ہیں اُسکا پاک ہونا بھی بہت ضروری ہے

قرآن پاک سے ثابت کہ وضو میں چار فرض ہیں۔ چہرہ[1] دھونا۔ کہنیوں سمیت دونوں[2] ہاتھوں کا دھونا۔ سر کا مسح[3] کرنا۔ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا[4]۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱ چہرہ دھونا شروع پیشانی سے ٹھوڑی تک طول میں۔ اور عرض میں ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک چہرہ ہے۔ اس حد تک کے اندر جلد کے ہر حصّہ پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔ پیشانی کے اوپر سرے سے کان تک میں قلموں کے اوپر کے بال اور بالوں کی جڑ کھال بھی چہرہ میں شامل۔ اسی طرح کان کی کناری۔ کان کی لو۔ کان کی گدیہ۔ اور گدیہ کے نیچے جبڑے کی ہڈی کا سرا احتیاط سے خاص خیال کرتے ہوئے دھویا جائے۔

مسئلہ: داڑھی کے بال اگر گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ: رُخسار اور کان کے درمیان کنپٹی کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ: نتھ کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اُس میں پانی بہانا فرض ہے۔

مسئلہ: پلک کا ہر بال پورا دھونا فرض ہے۔ اگر اُس میں کیچڑ چیپڑ وغیرہ کوئی سخت چیز جم گئی ہو تو چھڑانا فرض ہے۔

۲: ہاتھوں کا دھونا **مسئلہ:** اگر کہنیوں سے ناخن تک کوئی جگہ ذرّہ بھر بھی دُھلنے سے رہ جائے گی وضو نہ ہوگا۔

مسئلہ: ناخنوں پر نیل پالش چڑھی ہو تو ناخنوں پر پانی نہ بہے گا۔ اگر کسی چیز سے کھرچی اور بال کی نوک برابر جگہ پالش رہ گئی جس سے اُس کے نیچے پانی نہ بہا تو وضو اور غسل ہرگز نہ ہوگا۔ **لہٰذا** احتیاط بہت ضروری ہے ۔۔۔۔۔۔

مسئلہ: ہر قسم کے جائز اور ناجائز گہنے۔ چھلے۔ انگوٹھیاں۔ پہنچیاں۔ کنگن کانچ یا لاکھ وغیرہ کی چوڑیاں ریشم کے لچھے وغیرہ اگر اتنے تنگ ہیں کہ نیچے پانی نہ بہے۔ تو اُتار کر جگہ دھونا فرض ہے ۔۔۔۔۔۔

۳: سر کا مسح کرنا

مسئلہ: فقہائے کرام کے عمل اور معتبر کتبِ فقہ سے ثابت ہے کہ صرف تر ہاتھ سر پر ایک مرتبہ پھیرنا سر کا مسح ہے ۔۔۔۔۔۔

مسئلہ: سر پر بال نہ ہوں تو جلد کی چوتھائی۔ اور جو بال ہوں تو خاص سر کے بالوں کی چوتھائی کا مسح فرض ہے ۔۔۔۔۔۔

۴: پاؤں دھونا

مسئلہ: چھلے اور پاؤں کے گہنوں کا بھی وہی حکم ہے جو اوپر بیان ہوا ۔۔۔۔۔۔

مسئلہ: بعض لوگ کسی بیماری کیوجہ سے پاؤں کے انگوٹھوں میں اسقدر کھینچ کر تاگا باندھتے ہیں کہ پانی بہنا درکنار تاگے کے نیچے تر بھی نہیں ہوتا جس سے وضو نہیں ہوتا

مسئلہ: پیر کی انگلیوں کے نیچے سلوٹیں۔ گھائیاں۔ کروٹیں۔ تلوے۔ ایڑیاں کونچیں۔ گھائیاں۔ ایڑیوں کے اوپر پیچھے کی جانب جو جگہ دیکھنے میں نہیں آتی اور ہاتھ پھرنے سے وہ جگہ رہ جاتی ہے۔ اور دھلنے سے تو اکثر رہ جاتی ہیں۔ ان پر پانی بہانہ بہا سب برابر کہ وہ جگہیں پھر بھی خشک۔ کہ ان جگہوں پر پانی بہنے سے رہ جاتا ہے۔ خصوصاً سردیوں میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔

خصوصاً گٹوں اور ٹخنوں کے آس پاس کی جگہیں اور کہنیوں سے بھی بے خیالی حرام ـــ اور توجّہ سے دھونا فرض ہے ـــ بہارِ شریعت ـــ

وضو کا طریقہ

مستحب ہے کہ وضو کرنے کیلئے اونچی جگہ ـ قبلہ رُخ بیٹھے ـ پاکی اور ثواب حاصل کرنے کی نیّت کرے ـ اور بسم اللہ شریف پڑھے (یہ اس لئے کہ جو وضو بِسمِ اللہ سے شروع کیا جائے وہ تمام بدن صغیرہ گناہوں سے پاک ہوگا ـ ورنہ جتنے پر پانی گزرے گا اتنا ہی گناہوں سے پاک ہوگا) ـ پھر تین، تین بار پہنچوں تک دونوں ہاتھ دھوئے (پہنچوں یعنی گٹوں تک) ـ پھر کم از کم تین بار دائیں ـ تین بار بائیں ـ تین بار اوپر ـ تین بار نیچے ـ دانتوں پر مسواک کرے ـــ پھر تین بار کلّی ـ اور اگر روزہ نہ ہو تو تین بار غرغرہ کرنا چاہیئے ـ پھر تین بار ناک میں نرم بانسے یعنی ہڈّی تک پانی چڑھائے ـ ناک میں سُوکھی رینٹھ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے چھڑائے ـ بائیں ہاتھ سے ہی ناک سِنکے ـ جلدی میں نہ آدھے تولہ پانی سے کلّی کی جائے نہ پچ پچ کرے ـ اور نہ پاؤ تولہ پانی صرف ناک کی نوک کو لگائے ـــ **بلکہ** کامل کلّی کرے ـ کامل طریقہ سے ناک میں پانی چڑھائے ـــ پھر تین بار چہرہ اس طرح دھوئے کہ پیشانی اور سَر کا بھی تھوڑا سا حصّہ ـ قلموں کے بالوں کی جڑیں کھال ـ کنپٹی ـ کانوں کی لو ـ کانوں کی گدیہ ـ اور نیچے جبڑے کی ہڈّی کی نوکیں ـــ ٹھوڑی کی گولائی ـــ اس تمام حدود میں اگرچہ بے گھنی داڑھی بھی ہو تب بھی بال ـ اُس کی جڑ ـ کھال پر پانی بہانا فرض ہے ـــ پھر پہلے دایاں ـ پھر بایاں ہاتھ ناخن سے مع کہنیوں کے دھونا فرض ہے ـ دھوئیں ـــ کہنیوں کو ـــ خصوصاً سردیوں میں بہت احتیاط اور توجہ سے دھونا ہے ـ کلائیوں کی کروٹوں،

کہنیوں پر اس طرح پانی بہے کہ بال برابر بھی کہیں سے جگہ ایسی نہ رہنی چاہیئے جہاں پانی نہ بہا ہو ـــ ورنہ وضو نہ ہوگا ـــ پھر تر ہاتھ سے سَر کا مسح ـــ دونوں کانوں میں شہادت کی انگلیوں کے پیٹ سے مسح ـــ انگوٹھوں سے کانوں کی بیرونی سطح کا مسح ـــ اور پھر انگلیوں کی پشت سے گردن یعنی گلے کی پشت کا مسح کرے (گلے کا مسح مکروہ ہے)۔ پھر دایاں ـــ اس کے بعد بایاں پاؤں ٹخنوں کے اوپر کچھ حصّہ پنڈلی کا بھی دھوئیں ـــ ایڑی کی پُشت ـ گٹّے ـ اور ٹخنوں کے آس پاس کی جگہ خصوصاً ایڑی کے اوپر پُشت کی جانب جو جگہ آسانی سے نظر نہیں آتی ـ اُس کو بہت توجّہ سے دھونا ـ اور پانی بہانا ہے ـ خصوصاً سردیوں میں ـــــ

وضو کی دُعائیں

وضو کرتے وقت وہ دُعائیں پڑھیں جو سلف سے منقول ہیں ـــ ہر عضوِ وضو کی علیحدہ دُعا ذیل میں ذکر کی ہے جس کا یاد کرنا نہایت آسان و مفید ہے ـــ وضو شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ شریف ضرور پڑھ لے ـ پھر

(۱) ہاتھ دھوتے وقت: ـــــ

بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ	اللہ کے نام سے شروع جو بزرگ ہے اور
لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ ط	تعریفیں اللہ کیلئے جس نے مجھے دینِ اسلام
اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَّالْکُفْرُ بَاطِلٌ ط	پر قائم رکھّا اسلام حق اور کُفر باطل ہے

(۲) کلّی کے وقت: ـــــ

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ	اے اللہ! تو میری مدد کر ـ کہ قرآن
الْقُرْاٰنِ وَ ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ	کی تلاوت ـ اور تیرا ذکر و شکر کروں
وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ	اور تیری اچھّی عبادت کروں ـــ

(۳) ناک میں پانی ڈالتے وقت:

اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَةَ النَّارِ ۔

اے اللہ! تو مجھ کو جنّت کی خوشبو سونگھا۔ اور مجھے جہنّم کی بُو سے بچا۔

(۴) چہرہ دھوتے وقت:

اَللّٰهُمَّ بَیِّضْ وَجْهِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ

اے اللہ! تو میرے چہرے کو اُجالا کر جس دن کہ کچھ مُنہ سپید ہوں گے اور کچھ سیاہ

(۵) داہنا ہاتھ دھوتے وقت:

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا ۔

اے اللہ! میرا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دے۔ اور مجھ سے آسان حساب کر

(۶) بایاں ہاتھ دھوتے وقت:

اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِیْ

اے اللہ! میرا نامۂ اعمال نہ بائیں ہاتھ میں دے۔ اور نہ پیٹھ کے پیچھے سے۔

(۷) سر کا مسح کرتے وقت:

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ

اے اللہ! تو مجھے اپنے عرش کے سایہ میں رکھ جس دن تیرے عرش کے سایے کے سوا کہیں بھی سایہ نہیں ہوگا۔

(۸) کانوں کا مسح کرتے وقت:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ

اے اللہ! مجھے اُن میں کردے جو بات سُنتے اور اچھی بات پر عمل کرتے ہیں۔

(۹) گردن کا مسح کرتے وقت:

86382

اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ ط	اے اللہ! میری گردن آگ سے آزاد کردے۔

(۱۰) داہنا پاؤں دھوتے وقت:

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِيْ عَلَى	اے اللہ! میرا قدم پُل صراط پر ثابت رکھ
الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ	جس دن کہ اس پر قدم لغزش کریں گے۔

(۱۱) بایاں پاؤں دھوتے وقت:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِيْ	اے اللہ! میرے گناہ بخش دے۔
مَغْفُوْرًا وَّسَعْيِيْ مَشْكُوْرًا	اور میری کوشش بار آور کر۔
وَّ تِجَارَتِيْ لَنْ تَبُوْرَ	اور میری تجارت ہلاک نہ کر۔

(۱۲) مذکورہ دُعائیں پڑھی جائیں۔ یا سب جگہ درود شریف پڑھیں۔ اور یہی افضل ہے۔ —— بہارِ شریعت ——

(۱۳) وضو سے فارغ ہوتے ہی دُعا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ	اے اللہ! تو مجھے توبہ کرنے والوں
وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ	اور پاک لوگوں میں کردے۔ آمین

(۱۴) آفتابہ یا جگ یا لوٹے میں۔ وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر۔ پی لینا شفائے امراض کے لئے بہتر ہے۔ اور آسمان کی طرف منہ کرکے یہ دُعا پڑھیں۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ	تو پاک ہے اے اللہ اور میں تیری حمد کرتا ہوں
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ	میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود
اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ	نہیں۔ تجھ سے معافی چاہتا ہوں۔
	اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

وضو کی سُنّتیں

(۱) وضو پر ثواب پانے حکمِ الٰہی بجالانے کی نیّت (۲) بسم اللہ پڑھنا (۳) دونوں ہاتھ گٹوں تک تین بار دھونا (۴) دانتوں میں ہر جگہ کم از کم تین بار مسواک کرنا (۵) تین بار کلیاں اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ کرنا (۶) ناک میں تین بار پانی چڑھانا (۷) منھ اور ناک میں دائیں ہاتھ سے ہی پانی (۸) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۹) دھونے والے اعضا تین تین بار دھونا (۱۰) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۱۱) داڑھی کا خلال کرنا (۱۲) پورے سر کا ایک بار مسح کرنا (۱۳) کانوں کا مسح کرنا (۱۴) ترتیب قائم رکھنا (۱۵) پے در پے وضو کرنا

وضو کے مکروہات

(۱) دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا (۲) عورت کے وضو یا غسل کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا
(۳) مسجد کا لوٹا یا بدھنا اپنے لئے مخصوص کرنا (۴) نجاست کی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا
(۵) مسجد کے اندر وضو کرنا (۶) نجس جگہ وضو کا پانی گرانا
(۷) لوٹے یا بدھنے میں وضو کے قطرے ٹپکانا (۸) وضو کے پانی میں رینٹھ یا کھنکار گرانا
(۹) رینٹھ کھنکار یا کلّی قبلہ رُخ کرنا (۱۰) بائیں ہاتھ سے کلّی یا ناک میں پانی ڈالنا
(۱۱) دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۱۲) وضو کرتے وقت ہونٹ یا آنکھیں بھینچنا
(۱۳) منھ پر پانی مارنا (۱۴) چہرہ دھوتے وقت پانی میں پھونک مارنا
(۱۵) ایک ہی ہاتھ سے چہرہ دھونا (۱۶) گلے کا مسح کرنا
(۱۷) تین جدید پانیوں سے تین بار سر کا مسح کرنا (۱۸) وضو کرتے وقت بے ضرورت دنیوی بات کرنا
(۱۹) زیادہ پانی خرچ کرنا (۲۰) پانی اتنا کم خرچ کرنا کہ سُنّت رہ جائے
(۲۱) استنجے کی جگہ خشک کئے کپڑے سے وضو کے اعضاء پونچھنا (۲۲) کسی سُنّت کا ترک کرنا

وضو کے مستحبات

وضو کے فرائض اور سُنّتوں میں مدد دینے اور مکروہات سے بچنے کی غرض سے ثواب کی خاطر وضو کے مستحبات پر عمل

(۱) اگر عُذر نہ ہو تو وقت سے پہلے وضو کرنا

(۲) اپنے ہاتھ سے پانی بھرنا

(۳) بھاری برتن سے وضو نہ کرے خصُوصاً کمزور

(۴) طشت کی قسم کا ہو تو برتن دائیں جانب رکھّے

(۵) برتن لوٹے کی قسم کا ہو تو بائیں جانب رکھّے

(۶) آفتابہ جگ کے دستے کو تین بار دھونا

(۷) دستے پر ہی ہاتھ رکھّے مُنھ پر نہیں

(۸) نیّت زبان سے کرنا

(۹) عضو دھوتے وقت نیّت کا حاضر رہنا

(۱۰) قبلہ رُخ (۱۱) اُونچی جگہ (۱۲) بیٹھ کر

(۱۳) کپڑوں کو وضو کی چھینٹوں سے بچانا

(۱۴) ہر عضو دھوتے وقت بسم اللہ پڑھنا

(۱۵) دُرُود پڑھنا افضل ہے

(۱۶) اطمینان سے وضو کرنا

(۱۷) رُخسار کانوں کے مسح کے علاوہ دائیں جانب سے ابتدا

(۱۸) ہر عضو پر پہلے تیل کی طرح پانی چپڑنا

(۱۹) ہر عضو پر پانی بہاتے وقت ہاتھ پھیرنا

(۲۰) انگوٹھی کو حرکت دینا جبکہ ڈھیلی ہو ورنہ فرض

(۲۱) دائیں ہاتھ سے ہی کلّی کرنا

(۲۲) دائیں ہاتھ سے ہی ناک میں پانی چڑھانا

(۲۳) بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی ناک میں ڈالنا

(۲۴) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا

(۲۵) دونوں ہاتھوں سے چہرہ دھونا

(۲۶) ٹھوڑی کے نیچے کے بال دھونا

(۲۷) روشنی وسیع کرنا چہرہ بازو پنڈلی وغیرہ میں

(۲۸) چہرہ دھوتے وقت سر کا کچھ حصّہ دھونا

(۲۹) کانوں کے مسح میں کانوں میں انگلی ڈالنا

(۳۰) اُنگلیوں کے پیٹ سے کان کے اندر مسح کرنا

(۳۱) انگوٹھے کے پیٹ سے کان کے بیرون مسح

(۳۲) گردن کا مسح (۳۳) اُنگلیوں کی پُشت سے ہی

(۳۴) دونوں پاؤں بائیں ہاتھ سے ہی دھونا

(۳۵) ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال اُنگلیوں سے شروع

(۳۶) ہاتھ سے وضو کے اعضا نچوڑنا

(۳۷) اعضائے وضو بغیر ضرورت نہ پونچھے نہ خشک کرے

(۳۸) ہاتھ نہ جھٹکے یہ شیطان کا پنکھا ہے

(۳۹) کپڑے سے اعضائے وضو پونچھتے وقت تری کا باقی رہنا

(۴۰) برتن میں وضو کے بچے پانی سے کچھ کھڑے ہو کر پینا

(۴۱) اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو نفل تحیۃ الوضو پڑھنا

مسواک کا بیان

حدیث: بأسنادِ حسن حضرت علی کرّم اللہ وجہہٗ راوی ۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا ۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اُمّت پر شاق ہوگا تو میں اُن کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنا اَمر فرما دیتا ۔ (یعنی فرض کر دیتا ۔ بعض روایتوں میں لفظ فرض بھی آیا ہے) ۔ ـ طبرانی ـ

حدیث: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ راوی ۔ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا ۔ دو رکعتیں جو مسواک کر کے پڑھیں جائیں ۔ افضل ہیں بے مسواک کی ستّر رکعتوں سے ـ ابو نعیم ـ

الحاصل مسواک کرنے کی تاکیدات اور اُس کے فوائد پر احادیث کثیرہ ہے ۔ اور عُلماء صُلحاء و اطباء کے اقوال سے حاصل یا خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ نہ صرف مسواک وظائف و عملیات ۔ اور عُلماء حُکّام سے کامیاب مُلاقات بناتی ہے **بلکہ** ربّ کی توجّہ خاص ۔ اور اُس کی نعمتوں کی بارش کا سبب بنتی ہے ۔ مسواک پاک کرتی ہے مُنہ کو بدبُو سے ۔ خوشبو لاتی اور جِلا بخشتی ہے مُنھ کو ۔ راضی کرتی ہے ربّ تعالیٰ کو ۔ اور مُستجاب بناتی ہے دُعا کو ۔ مقبُول بناتی ہے عبادت کو ۔ اور زیادہ کرتی ہے فصاحت کو ۔ دوست بناتی ہے دُشمن کو ۔ اور وقار لاتی ہے دوستوں میں ۔ سیدھا رکھتی ہے کمر کو ۔ اور دیر میں لاتی ہے بڑھاپے کو ۔ یاد دِلاتی ہے موت کے وقت کلمۂ شہادت کو ۔ اور آسان کرتی ہے نزع کو ۔ ہضم کرتی ہے کھانے کو ۔ اور قوی کرتی ہے معدے کو ۔ پاک کرتی ہے دِل کو ۔ اور قوّت دیتی ہے قلب کو ۔ تیز کرتی ہے نگاہ کو ۔ اور زیادہ کرتی ہے عقل کو ۔ وسیع کرتی ہے روزی کو ۔ اور شِفا بخشتی ہے بدن کی ہر بیماری کو ۔ صاف کرتی ہے حلق کو بلغم سے ۔ اور قطع کرتی ہے رطُوبت کو ۔ دُور کرتی ہے دردِ دنداں کو ۔ اور پُر وقار نورانی کرتی ہے چہرہ کو ۔ دُور کرتی ہے دانتوں کے میل کو ۔ اور جِلا و چمک بخشتی ہے دانتوں کو ۔ دُور کرتی ہے شیطان کو ۔ اور قریب لاتی ہے فرشتوں کو ۔ دُور کرتی ہے جنون کو ۔ عشق پیدا کرتی ہے پیارے نبی کی ہر ادا سے ۔

مسئلہ: مسواک پیلو یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو۔ میوہ یا خوشبودار پھول کے درخت کی نہ ہو۔ چھنگلیا کے برابر موٹی۔ اور ایک بالشت لمبی ہو۔ زائد لمبی پر شیطان بیٹھتا ہے۔ جب مسواک کرنا ہو تو اُسے دھولیں۔ یونہی فارغ ہونے کے بعد دھوڈالیں۔ اور ریشہ کی جانب اُوپر کو کرکے حفاظت سے رکھیں۔ استعمال کے قابل نہ رہے تو اُس کو دفن کردیں۔ یا ایسی جگہ رکھیں کہ ناپاک جگہ نہ گرے۔ کہ یہ آلۂ ادائے سُنّت ہے۔

مسئلہ: مسواک دَاہنے ہاتھ میں اِس طرح لیں کہ چھنگلیا مسواک کے نیچے۔ اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر۔ انگوٹھا سرے پر نیچے ہو۔ اور مُٹّھی نہ باندھیں۔

مسئلہ: دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کریں۔ لمبائی میں نہیں۔ کہ مسوڑے چھِل جائیں گے۔ نرم کرکے مسواک کرنی چاہیئے۔

مسئلہ: مسواک ہر وضو اور کھانے کے بعد کم از کم تین تین مرتبہ داہنے یعنی سیدھے ہاتھ سے۔ پہلے دَاہنی جانب اُوپر کے دانتوں میں۔ پھر بائیں جانب اُوپر کے دَانتوں میں۔ پھر دَاہنی جانب نیچے کے دَانتوں میں۔ پھر بائیں جانب نیچے کے دانتوں میں۔ ممکن ہو تو دَانتوں کو اندر کی جانب سے بھی صاف کریں۔

مسئلہ: مسواک نہ ہو تو اُنگلی یا کپڑے سے دَانت مانجھیں۔ اور اگر دَانت نہ ہوں تو اُنگلی یا کپڑے سے ہی مسوڑوں کو صاف کریں۔ ـــ بہارِ شریعت ـــ

خُوب رکھّو اپنے دانتوں کی صَفائی کا خیال
اِس ذرا سی بات میں ہے تندرستی کا کمال

وضو توڑنے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ: پاخانہ[1]۔ پیشاب[2]۔ وَدی[3]۔ مَذی[4]۔ مَنی[5]۔ کیڑا[6]۔ پتھری[7]۔ مَرد یا عورت کی کسی بھی شرمگاہ سے نکلیں۔ وضو جاتا رہے گا۔

مسئلہ: اگر مَرد کا ختنہ نہیں ہوا اور سُوراخ سے اِن چیزوں میں سے کوئی چیز نکلی مگر ابھی ختنہ کی کھال کے اندر ہی ہے جب بھی وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ: یونہی عورت کی شرمگاہ یعنی آگے کے مُقام سے کوئی چیز نکلی مگر ابھی۔ اوپر والی کھال کے اندر ہی ہے جب بھی وضو جاتا رہا۔

مسئلہ: عورت کے آگے سے جو خالص رطوبت بے آمیزش خون نکلتی ہے ناقصِ وضو نہیں۔ اگر کپڑے میں لگ جائے تو بھی کپڑا پاک ہے۔

مسئلہ: مَرد یا عورت کے پاخانے کے مُقام سے ہوا خارج ہوئی وضو جاتا رہا

مسئلہ: حقنہ[9] لیا اور دوا باہر آگئی۔ یا کوئی چیز پاخانہ[10] کے مُقام میں ڈالی۔ اور باہر نکل آئی۔ وضو جاتا رہا۔

مسئلہ: خون[11]۔ یا پیپ[12]۔ یا زرد[13] پانی کہیں سے نکل کر بہا۔ اور اُس بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے۔ تو وضو جاتا رہا۔ اگر صرف چمکا۔ یا اُبھرا۔ اور بہا نہیں جیسے سُوئی کی نوک۔ یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے۔ اور خون اُبھر آتا۔ یا چمک جاتا ہے۔ یا یہ کہ خلال کیا۔ یا مسواک کی۔ یا انگلی سے دانت ملنجھے۔ یا دانت سے کوئی چیز کاٹی اس پر خون کا اثر پایا۔ یا ناک میں انگلی ڈالی اُس پر خون کی سُرخی آگئی

مگر وہ بہنے کے قابل نہ تھا۔ تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ: زخم سے خون وغیرہ نکلتا رہا۔ اور یہ بار بار پونچھتا رہا۔ کہ بہنے کی نوبت نہ آئی۔ تو غور کرے کہ اگر نہ پونچھتا تو بہہ جاتا۔ یا نہیں؟۔ اگر بہہ جاتا تو وضو ٹوٹ گیا۔ ورنہ نہیں۔

مسئلہ: آنکھ۔ کان۔ ناف۔ پستان۔ وغیرہ میں۔ دانہ۔ یا ناسُور۔ یا کوئی بیماری ہو۔ اِن وجوہ سے جو پانی۔ یا آنسو [14] بہے۔ وضو توڑ دیگا۔

مسئلہ: مُنھ سے خون نِکلا۔ اگر تھوک کا رنگ سُرخ ہو جائے۔ تو وضو توڑ دیگا۔ اگر زرد ہو۔ یعنی تھوک خون پر غالب۔ تو وضو نہ جائیگا۔

مسئلہ: چھالا نوچ [15] ڈالا، اگر اُسمیں کا پانی بہہ گیا۔ وضو جاتا رہا۔ ورنہ نہیں۔

مسئلہ: جونک وغیرہ نے خون چوسا [16] اِسقدر چوسا کہ اگر خود نِکلتا تو بہہ جاتا۔ وضو ٹوٹ گیا۔ ورنہ نہیں۔

مسئلہ: ناک صاف کی اُس میں سے جما ہوا خون نکلا۔ وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ: اندھے کی آنکھ سے جو رطوبت بوجہ مرض نکلتی ہے۔ ناقضِ وضو ہے۔

مسئلہ: مُنھ بھر [17] قے۔ کھانے۔ یا پانی۔ یا صُفرا کی۔ وضو توڑ دیتی ہے۔

فائدہ: مُنھ بھر کے یہ معنیٰ ہیں کہ اُسے بے تکلف نہ روک سکتا ہو۔

مسئلہ: بلغم کی قے وضو نہیں توڑتی جتنی بھی ہو۔

مسئلہ: پانی پیا۔ اور معدے میں اُتر گیا۔ اب وہی پانی صاف شفاف قے میں آیا۔ اگر مُنھ بھر ہے۔ وضو ٹوٹ گیا۔ اور وہ پانی نجس بھی ہے۔ اور اگر سینہ تک پہنچا تھا کہ اچھو لگا۔ اور نکل آیا۔ تو نہ وہ ناپاک ہے نہ اُس سے وضو ٹوٹے۔

مسئلہ: اُونگھنے۔ یا بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے وضو نہیں جاتا۔

مسئلہ: جھوم کر گر پڑا۔ اور فوراً آنکھ کھل گئی۔ وضو نہ گیا۔

مسئلہ: سو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے[۱۸]۔ یونہی دیوار، تھم۔ یا کسی بھی چیز سے ٹیک لگا کر بیٹھنے پر ایسی غنودگی چھا گئی کہ بدن ڈھیلا پڑ گیا۔ وضو ٹوٹ جائیگا۔

مسئلہ: بیہوشی[۱۹]۔ جنون[۲۰]۔ غشی[۲۱]۔ اور اتنا نشہ[۲۲] کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں۔ یہ سب ناقضِ وضو ہیں۔

مسئلہ: بالغ کا قہقہہ یعنی اتنی آواز سے ہنسی آئی کہ آس پاس والے سُنیں۔ اگر جاگتے میں رکوع۔ سجدہ[۲۳] والی نماز میں ہو۔ وضو ٹوٹ جائے گا۔ اور نماز فاسد ہو جائے گی۔ وضو کر کے دوبارہ ادا کرے۔

مسئلہ: اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ خود اس نے سُنا۔ پاس والوں نے نہ سُنا تو وضو نہ جائیگا۔ **مگر** نماز جاتی رہے گی۔

مسئلہ: اور اگر مسکرایا۔ دانت ظاہر ہوئے۔ اور آواز بالکل نہیں نکلی۔ تو اس سے نہ نماز جائے۔ اور نہ وضو۔ مسئلہ: اپنا یا پرایا ستر دیکھنے سے وضو نہیں جاتا۔ **اور** دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام۔

مسئلہ: جو رطوبت انسان کے بدن سے نکلے۔ اور وضو نہ توڑے وہ نجس نہیں مثلاً خون کہ بہ کر نہ نکلے۔ یا تھوڑی قے کہ منھ بھر نہ ہو پاک ہے۔

مسئلہ: خارش یا پھنسی میں جب کہ بہنے والی رطوبت نہ ہو بلکہ صرف چپک ہو کپڑا اُس سے بار بار چھو کر اگرچہ کتنا ہی سَن جائے پاک ہے۔

مسئلہ : آنکھ دُکھتے میں جو آنسو بہتا ہے نجس و ناقص وضو ہے۔ لوگ آنسو سمجھتے ہیں یہ غلط ہی بلکہ جس کپڑے سے آنکھ صاف کی وہ بھی ناپاک۔

مسئلہ : درمیان وضو میں اگر ریح خارج ہو۔ یا کوئی ایسی بات ہو جس سے وضو جاتا ہے۔ تو پھر سے وضو شروع کرے۔

مسئلہ : منھ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک سُرخ ہوگیا۔ اگر لوٹے یا کٹورے کو منھ لگا کر کلّی کو پانی لیا تو کٹورا۔ لوٹا اور کل پانی نجس ہوگیا۔ لہذا۔ چُلو سے پانی لے کر کلّی کرے پھر چُلّو دھو کر پانی لے۔ ▭ بہارِ شریعت ▭

تیمّم کے تین فرض

(۱) تیمّم سے پہلے نیّت کا پایا جانا ضروری ہے۔ تیمّم کرنے بے نیّت پانی تیمم ادا نہ ہوگا۔ غسل کی حاجت پر غسل کا تیمّم۔ اور اگر بے غسل نہیں صرف بے وضو ہے تب نماز کے وضو کا تیمم کرے کہ مسجد میں جانے یا قرآن پاک چھونے یا زبانی پڑھنے یا اذان و اقامت کی نیت کئے جانیوالے تیمم سے نماز نہ ہوگی۔

طریقہ : وضو اور غسل دونوں کا تیمم ایک ہی طرح ہے (۲) دونوں ہاتھ کی انگلیاں کُشادہ کرکے کسی ایسی چیز پر جو زمین کی قسم سے ہو مار کر لوٹ لیں اور اگر زیادہ گرد لگ جائے تو دونوں انگوٹھوں کی جڑ کو ٹکرا کر جھاڑ لیں۔ اور اس سے سارے چہرے کا مسح کریں یعنی شروع پیشانی سے ٹھوڑی تک طول میں اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک عرض میں تمام چہرے پر ہاتھوں کو پھیریں کہیں بال برابر جگہ ہاتھ پھیرنے سے نہ رہ جائے ورنہ تیمّم نہ ہوگا (۳) پھر دوسری بار دونوں ہاتھ کی انگلیاں کُشادہ کرکے گرد پر مار کر لوٹ لیں جھاڑ لیں پھر دونوں ہاتھ کا کہنیوں سمیت انگلیوں کی گھائیوں ناخنوں تک مسح کرنا کہ بال برابر جگہ باقی نہ رہے ورنہ تیمّم نہ ہوگا۔ انگوٹھی چھلّے چوڑیاں ہٹا کر یا اُتار کر اِنکے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے،

چند ضروری اصطلاحیں

① **فرض:** وہ بات کہ بے اُسکے کئے آدمی بری الذمہ نہ ہوگا یہاں تک کہ اگر وہ کسی عبادت میں ہے تو وہ عبادت بے اسکے باطل و معدوم ہوگی۔ اسکا چھوڑنا گناہِ کبیرہ ہے ـــــ

② **واجب:** وہ کہ بے اُس کے کئے بھی بری الذمہ ہونے (چھٹکارا پانے) کا احتمال ہے مگر غالب گمان اُس کی ضرورت پر ہے۔ اور اگر کسی عبادت میں اُس کا بجالانا درکار ہو تو عبادت بے اُس کے ناقص رہے۔ کسی واجب کا ایک بار بھی قصداً چھوڑنا گناہِ صغیرہ ہے۔ اور چند بار چھوڑنا گناہِ کبیرہ ـــــ

③ **سُنّتِ مؤکدہ:** وہ جس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو البتہ کبھی ترک بھی فرمادیا ہو (نہ کیا ہو) یا وہ کہ اُس کے کرنے کی تاکید فرمائی ہو۔ اُس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا بہت بُرا۔ یہاں تک کہ جو اسکے چھوڑنے کی عادت ڈال لے وہ عذاب کا مستحق ہے ـــــ

④ **سُنّتِ غیر مؤکدہ:** وہ کہ اس کا چھوڑنا شریعت کو پسند نہیں۔ اُس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ بطور عادت ہو عتاب کا موجب نہیں ـــــ

⑤ **مُستحب:** وہ جس کا کرنا شریعت کو پسند ہے۔ مگر نہ کرنے پر کچھ ناپسندی نہ ہو۔ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہیں ـــــ

⑥ **حرام:** یہ فرض کا مقابل ہے۔ اس کا ایک بار بھی قصداً کرنا گناہِ کبیرہ و فسق ہے اور بچنا فرض و ثواب ـــــ

⑦ **مکروہ تحریمی:** وہ کہ اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گناہ گار ہوتا ہے۔ اور چند بار اس کا کرنا گناہ کبیرہ ہوتا ہے ـــــ

⑧ **اسائت:** جس کام کا عادۃً کرنا موجب استحقاقِ عذاب ہے اور نادراً کرنا موجب عتاب ہے

⑨ **مکروہ تنزیہی:** وہ جسکا کرنا شریعت کو پسند نہیں مگر نہ اس حد تک کہ اسکے کرنے پر عذاب آئے ـــــ

غسل کا بیان

غسل کے اسباب (۱) مرد و عورت کو سوتے میں احتلام (۲) عورت کا حیض سے فارغ ہونا (۳) نفاس کا ختم ہونا (۴) منی کا اپنی جگہ سے شہوت یعنی اُچھال کے ساتھ عضو سے نکلنا خواہ جاگتے میں (۵) عورت اپنی شرم گاہ میں کسی بھی طرح سرور کے ساتھ انزال لائے (۶) مرد کی شرمگاہ کا صرف سر یعنی سُپاری کا عورت کے دونوں مُقام یا مَرد کے پاخانے کے مقام میں داخل ہونا ___ داخلہ خواہ شہوت سے ہو یا بغیر شہوت خواہ انزال ہو یا نہیں دونوں پر غسل فرض کرتا ہے (۷) مُسلمان میّت کو غسل دینا مسلمانوں پر فرضِ کفایہ ___ **مسئلہ:** پیشاب سے پہلے ___ یا بعد ___ یا کسی بھی وقت ___ بلا شہوت منی کے قطرے برآمد ہوتے تو غسل نہیں جاتا ___ وضو جاتا ہے

غسل کے فرائض (۱) کُلّی کرنا مع ہونٹوں کے حلق تک ہر ہر جگہ پانی کا بہانا (۲) ناک میں نرم جگہ تک دُھلنا ___ جمی یا سُوکھی رینٹھ چھڑانا ___ اور اُس کی جگہ بھی پانی بہانا ___ اور بُلاق ___ نتھ لونگ کا ناک میں اگر سُوراخ بند نہ ہو تب اُسمیں بھی پانی پہنچانا۔ (۳) تمام ظاہری بدن یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوؤں ناخنوں تک جسم کے ہر پُرزے ___ ہر رونگٹے پر پانی بہانا ___ **مسئلہ:** حیض والی سوکر اُٹھی اور گدی پر کوئی نشان حیض کا نہیں تو رات سے ہی پاک ہے ___ غسل کر کے عشاء کی نماز بھی قضاء پڑھے "سُنّی بہشتی زیور"

مسئلہ: رمضان میں اگر رات کو غسل فرض ہوا تو بہتر ہے ___ کہ صبح صادق سے قبل ہی غسل کرلے ___ تاکہ روزے کا کوئی حصہ بے غسلہ نہ ہو ___ اور اگر غسل نہ کیا ___ تب غرغرہ کرلے اور ناک میں پانی ہڈّی تک چڑھالے کہ پھر صبح صادق کے بعد روزے میں یہ ۲ دو کام نہ ہوسکیں گے ___ اور اگر غسل میں اتنی تاخیر کی کہ سُورج نکل آیا ___ اور نمازِ فجر قضاء کردی ___ تو یہ اور دِنوں میں بھی گُناہ ہے ___ البتّہ روزے میں نقص نہ آئے گا ___ جس طرح دِن میں احتلام سے روزے میں

نقص نہیں آتا بس غسل جلد سے جلد کرنے کا حکم ہے **مسئلہ :** روزے کی حالت میں غسل کرتے ہوئے کان میں پانی جانے سے روزہ نہیں جاتا **جبکہ** کان میں تیل جانے سے روزہ جاتا رہے گا **مسئلہ :** بے غسلے کے پسینہ سے کپڑے خراب نہیں ہوتے **البتہ** نجاست سے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں **لہٰذا** صحبت یا احتلام کے تقریباً بیس[۲۰] منٹ بعد بدن اور کپڑے کی نجاست کی جگہ پاک کر لی جائے۔

مسائل احتلام

مسئلہ احتلام سے مادہ خارج ہونے کو تھا کہ آنکھ کھل گئی اور ہاتھ سے یا دل یعنی اعصاب کی گرفت سے خارج نہ ہونے دیا۔ اس کے بعد وضو کر کے نماز وغیرہ ادا کی۔ اور پھر پیشاب کی حاجت پر پیشاب کیا جس سے احتلام کا رکا ہوا مادہ خارج ہوا تو **اب** غسل فرض ہو گیا۔ مگر نماز کی ادائیگی میں کچھ فرق نہ آیا **مسئلہ :** احتلام۔ یا صحبت کا کچھ مادہ شرمگاہ میں باقی تھا کہ بغیر پیشاب سے فارغ ہوئے غسل کیا۔ اس کے بعد نماز وغیرہ ادا کی۔ پھر پیشاب کی حاجت ہوئی۔ **تب** پیشاب سے پہلے احتلام کا رکا ہوا مادہ بھی خارج ہوا۔ **لہٰذا** اب پھر غسل فرض ہو گیا۔ اور جو نماز ادا کر لی اس میں کچھ فرق نہ آیا۔ **لہٰذا** پیشاب سے فارغ ہو کر غسل کیا جائے۔

بغل وغیرہ کے بال

مرد و عورت کو زیرِ ناف وغیرہ کے بال صحبت سے قبل صاف کرنا آدابِ صحبت سے ہے۔ **مگر** دیگر حضرات کو سات[۷] دن یا پندرہ[۱۵] دن میں مناسب ہے کہ زائد دنوں میں میل کے سبب خارش پھر اس کے بعد جنگاسوں اور فوطوں میں زخم کا احتمال۔ اور مردانہ قوت میں بھی کمی کا باعث۔ ماہ سے زائد دنوں میں صاف کرنا مکروہ **البتہ** جس پر غسل فرض ہو وہ غسل سے قبل ناخن۔ سر یا خط کے بال۔ بغل یا زیرِ ناف کے بال جسم سے جدا نہ کرے۔ کہ ہر بال اور ہر ناخن جسم کا ہی حصہ ہے۔ پھر وہ کیوں بے غسلہ زمین پر رہے۔ جیسے کہ بے غسل دیئے میت کو دفن نہیں کرتے۔ کیونکہ زندگی کا غسل مرتے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ **البتہ** اگر جس پر غسل فرض نہ ہو وہ نہانے سے قبل یہ کام کر سکتا ہے۔ بلکہ یہی بہتر ہے۔

غسل کی سُنّتیں

غسل خانہ جانے سے قبل ــ پیشاب وغیرہ سے فارغ ہونا ضروری ہے ورنہ محسوس نہ ہوتے ہوئے بھی غسل کے دوران پیشاب بے قابو ہو جائے گا ــ خصوصاً موسمِ سرما میں ــ اور غسل سے قبل پیشاب کرنا یوں بھی ضروری ہے کہ احتلام یا صحبت کا رُکا ہوا مادّہ ــ غسل کے بعد جب بھی خارج ہو گا تو غسل کرنا پھر فرض ہو جائے گا ــ اَب غسل کی سُنّتیں سپردِ قلم کی جاتی ہیں تاکہ اسلامی بھائی اِس پر عمل کر کے بیشمار بھلائیاں پائیں

(۱) نیّت کرنا غسل کی ــ
(۲) دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھونا ــ
(۳) استنجے کی جگہ دھونا خواہ ناپاکی ہو یا نہ ہو
(۴) بدن کی نجاست کی جگہ دھونا ــ
(۵) نماز کا سا وضو کرنا اگر زمین نجس ہو اور بدن پر نجس چھینٹیں آئیں تب پیر غسل کے آخر دھونا
(۶) ایسی جگہ غسل کرنا جہاں کوئی نہ دیکھ سکے
(۷) اگر ایسی جگہ میسّر نہ ہو تب سترِ عورت کا ڈھانپنا
(۸) اگر ــ برہنہ ہو تب قبلہ کو مُنھ نہ پیٹھ کرنا۔
(۹) بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑنا خصوصاً جاڑوں میں
(۱۰) تین بار سیدھے مونڈھے پر پانی بہانا ــ
(۱۱) تین بار بائیں مونڈھے پر پانی بہانا ــ
(۱۲) تین بار سر اور تمام بدن پر پانی بہانا ــ
(۱۳) تمام بدن کو خوب مَلنا ــ
(۱۴) پانی بہاتے وقت تمام بدن پر ہاتھ پھیرنا ــ
(۱۵) کسی قسم کا نہ کلام کرنا ــ نہ دُعا پڑھنا ــ
(۱۶) بوقتِ وضو اگر پیر نہیں دھوئے تو اَب آخر میں پیر دھو کر پاک جگہ منتقل ہونا ــ

بیتُ الخلاء ــ اور غسل خانہ میں ــ پھل فروٹ ــ ڈرائی فروٹ ــ مٹھائی اور ٹافی وغیرہ نہ چھپ کر کھائے نہ گانا گائے اور نہ ہی بلاضرورت بات کرے اور بیتُ الخلاء میں اخبار ڈائجسٹ امریکی ناولوں کی طرح پڑھنے کی کسی کو اجازت نہیں ــ کہ یہ الفاظ و حروف کی توہین ہے ــ

مرد اور عورتوں کو غسل کرنے کے دوران جن باتوں میں احتیاطیں ضروری ہیں تحریر کیجاتی ہیں۔

غسل کی احتیاطیں

جسطرح ناک کی نتھ، لونگ اور بُلاق کے سوراخ اگر تنگ نہ ہوں تو اُنمیں پانی بہانا فرض ہے اسی طرح کان کے ٹوپس بالی بُندوں کے سوراخ اگر تنگ نہ ہوں تو اُنمیں بھی پانی بہانا فرض ہے۔ اگر سوراخ تنگ ہوں تو پانی ڈالنے میں نتھ، لونگ، بُلاق، بُندوں، ٹوپس وغیرہ کو حرکت دیں۔ پیشانی وغیرہ سے افشاں اور بندیہ کو چھُڑا کر وہاں بھی پانی بہانا ضروری ہے۔ کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہائے۔ ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ بے منہ اُٹھائے نہ دُھلے گا۔ بغلیں بے ہاتھ اُٹھائے نہ دھلیں گی۔ کلائی اور بازو کا ہر پہلو۔ ہاتھ پیر کی اُنگلیوں وغیرہ میں انگوٹھیاں۔ چھلے اُتار کر۔ یا نیچے اوپر سرکا کر اُن کے نیچے بھی پانی بہائیں۔ اسی طرح ہاتھ پیر کی اُنگلیوں کے ناخنوں پر سے نیل پالش چھُڑا کر اُس کے نیچے بھی پانی بہانا فرض ہے۔ پیٹھ کا ہر ذرّہ۔ پیٹ کی بلٹیں اُٹھا کر دھوئیں۔ اسی طرح ڈھلکی ہوئی پستان کو اُٹھا کر دھونا۔ پستان اور شکم کے جوڑ کی تحریر دھونا ضروری ہے۔ ناف کو انگلی ڈال کر دھوئیں۔ ران اور پیڑو کا جوڑ۔ ران اور پنڈلی کا جوڑ۔ ٹانگ پھیلا کر گھٹنے کی پُشت دھوئیں جبکہ بیٹھ کر غسل کریں۔ اور اگر کھڑے ہو کر غسل کیا جائے تب جنگاسوں اور دونوں سُرین کے ملنے کی جگہ جڑ تک (یعنی استنجہ کی جگہ) رانوں کی گولائی پنڈلیوں کی کروٹیں۔ اور خواتین شرمگاہ کا ہر گوشہ۔ ہر ٹکڑا۔ نیچے اور اوپر خیال سے دھوئیں۔ اور حضور علیہ السّلام کے ارشاد کے مُطابق۔ حیض و نفاس کے خون کے اثر۔ اور صُحبت کی منی کو پُرانا کپڑا شرمگاہ میں داخل کر کے اچھّی طرح صاف کریں۔ اسی طرح مرد۔ ذکر و انثیین کے ملنے کی سطحیں کہ بے جُدا کئے نہ دھلیں گی۔ انثیین کی سطح زیریں جوڑ تک۔ یعنی فوطوں کو اُٹھا کر نیچے سے جڑ تک اور جس کا ختنہ نہ ہُوا ہو اگر کھال چڑھ سکتی ہو تو چڑھا کر دھوئے۔ اور کھال کے اندر پانی چڑھائے۔

غرض کہ مرد و عورت کے سر کے بال سے پیر کے ناخن اور تلوے تک کہیں سے ایک بال کی نوک جتنی جگہ ایسی نہ رہنی چاہیئے جہاں پانی نہ بہا ہو۔ خاص کر سردیوں میں احتیاط کی سخت ضرورت ہے۔

بے غسلی حالت میں وظائف و استغفار

عورت کو حیض و نفاس کی حالت میں رُوزہ رکھنا ___ اور نماز

پڑھنا حرام بلکہ نمازیں معاف ہیں ___ اور اُنکی قضا بھی نہیں **البتّہ** رُوزوں کی قضا عام دِنوں میں رکھنا فرض ہے ___ ے درمختار و عالمگیری ے ___ اِسی طرح بے غسلی حالت میں مسجد میں جانا بھی حرام ہے ___ ے بہارِ شریعت ے بے غسلہ مَرد و عورت قرآنی آیت بھی دیکھ کر یا زبانی نہیں پڑھ سکتے اور نہ ہی لکھ سکتے ہیں **بلکہ** اسکو چھونا اگرچہ اُسکی جلد ___ چولی ___ یا حاشیہ کو ہاتھ لگے ___ یا اُنگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے ___ یا کُرتے کے دامن ___ یا دوپٹہ کے آنچل ___ یا کسی ایسے کپڑے سے چھُوئے جسکو پہنے اوڑھے ہوئے ہو ___ اِن سب صورتوں میں حرام ہے ___ البتّہ جزدان میں قرآن مجید ہو تو اُس جُزدان کو چھُونے میں حرج نہیں ___ اِسی طرح جو کپڑا جسم پر نہ ہو اُس سے مثلاً تولیہ ___ چادر ___ رُومال وغیرہ کی مدد سے قرآن چھُو بھی سکتے ہیں ___ اُٹھا بھی سکتے ہیں ___ کاغذ کے پرچے پر کوئی سُورت یا آیت لکھی ہو تو اُسکی پُشت کو بھی چھُونا حرام ہے ___ اگرچہ پُشت خالی ہو ___ یا تصویر ہو ___ یا تحریر کسی بھی زبان میں ___ اور قرآن کیساتھ قرآن کا ترجمہ فارسی اردو یا کسی اور زبان میں ہو ___ اُسکے بھی چھُونے ___ اور پڑھنے میں قرآن مجید کا سا حکم ہے ___ ے درمختار، عالمگیری ے ___ اور جس کاغذ پر صرف قرآنی سُورۃ ___ یا آیت ہو ___ اُس کاغذ کو کہیں سے نہیں چھُو سکتے ___ مُعلّم یا معلّمہ بے غسلی حالت میں ایک ایک کلمہ سانس توڑ کر پڑھائیں ___ اور ہجّے کرانے میں بھی حرج نہیں ___ ے ردّالمحتار ___ سُنّی بہشتی زیور ے ___ جس برتن ___ یا گلاس کٹورے پر سُورۃ ___ یا آیت لکھی ہو ___ اُسکا چھُونا بھی اِن بے غسلوں کو حرام ___ اور اُس کا استعمال (پانی وغیرہ) سب کو مکروہ **مگر** جبکہ خاص نیّت شفا ہو ___ آیت کا تعویذ لکھنا ___ یا ایسا تعویذ چھونا ___ یا ایسی انگوٹھی چھُونا ___ یا پہننا بے غسلہ کو حرام ہے ___ جیسے مقطعات کی انگوٹھی ___ ے بہارِ شریعت ے ___ بے غسلے مَرد و عورت اذان کا جواب دیسکتے ہیں **بلکہ** نماز کے وقت میں (حیض و نفاس والی) وضو یا کلّی کر کے اتنی دیر جتنی دیر نماز وغیرہ میں خرچ کرتی تھی ___ ذکرِ الٰہی ___ کلمے ___ وظائف ___ شجرہ ___ ہر قسم کی دُعائیں ___ استغفار ___ مناجاتیں ___ سلام اور نعتیں ___ خصُوصاً دُرُود شریف پڑھیں تاکہ عادت رہے، انکو چھُو بھی سکتے ہیں ___ البتّہ قرآنی دُعائیں ___ قرآنی آیات سمجھ کر نہ پڑھیں ___ بلکہ صرف دُعا سمجھ کر پڑھیں ___

دُرُود شریف کا بیان

میرے پیارے سُنّی بھائیو! جو سچّے عاشق ہوتے ہیں۔ اُن کو اپنے محبُوب کے حق میں برکت۔ اور اُس پر رحمت۔ اور اُس کی سلامتی کی دُعا کے بارے میں حوالوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ ہر وقت اپنے محبُوب کیلئے خیر کی دُعا کرتے ہیں۔ **البتّہ** محبُوب کے دُشمن کہیں اُس کو خیر سے نہ روکیں۔ اس غرض سے اُن کو حوالوں کے حوالے کرتے ہیں۔

مسئلہ: جہاں تک ممکن ہو دُرُود شریف پڑھنا مستحب ہے۔ اور **خصُوصیت** کے ساتھ اِن جگہوں میں۔ روزِ جمعہ۔ شبِ جمعہ۔ صبح و شام۔ مسجد میں جاتے۔ مسجد سے نکلتے وقت۔ بوقت زیارت روضۂ اطہر۔ صَفا و مَروہ پر۔ خُطبہ میں۔ جوابِ اذان کے بعد۔ بوقت اقامت۔ دُعا کے اوّل آخر بیچ میں۔ دُعائے قنوت کے بعد۔ حج میں لبّیک سے فارغ ہونے کے بعد۔ اجتماع و فراق کے وقت۔ وضو کرتے وقت۔ جب کوئی چیز بھول جائے اُس وقت۔ وعظ کہنے۔ اور پڑھنے اور پڑھانے کے وقت۔ خصُوصاً حدیث شریف پڑھنے کے اوّل آخر۔ سوال و فتویٰ لکھتے وقت۔ تصنیف کے وقت۔ نِکاح اور منگنی۔ اور جب کوئی بڑا کام کرنا۔ نام اقدس لکھتے وقت۔ اور جب نام اقدس لکھے تو دُرُود ضرور لکھے۔ کہ بعض عُلماء کے نزدیک اُس وقت دُرُود شریف لکھنا واجب ہے۔ (درمختار۔ ردّالمحتار جلد ۱ صفحہ ۴۸۳)

ہر وقت دُرُود شریف پڑھنے کے فوائد

حدیث: ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کی۔ یا رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم میں بکثرت دُعا مانگتا ہوں۔ تو اُس میں سے حضُور پر دُرُود کے لئے

کتنا وقت مقرر کروں؟ فرمایا جو تم چاہو۔ عرض کی چوتھائی؟ فرمایا جو تم چاہو۔ اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتری ہے۔ میں نے عرض کی نصف؟ فرمایا جو تم چاہو۔ اور زیادہ کرو تو تمہارے لئے بھلائی ہے۔ میں نے عرض کی دو تہائی؟ فرمایا جو تم چاہو اگر زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتری ہے۔ میں نے عرض کی تو کُل دُرود ہی کیلئے مقرر کروں۔ فرمایا ایسا ہے تو اللہ تمہارے کاموں کی کفایت فرمائے گا۔ اور تمہارے گُناہ بخش دیگا۔ (ترمذی شریف)

نہ صرف کُل وقت میں اذان سے قبل کا وقت بھی آ گیا بلکہ اِس مذکورہ حدیثِ پاک میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ اگر دُرود کیلئے وقت بڑھا دو تو تمہارے لئے بہتری ہے۔ ان بار بار کے جملوں سے یہ صاف ظاہر ہوا کہ دُرود شریف اذان سے قبل تک پڑھنا ہمارے لئے ہی بہتر ہے ورنہ آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے اُن کا رب اور لاتعداد معصوم فرشتوں کا ہی ہر آن دُرود پڑھنا کافی تھا۔ اور رہے عشاقِ مصطفیٰ نہ صرف اذان اور ہر نیک کام بلکہ دُعا کے بھی اوّل و آخر دُرود شریف پڑھ کر حدیث پر عمل کرنا سعادت سمجھتے ہیں۔

حدیث بُلند آواز سے دُرود شریف

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیَّ فَاِنَّھَا تَذْھَبُ بِالنِّفَاقِ (مکارم الاخلاق صفحہ ۱۱۶ مطبوعہ مصر)

ترجمہ: ''نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر بُلند آواز سے دُرود پڑھنا نِفاق سے دُور کرتا ہے''۔

وہ حضرات جو حدیث پر عمل کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مذکورہ حدیث کے پیشِ نظر مسلمانوں کو دُرود شریف پڑھنے سے روکنا نہ صرف بند کریں گے بلکہ اُمید ہے خود بھی بلند آواز سے پڑھنا شروع کردیں گے۔ اللہ تعالیٰ گستاخانِ رسول کو ہدایت دے۔ آمین

نماز کا دُرودِ ابراہیمی

التحیات اور اُس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سلام پڑھنا واجب ہے۔ ممکن ہے اِسی وجہ سے اُسی نشست کے دُرودِ

ابراہیمی میں سلام نہیں۔ اس لئے احادیث میں دُرُود ابراہیمی ہی نماز میں پڑھنے کی تاکید یں ملتی ہیں۔ لہٰذا جو فرقے اُن دُرُودوں کو پسند نہیں کرتے جن میں دُرُود بھی ہو اور سلام بھی۔ وہ فرقے اذان سے قبل مذکورہ حدیث پر عمل کی غرض سے بُلند آواز سے دُرُودِ ابراہیمی ہی پڑھا کریں البتہ سُنّیوں کی طرح دُرُود شریف اور اذان میں دو منٹ کا **وقفہ** ضرور چاہیئے۔

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بدعت

دُرُود شریف کو بدعت کہنے والے اِس کا ضرور خیال فرمائیں کہ قرآن کی چھپائی۔ جلد بندی۔ اُسکے زبر زیر پیش، شد مد جزم رکوع پاروں کی تقسیم بھی بدعت ہے۔ امامت و معلّمی و مؤذنی کی تنخواہیں بھی سب واپس کرنی ہونگیں۔ کہ حضرت بلال نے کبھی تنخواہ نہیں لی۔ مدارس اور درسِ نظامی کی کتب بھی استعمال نہیں کیں۔ کیا یہ سب دینی بدعتیں نہیں ہیں!؟ دینی بدعت کو سخت گمراہی کا نام دینے والوں کو اگر ہم قرآنِ حکیم سے اللہ ربُّ العزّت اور اُس کے معصوم فرشتوں کا بھی قبل اذان دُرُود بھیجنا ثابت کریں **پھر بھی** قبل اذان بُلند آواز سے دُرُود پڑھنا شروع نہیں کریں گے۔ سوائے اُن کے جنکو اللہ عزّوجل ہدایت عطا فرمائے۔

اذان میں اضافہ

قرآن میں ہر آیت یا رکوع سے قبل اَعُوذُ بِاللّٰہِ۔ بِسمِ اللّٰہِ۔ اور آخر میں صَدَقَ اللّٰہُ العَظِیم نہیں ہے **مگر پھر بھی** قبل اذان دُرُود پڑھنے کو اذان میں اضافہ کہنے والے **وقفہ** کے بغیر ایک ہی لہجے میں اَعُوذُ بِاللّٰہِ بِسمِ اللّٰہِ۔ اور صَدَقَ اللّٰہُ العَظِیم کو شریک کر کے کیا شرک فِی القرآن کے مُرتکب ہوتے ہیں!؟ یا قرآن میں اضافہ کے !؟ **جبکہ** قرآن میں اضافہ کفر ہے۔

دُرُود اذاں سے پہلے پڑھنا ◆ اضافہ اذاں میں بتلاتے یہ ہیں
تسمیہ۔ تعوذ۔ صَدَقَ اللّٰہ کو ◆ رکوع آیت میں ٹپکاتے یہ ہیں

اذان کا بیان

اذان کب مستحب ہے بچے اور مغموم (وحشت زدہ) کے کان میں ـــ اور مرگی والے اور غضب ناک ـــ اور بدمزاج آدمی یا جانور کے کان میں اور لڑائی کی شدّت ـــ اور آتش زدگی (شدید آگ) کے وقت ـــ اور بعد دفنِ میّت ـــ اور جن کی سرکشی کے وقت ـــ اور مُسافر کے پیچھے ـــ اور جنگل میں جب راستہ بھول جائے ـــ اور کوئی بتانے والا نہ ہو ـــ اُس وقت اذان مُستحب ہے۔ = ردّ المحتار = وبا کے زمانے میں بھی مُستحب ہے ـــ = فتاویٰ رضویہ ـــ بہارِ شریعت =

اذان کی فضیلت پر چند احادیث **حدیث**: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ راوی حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ ”جس بستی میں اذان کہی جائے ـ اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے اُس دن اُسے اَمن دیتا ہے“ ـــ = طبرانی ـ صغیر ـ بہارِ شریعت = ـ **فائدہ**: اللہ تعالیٰ کی ذات سے اُمید ہے کہ ـ مُردوں کے دفن پر اذان سے ـ مُردوں کی بستی پر بھی عذاب سے اَمن دے ـــ

حدیث: امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا ”اذان دینے والے کی جہاں تک آواز پہنچتی ہے ـ اُس کیلئے بخشش کردی جاتی ہے ـ اور ہر تر و خشک جس نے اُس کی آواز سُنی اُسکی تصدیق کرتا ہے“ ـ ایک اور روایت میں ہے کہ ”ہر تر و خشک جس نے آواز سُنی اُس کیلئے گواہی دیگا“ ـ دوسری روایت میں ہے ”ہر ڈھیلا اور پتھر اُس کیلئے گواہی دیگا“ ـــ (امام احمد ـ بہارِ شریعت)

سُبحانَ اللہ اگر قبرستان میں بعد دفنِ میّت اذان کہی جائے تو حدیث پاک

کے موجب جہاں تک آواز جائے اُن کی بخشش ہو۔ سوائے اُس کے جو اللہ تعالیٰ کی بخشش کا اِنکاری ہو۔ اور مزید یہ کہ ہر تر و خشک حتّٰی کہ مٹّی کے ڈھیلے اور پتھر تک گواہی دیں۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ راوی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا "شیطان جب اذان سُنتا ہے۔ اِتنی دُور بھاگتا ہے جیسے روحا" (اور روحا مدینہ شریف سے چھتیس ۳۶ میل کے فاصلے پر ہے)۔ صحیح مُسلم

لہٰذا میّت کو دفن کرتے ہی۔ نکیرین کے سوال و جواب کے دوران میّت کی وحشت کو دُور کرنے۔ و شیطان مردود سے نجات کی خاطر۔ اور میّت کی جواب میں تعاون کی غرض سے۔ قبر پر اذان مُستحب ہے۔

اذان کب سُنّت مؤکّدہ

فرض پنجگانہ کہ انہیں میں سے جمعہ بھی ہے۔ اِن کے لئے اذان سُنّتِ مؤکّدہ ہے۔ اور اس کا حکم مثل واجب ہے۔ کہ اگر اذان نہ کہی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار ہونگے (خانیہ، ہندیہ، درمختار، ردّ المحتار)

مسجد میں اذان مکروہ

آبادی کے لوگوں کو نماز کے بلاوے کا نام اذان ہے اور اقامت مسجد کے لوگوں کیلئے ہے۔ تقریباً تیرہ سو سال تک اذان خارجِ مسجد یعنی مسجد کے باہر ہی کہی جاتی رہی۔ اور جُوں جُوں مساجد کے ڈیزائن تبدیل ہوئے۔ منبر کے سامنے دیوار۔ کھڑکی۔ تھم حائل ہوئے۔ اور نت نئی ایجادوں سے فائدہ اُٹھایا جانے لگا۔ (لاؤڈ سپیکر)۔ اور اہم بات یہ کہ مسائل سے ناواقفیت بڑھی تو مسجد کے اندر اذان کہنے کا رواج پڑ گیا جو ناجائز و مکروہ ہے۔ چنانچہ عالمگیری میں ہے مسجد میں اذان نہ کہے۔ اور فتح القدیر و طحطاوی علی المراقی میں ہے کہ مسجد میں اذان کہنا مکروہ ہے۔

یہ حکم ہر اذان کیلئے ہے۔ فقہ کی کسی کتاب میں کوئی اذان اس سے مُستثنٰی نہیں۔ جمعہ کی دوسری اذان بھی اُسمیں داخل ہے البتّہ جمعہ کی دوسری اذان خطیب کے سامنے خارجِ مسجد ہو "بہارِ شریعت"

خارجِ مسجد

مسجد کے مینار۔ مسجد کی دیواریں۔ سیڑھی۔ مسجد کا دروازہ۔ گیٹ۔ مسجد کے ۲ دو ستونوں کے درمیان جگہ۔ وضو خانہ۔ مخصُوص مسجد کی جگہ میں داخلہ کی مُنڈیر۔ مُتّصِل مسجد کے سامان کی کوٹھری۔ یا حجرے کی چھت۔ محراب اور محراب کے دائیں بائیں کوٹھری کی چھت وغیرہ۔ یہ سب خارجِ مسجد ہیں۔ یہاں اذان دیجا سکتی ہے۔

خطبہ کی اذان

بیشِ منبر۔ خارجِ مسجد۔ اذانِ خطبہ ہو ◆ ہے مسلمانو! یہی سُنّت رسُول اللہ کی!

اذان پر اجر و ثواب

حدیث: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ راوی کہ حضُور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ۔ اذان کہنے میں کتنا ثواب ہے تو اُس پر باہم تلوار چلتی۔ "امام احمد"

حدیث: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ راوی۔ کہ حضُور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ جو سال بھر اذان کہے۔ اور اس پر اُجرت طلب نہ کرے۔ قیامت کے دِن بلایا جائیگا۔ اور جنّت میں دروازے پر کھڑا کیا جائے گا۔ اور اُس سے کہا جائے گا۔ جس کیلئے تو چاہے شفاعت کر۔ "ابنِ عساکر"

اذان کے جواب پر اَجر

حدیث: امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی حضُور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ۔

جب مؤذن اذان دے تو جو شخص اس کی مثل کہے۔ اور جب وہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو یہ لَاحَوْلَ وَلَا

قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے۔ جنّت میں داخل ہوگا۔ صحیح مسلم۔ بہارِ شریعت

حدیث: حضرت میمُونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت حضُور علیہ السّلام نے فرمایا کہ "عورتوں کیلئے ہر کلمہ کے مقابل دس لاکھ درجے بُلند کئے جائیں گے" فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے عرض کی۔ یہ عورتوں کیلئے ہے۔ مَردوں کے لئے کیا ہے؟۔ فرمایا۔ "مَردوں کیلئے دونا"۔ طبرانی

مسئلہ: مسجد میں بغیر اذان واقامت جماعت پڑھنا مکروہ ہے۔ عالمگیری

مسئلہ: فرائض کے سوا باقی نمازوں مثلاً۔ وتر۔ جنازہ۔ عیدین۔ نذر کی نماز سُنن۔ رواتب۔ تراویح۔ استسقاء۔ چاشت۔ کُسُوف۔ خُسُوف۔ نوافل میں اذان نہیں۔ عالمگیری

مؤذن کیسا ہو

مسئلہ: خنثیٰ۔ فاسق۔ اگرچہ عالم ہی ہو۔ اور نشہ والا۔ پاگل نابجھ بچّہ۔ اور جُنب کی اذان مکروہ ہے اِن سبکی اذان کا اعادہ کیا جائیگا

مسئلہ: سمجھدار بچّہ۔ غلام۔ اندھا۔ وَلَدُالزِّنَا کی اذان صحیح ہے۔ درمختار۔ مگر بے وضو کی اذان مکروہ ہے۔ مراقی الفلاح

مسئلہ: اذان کہنے کا اہل وہ ہے جو اوقاتِ نماز پہچانتا ہو۔ عالمگیری۔ غنیہ۔

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ مؤذن مَرد۔ عاقل۔ صالح۔ پرہیزگار۔ عالم بالسّنہ۔ ذی وجاہت اور اُجرت نہ لیتا ہو بلکہ ثواب کیلئے اذان کہتا ہو۔ عالمگیری

مسئلہ: حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ دائیں جانب۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح بائیں جانب منھ کرکے کہے۔ درمختار

مسئلہ: اذان میں بات چیت کی۔ یا وقت سے پہلے اذان کہی۔ تو پھر سے اذان کہے۔ صغیری۔ درمختار

مسئلہ: اگر مؤذن ہی امام بھی ہو تو بہتر ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: جب اذان ہو تو اتنی دیر کیلئے سلام۔ کلام۔ اور جوابِ سلام اور تمام اشغال موقوف کر دے۔ یہاں تک کہ قرآنِ مجید کی تلاوت میں اذان کی آواز آئے۔ تو تلاوت بھی موقوف کر دے۔ اور اذان کو غور سے سُنے۔ اور جواب دے۔ یونہی اقامت میں۔ (درمختار۔ عالمگیری)

اذان کا جواب

مسئلہ: مؤذن جو کلمہ کہے اُس کے بعد۔ سُننے والا بھی وہی کلمہ کہے۔ مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں۔ **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ** کہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ اذان کے الفاظ بھی کہے۔ بلکہ **لَاحَوْلَ** کے ساتھ اِتنا لفظ اور ملائے۔

مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ جو اللہ نے چاہا ہوا۔ جو نہیں چاہا نہیں ہوا

اور۔ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں

صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے۔ تو سچا۔ اور نیکو کار ہے۔ اور تو نے حق کہا ہے

اور اقامت میں۔ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں

اَقَامَهَا اللّٰہُ وَاَدَامَهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اللہ اس کو قائم رکھے۔ اور ہمیشہ رکھے جب تک آسمان اور زمین ہے۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ: جب مؤذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے۔ تو سُننے والا درود شریف پڑھے۔ اور مستحب ہے کہ انگوٹھوں کو بوسہ دیکر آنکھوں سے لگائے۔ اور کہے۔ **قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ** (ردالمحتار)

ترجمہ: یا رسول اللہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک تو آپ سے ہے۔ اے اللہ شنوائی اور بینائی کے ساتھ مجھے متمتع کر۔ اور دوسری مرتبہ میں کہے ۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه ۔ **حدیث:** حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ ۔ مؤذن کا جواب دے ۔ پھر مجھ پر دُرود پڑھے ۔ پھر وسیلہ کا سوال کرے ۔ (یعنی دعائے وسیلہ پڑھے) (امام احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

مسئلہ: اگر چند اذانیں سُنے تو اُس پر پہلی ہی اذان کا جواب ہے۔ ردّ المحتار، درمختار

بد مذہب گستاخِ رسول مُرتد کی اذان کے جواب میں ۔ صرف اللہ ربُّ العزّت کا نام سُن کر جَلَّ جَلَالُهٗ ۔ اور حضور علیہ السّلام کا اِسم سُنکر دُرود شریف پڑھیں ۔

مسئلہ: خُطبہ کی اذان کا جواب زبان سے دینا مقتدیوں کو جائز نہیں ۔ درمختار

دُرود بھی دل میں ہی پڑھیں اور اذان کے بعد کی دعا نہ زبان سے نہ دل میں ۔

نماز کا دوبارہ اعلان

مسئلہ: متاخرین نے تثویب مستحسن رکھی ہے ۔ یعنی اذان کے بعد نماز کیلئے ۔ دوسری بار اعلان کرنا ۔ اِس کیلئے شرع نے کوئی خاص الفاظ مُقرر نہیں کئے ۔ بلکہ جو وہاں کا عُرف ہو ۔ مثلاً اَلصَّلٰوةُ اَلصَّلٰوةُ ۔ یا ۔ قَامَتْ قَامَتْ ۔ یا ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ فتاویٰ عالمگیری صفحہ ۵۶ ج ۱ ۔ درمختار وغیرہ ۔ بہارِ شریعت

یہ آخری طریقہ ہر اعتبار سے مناسب ۔ کہ جو حضرات باتوں میں ۔ یا کام کی مصروفیت کی وجہ سے اذان بھول گئے ۔ اُن کو پھر سے یاد بھی دلا دیا ۔ اور دُرود کا عظیم ثواب بھی پایا ۔ اور جہاں تک دُرود شریف کی آواز گئی ۔ اُس بستی پر اللہ ربّ العزّت کی خاص رحمت کا بھی سایا ۔ گویا ۔ آم کے آم ۔ اور گٹھلیوں کے دام ۔

اقامت میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح تک بیٹھنا سُنّت ہے

مسئلہ: اقامت بیٹھ کر سننا سُنّت ہے حتّٰی کہ اگر کوئی شخص دوران اقامت آیا تو اُسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے۔ بلکہ بیٹھ جائے۔ (سکون و اطمینان کا اظہار کرے) اُس وقت اُٹھے جب مکبّر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر پہنچے۔ یہی حکم امام کیلئے ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۷۔ بہار شریعت سوم) پہلے سے کھڑے ہو کر بیقراری بے چینی کا اظہار بیکار۔ کہ جماعت سے فراغت تو تب ہی ہوگی جب امام سلام پھیریگا۔ لہٰذا جب سب مستحب طریقہ پر کھڑے ہوں تب ہی کھڑا ہونا چاہیئے

سوال و جواب

گستاخان رسُول تکبیر تحریمہ کی حدیث بتلاتے ہیں کہ "جب حضور تکبیر فرماتے تو صحابہ بھی کھڑے ہوئے ہوتے تھے" اور سُنّی آدھی تکبیر پر کھڑے ہوتے ہیں ــــ میرے پیارے سُنّی بھائیو! مکر اسی کو کہتے ہیں کہ علم ہوتے ہوئے بھی کہ اقامت کسے کہتے ہیں اور تکبیر کسے کہتے ہیں۔ مگر پھر بھی اقامت کو تکبیر بتا کر سُنّیوں کو آپس میں لڑانے کی غرض سے اس طرح کا مُغالطہ دینا اِن کا پیشہ ہے۔ **آپ اِن سے دریافت** کریں کہ تمہارا اعتراض اقامت پر ہے۔ یا تکبیر تحریمہ پر؟ اگر اقامت پر اعتراض ہے۔ تو تکبیر تحریمہ کی حدیث کیوں سُناتے ہو؟ **جبکہ** سُنّی حضرات تو تکبیر تحریمہ سے **بھی پہلے بلکہ** اقامت میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر کھڑے ہوتے ہیں۔ شیطانوں کے مکر سے خدا بچائے۔ آمین

مکبّر کیلئے ضروری مسئلہ

مسئلہ: تکبیر تحریمہ سے اگر تحریمہ مقصود نہ ہو بلکہ محض اعلان مقصود ہو تو نماز ہی نہ ہوگی جبکہ ہونا یوں چاہیئے کہ تکبیر سے تحریمہ مقصود ہو اور آواز کی بُلندی سے اعلان مقصود ہونا چاہیئے۔ اسی طرح آواز دُور تک پہنچانے والے کو قصد کرنا چاہیئے اور اگر اُس نے فقط آواز پہنچانے کا قصد کیا۔ تو نہ اُسکی نماز ہوئی۔ اور نہ اُنکی جو اُس کی آواز پر تحریمہ باندھیں ــــ (ردّ المحتار جلد ۱ صفحہ ۴۴۴۔ بہار شریعت حصّہ سوم صفحہ ۵۹)

دُعا قبول نہ ہونے کے چند اہم اسباب

حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بصرے کے بازار سے گزر رہے تھے۔ تو لوگوں نے آپکی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ حضور قرآن پاک میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے تم مجھ سے دُعا مانگو میں قبول کرونگا۔ اور ہم ایک مدت تک دُعا مانگتے رہے ہیں مگر قبول نہیں ہوتی۔ اِسکی کیا وجہ ہے؟

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا۔ اے لوگو! تمہارے دِل دس چیزوں سے مُردہ ہو گئے ہیں۔ پھر تمہاری دُعا کیسے قبول ہو؟

- تم نے خُدا کو پہچانا **مگر** اُس کی معرفت کا حق ادا نہ کیا۔
- تم نے قرآن پڑھا **مگر** اُس پر عمل نہ کیا۔
- تم نے محبّتِ رسُول کا دعویٰ کیا **مگر** اُنکی سُنّت پر عمل نہ کیا۔
- تم نے عداوتِ شیطان کا دعویٰ کیا **مگر** اُسکی مخالفت نہ کی۔
- تم نے جنّت کو چاہا **مگر** اُس تک پہنچنے کیلئے عمل نہ کیا۔
- تم نے جہنم سے پناہ مانگی **مگر** خود ہی اپنے نفس کو اُس میں ڈال دیا۔
- تم نے موت کو حق جانا **مگر** اُس کے لئے تیاری نہ کی۔
- تم نے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کھائیں **مگر** اُس کا شکریہ ادا نہ کیا۔
- تم نے بھائیوں کی عیب جوئی کی **مگر** اپنے عیب نہ دیکھے۔
- تم نے مُردوں کو دفن کیا **مگر** عبرت حاصل نہ کی۔

روزنامہ جنگ کراچی ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۹۲ء

اذان

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ

اللہ بہت بڑا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا

اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ

ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) اللہ

اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی

کے رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں نماز پڑھنے

الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

کے لئے آؤ نماز پڑھنے کے لئے آؤ بھلائی کی طرف آؤ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

بھلائی کی طرف آؤ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ بھی کہے

اقامت

اقامت میں اذان مکمل ہے البتہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد ۲ دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ (جماعت کھڑی ہو گئی) کہے

اس کے کلمات جلد جلد کہے جائیں۔ اذان کے مقابلے میں آواز پست ہو اور کانوں میں انگلیاں نہ ڈالی جائیں۔

اذان کی دعا: اذان کے بعد مؤذن اور سامعین دُرُود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ

اے اللہ اے اِس دعوتِ کامل اور (اس کے نتیجے میں) کھڑی ہونیوالی نماز کے رب

اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ

تو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند درجہ عطا

الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ

فرما اور ان کو اس مقامِ محمود پر پہنچا دے جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے

وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

اور ہمکو قیامت کے دِن انکی شفاعت سے بہرہ مند فرما بیشک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا

نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز پڑھنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ نمازی کا بدن اور کپڑے اور نماز کی جگہ پاک ہو اور نماز کا وقت ہو گیا ہو۔ پھر باوضو قبلہ کیطرف مُنہ کر کے دونوں پاؤں کے درمیان چار پانچ انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو اور جو نماز پڑھنی ہے اُس کا دل سے ارادہ کرے اور زبان سے کہنا مُستحب ہے۔ مثلاً نیّت کی میں نے آج کی نماز ظہر چار رکعت نماز فرض یا سُنّت کی واسطے اللہ تعالیٰ کے مُنہ میرا کعبہ شریف کی طرف۔ اگر امام کے پیچھے ہو تو کہے پیچھے اِس امام کے اور دونوں ہاتھ اپنے کانوں تک لیجائے اس طرح کہ ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں اور اُنگلیاں نہ کھلی ہوں نہ ملی ہوئی بلکہ اپنی حالت پر ہوں پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے۔ اور ناف کے نیچے باندھ لے۔ اس طرح کہ داہنی ہتھیلی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی

تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا کلائی کے اغل بغل ہو اور نظر سجدہ کی جگہ پر رہے پھر ثنا پڑھے ــــ

ثنا

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ

پاک ہے تو اے اللہ اور میں تیری حمد کرتا ہوں تیرا نام برکت والا ہے

اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں

اگر جماعت کیساتھ امام کے پیچھے نماز شروع کرے تو ثنا پڑھ کر خاموش رہے اور امام کی قرأت سنے اور اگر تنہا ہو تو ثنا کے بعد تعوذ، تسمیہ، سورہ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھے

تعوذ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

مجھے اللہ کی پناہ شیطان مردود سے

تسمیہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

سورۃ فاتحہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱ الرَّحْمٰنِ

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا بہت مہربان

الرَّحِيْمِ ۝۲ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۳ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ

رحمت والا روزِ جزا کا مالک ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے

نَسْتَعِيْنُ ۝۴ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۵ صِرَاطَ

مدد چاہیں ہم کو سیدھا رستہ چلا راستہ ان کا

الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
جن پر تو نے احسان کیا نہ ان کا جن پر غضب ہوا

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ اسکے بعد امام و مقتدی آہستہ کہے اٰمِيْنَ ط
اور نہ بہکے ہوؤں کا الٰہی قبول فرما

سُورۂ اخلاص قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝
تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝
نہ اسکی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی

پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط کہتے ہوئے رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو انگلیاں پھیلا کر پکڑ لے اور اتنا جھکے کہ سر اور کمر برابر ہو جائے اور کم از کم تین بار پڑھے

تسبیح رکوع سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ط
پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا

تسمیع رکوع سے اُٹھتے ہوئے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ط ۝
جو اس کی حمد کرے اللہ اس کی سنتا ہے

تحمید کھڑے ہو کر یعنی قومہ میں رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ط ۝
اے رب ہمارے حمد تیرے ہی لئے ہے

تنہا نماز پڑھنے والا تسمیع اور تحمید دونوں کہے پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط کہتا ہوا سجدہ میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنے پھر دونوں ہاتھ زمین پر رکھے۔ پھر ناک اور پھر پیشانی خوب جمائے۔ اور چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھے اور مرد بازوؤں کو کروٹوں سے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور کہنیاں

زمین سے اٹھی ہوئی ہوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو زمین پر جمے ہوئے ہوں اور کم سے کم تین بار پڑھے

سجدہ کی تسبیح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ط

پاک ہے میرا پروردگار بہت بلند

جلسہ پھر اَللّٰهُ اَكْبَرْ کہتا ہوا سجدہ سے اس طرح اٹھے کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھیں ــــ اور بایاں قدم بچھا کر اس پر بیٹھے اور داہنا قدم کھڑا کر کے رکھے کہ اس کی انگلیاں قبلہ رو ہوں اور ہاتھ رانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھے کہ ان کی انگلیاں بھی قبلہ رخ ہوں پھر اَللّٰهُ اَكْبَرْ کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے ــ اور پھر اَللّٰهُ اَكْبَرْ کہتا ہوا کھڑا ہو جائے ــــــ

دوسرا قیام تسمیہ، فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر ــ اسی طرح رکوع و سجود کرے لیکن امام کے پیچھے مقتدی بسم اللہ، فاتحہ اور سورۃ نہیں پڑھے گا ــ اور خاموش کھڑا رہے گا ــــــ

قعدہ دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر ــ اسی طرح بیٹھ جائے جس طرح ۲ دو سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا ــ پھر تشہد پڑھے ــ اور جب تشہد میں کلمہ **لا** پر پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے ــ اور لفظ **لا** پر کلمہ کی انگلی اٹھائے ــ اور **اِلَّا** پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر دے یعنی قبلہ رخ ــــ

تشہد اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ ط

تمام قولی، فعلی، اور مالی عبادتیں اور نمازیں اور پاکیزگیاں اللہ کیلئے ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ

سلام ہو تم پر اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی

بَرَكَاتُهٗ ؕ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ

برکتیں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک

الصّٰلِحِيْنَ ○ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ

بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اسکے خاص بندے اور رسول ہیں

اگر ۲ دو رکعت والی نماز ہے تو پھر اِس تشہُد کے بعد دُرُود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے — اور اگر ۴ چار رکعت والی نماز ہے تو پھر صرف تشہُد پڑھنے کے بعد اَللّٰهُ اَكْبَرْ کہہ کر کھڑا ہو جائے — اور دونوں رکعتوں میں اگر فرض ہوں تو صرف بسم اللہ — اور سُورۃ فاتحہ پڑھ کر قاعدہ کے مُطابق رکوع وسجود کرے — اور اگر سُنّت و نفل ہوں — تو پھر بسم اللہ، سُورۃ فاتحہ اور سُورۃ بھی پڑھے، لیکن امام کے پیچھے مقتدی بسم اللہ اور فاتحہ نہیں پڑھے گا — اور وہ خاموش کھڑا رہیگا پھر چار رکعتیں پُوری کر کے بیٹھ جائے اور تشہُد، دُرُود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے

دُرُود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

وَّعَلٰۤى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰۤى

اور ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی آل پر جس طرح درود بھیجا تو نے ہمارے

سَیِّدِنَا اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرٰھِیْمَ

سردار حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ہمارے سردار حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا

بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے اے اللہ برکت دے ہمارے سردار حضرت

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اور ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل کو جسطرح تو

عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا

نے برکت دی ہمارے سردار حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ہمارے سردار حضرت

اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ

ابراہیم علیہ السلام کی آل کو بیشک تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ ہے

دعاء رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ق

اے رب میرے مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ؕ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ

اے رب ہمارے اور میری دعا سُن لے اے رب ہمارے مجھے بخشدے اور میرے ماں باپ کو

وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ؕ

اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا

سلام اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ ط

تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت

داہنی طرف کے سلام میں داہنی طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے

کہ میں انکو سلام کہہ رہا ہوں۔ اور بائیں طرف کے سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں

اور نمازیوں کی نیّت کرے۔ اور جس طرف امام ہو اُس طرف کے سلام میں امام کی نیّت بھی کرے اور اِسی طرح امام بھی دونوں طرف کے سلاموں میں فرشتوں و مقتدیوں کی نیّت کرے۔ اور جب تنہا ہو تو دونوں طرف کے فرشتوں کی نیّت کرے۔

تحفہ دُرود و سلام

میرے پیارے اسلامی بھائیو! ـــ ہم پر ہمارے ماں باپ سے زیادہ مہربان ـــ اللہ کے محبوبِ اعظم ـــ ساری ساری شب ـــ نمازمیں کس کیلئے مصروف رہے؟ ـــ کس کی شفاعت کی فکر دامن گیر رہی؟ کس کی شفاعت کا سامان فرماتے رہے ہیں؟ ـــ سجدے میں رو رو کر ربّ سے التجا کس کے لئے کرتے رہے؟ ـــ "اے میرے ربّ میری اُمت کو بخش دے" ـــ پھر اُمّتیوں کو بھی چاہئے کہ ـــ اگر رات دن ہر وقت ـــ ہر آن ممکن نہ ہو تو کم از کم ـــ ہر فرض نماز ختم ہوجانے کے بعد ـــ دُعا مانگنے سے قبل ـــ باآوازِ بُلند ـــ سیّدالرسل ـــ پیشوائے سُبل ـــ خاتم الانبیاء شافعِ روزِ جزاء ـــ احمدِ مجتبیٰ ـــ جنابِ محمّدِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم ـــ کو بصد عجز و نیاز سب ملکر ایک آواز میں ـــ تین۳ بار ـــ یا ـــ پانچ۵ بار تحفہ دُرود و سلام پیش کریں ـــ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ

خصوصاً فجر، عشاء ـــ اور جمعہ کے فرضوں کے بعد ـــ دُعا سے قبل ـــ یعنی اُس مسجد کے چندے کے دوران ـــ سب ملکر یہی دُرود ایک آواز میں پڑھیں اُسکے بعد دُعا

حکم خُداوندی

نہ صرف اللہ کے محبوبِ اعظم نے تاکید فرمائی ـــ بالخصوص جمعۃ المبارک کے دِن دُرود پڑھنے پر خصوصی اِنعامات کی خوشخبریاں سُنائیں بلکہ اِس وجہ سے بھی کہ ـــ ہمارے خالق و مالک نے صِرف دُرود و سلام کے لئے ہی ـــ اِس مخصوص انداز سے اپنے مؤمنین سے ارشاد فرمایا کہ ـــ "شک نہ کرنا میں

(خالقِ خود)۔ اور میرے (معصوم) فرشتے خاص نبی پر دُرُود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی اُسی پر دُرُود اور خوب سلام بھیجو۔" سُورۃ احزاب آیت ۵۶

اور اِس لئے بھی کہ بغیر دُرُود شریف کے دُعا قبول نہیں ہوتی۔ اور دُعا تمام عبادت کا مغز ہے۔ خلاصہ یہ کہ جبتک صَلوٰۃ وَسَلَام نہ پڑھیں کوئی عبادت قبول نہیں۔ لہٰذا حکمِ خداوندی کے پیشِ نظر بعد اختتام نمازِ جمعہ۔ مدینہ منوّرہ کی سمت۔ با ادب کھڑے ہوکر (عشاقِ مصطفیٰ) اپنے آقا و مولیٰ کے روضہ مطہرہ کا تصوّر دل میں جما کر عشق و محبّت میں ڈوب کر والہانہ انداز میں ہدیہ دُرُود سلام یعنی دُرُودِ جُمعہ سو بار پیش کریں۔ اور خواتین اِس آواز سے کہ اُن کے اپنے کان سُن لیں گھر میں۔

② دُرُودِ جُمعہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

پانچوں نمازوں کے بعد

○ آیۃ الکرسی ایک ایک بار۔ مرتے ہی داخلِ جنّت ہو۔

○ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ تین تین بار، گناہ معاف ہوں۔ اگرچہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں

○ تسبیح حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا، سُبْحَانَ اللّٰہِ

۳۳ مرتبہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ مرتبہ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ مرتبہ
اخیر میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔ لَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک مرتبہ۔ اُس دن
تمام جہان میں کسی کا عمل اُسکے برابر بُلند نہ کیا جائیگا مگر جو اُسکے مثل پڑھے۔

○ ملتھے پر داہنا ہاتھ رکھ کر۔ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الْھَمَّ وَالْحُزْنَ
ہرغم و پریشانی سے بچے فقیر اسکے بعد اتنا زائد کرتا ہے۔ وَعَنْ اَھْلِ السُّنَّۃِ

○ پنج گنج قادریہ : برکات بیشمار ہیں ـــــ الوظیفۃ الکریمہ، امام اہلسنت احمد رضا خان

دُرُودِ تُنْجِیْنَا (دُرُودِ نجات) سے دُعا شروع کریں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ
لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ
وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی
الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ
اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ـــــ یہ دُرُود حاجت روائی اور مشکلکشائی
کیلئے سریع التاثیر ہے اور جمیع حاجات دینی و دنیوی میں کفایت کرتا ہے ـــــ

قرآنی دُعائیں

۱۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ سُورۃ بقر

ترجمہ۔ اَے رب ہمارے ہمیں دُنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

۲۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفۃ وَاغْفِرْ لَنَا وقفۃ وَارْحَمْنَا وقفۃ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ○ ۲۸۶ سُورۃ بقر

ترجمہ۔ اَے ہمارے رب ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھُولیں یا چُوکیں۔ اَے رب ہمارے اَور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تُو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا اَے رب ہمارے اَور ہم پر وُہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار نہ ہو اَور ہمیں معاف فرما دے اَور بخش دے اَور ہم پر مہر کر۔ تُو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔

۳۔ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا۔ آلِ عمران

ترجمہ۔ اَے رب ہمارے ہم نے ایک مُنادی کو سُنا کہ ایمان کے لیئے ندا فرماتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے۔

۴۔ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ
آلِ عمران۔ آیت ۱۹۳

ترجمہ۔ اے رب ہمارے تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری بُرائیاں محو فرما دے اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کر۔

۵۔ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○ سُورۃ آلِ عمران آیت ۱۹۴

ترجمہ۔ اے رب ہمارے اور ہمیں دے وُہ جس کا تُو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اپنے رسُولوں کی معرفت اور ہمیں قیامت کے دن رُسوا نہ کر بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

۶۔ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○ سُورۃ ابراہیم

ترجمہ۔ اے میرے رب مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو اے ہمارے رب اور میری دُعا سُن لے۔ اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مُسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔

۷۔ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۔ سُورۃ مؤمنون۔ آیت ۱۰۹

ترجمہ۔ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تُو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

۸۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝۱۹۱ آلِ عمران

ترجمہ۔ اے رب ہمارے تو نے یہ بیکار نہ بنایا۔ پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔

۹۔ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝۱۹۲ آلِ عمران

ترجمہ۔ اے رب ہمارے بے شک جسے تو دوزخ میں لے جائے اُسے ضرور تُو نے رُسوائی دی اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

۱۰۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۱۲۷ بقرہ

ترجمہ۔ اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بے شک تُو ہی ہے سُنتا جانتا۔

۱۱۔ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝۱۲۸ بقرہ

ترجمہ۔ اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا اور ہماری اولاد میں سے ایک اُمّت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما۔ بے شک تُو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

۱۲۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَيْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ۝ آلِ عمران مسنون دعائیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا
اے اللہ بیشک میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا

یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً
کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں سو اپنی خاص بخشش سے مجھ کو بخش دے

مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْٓ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ
اور مجھ پر رحم کر بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے

دیگر اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ
اے اللہ تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے اور سلامتی تیری

یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا
ہی طرف لوٹتی ہے اے پروردگار ہمارے ہمکو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور سلامتی کے

دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ
گھر میں داخل فرما بڑی برکت والا ہے تو اے پروردگار ہمارے اور بہت بلند ہے تو

یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
اے جلال اور بزرگی والے

استغفار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ
میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے اور میں اسکے حضور توبہ کرتا ہوں

الٰہی! اپنے محبوبوں کے طفیل مسلمانوں کی تکلیف کو راحت سے تنگدستی کو فراخی سے بدلدے الٰہی! جسمانی و روحانی مریضوں کو شفائے کاملہ عطا فرما الٰہی! اپنے محبوبوں کے طفیل مسلم بے روزگاروں کو روزگار۔ بے گھروں کو گھر۔ بے اولادوں کو نیک اولاد اور اولاد کو نیک رشتے عطا فرما الٰہی! غریبوں کو

صبر۔ امیروں کو شکر کی توفیق عنایت فرما۔۔۔ الٰہی! مُسلمانوں کو حرام رِزق سے بچا۔ اور حلال رزق عطا فرما۔۔۔ الٰہی! مُسلمانوں کو اپنے احکام پر چلنے کا ذوق وشوق۔ اور جہاد کا جذبہ عطا فرما۔۔۔ الٰہی! مُسلمانوں میں محبّت۔ بڑوں کا ادب چھوٹوں پر شفقت پیدا فرما۔۔۔ الٰہی! مُسلمانوں کو شیطان کے حربوں سے بچا یہُود وہنود اور نصارٰی کی سازشوں سے محفوظ فرما۔ مُسلمانوں کو عزّت وعظمت اور کفر کو ذلّت ورُسوائی عطا کر۔۔۔ الٰہی! مسلم ریاستوں میں اتّحاد واتفاق پیدا کر اور اتّحاد واتفاق میں حائل مُنافقوں کو ذلیل وخوار، نیست ونابود فرما دے مُسلمانوں کو کفر پر فتح ونصرت عطا کر۔۔۔ الٰہی! پہلی دوسری عالمی اور خلیج کی جنگ میں جس طرح دُنیا پر مُنافقوں کو ظاہر فرمایا۔ اسی طرح الٰہی! کفار ومُنافقین مُرتدین امریکی نوازش کو آپس میں ٹکرا کر پاش پاش کر اور ذلّت کی موت بھی عطا فرمائیے مسلمانوں کو عروج وترقی عطا کر۔۔۔ الٰہی! تمام مسلم ریاستوں خصُوصاً عرب مُمالک حجازِ مقدس کو یہُود ونصارٰی۔ اور اُن کے ایجنٹوں منافقوں سے پاک فرما دے۔۔۔ الٰہی! اِس مملکتِ خداداد پاکستان کیلئے جو جس قسم کی سازشیں کرے اُس کو ناکام فرما دے اور انکی منافقانہ ہمّتوں کو پست کر دے۔۔۔ الٰہی! تو اپنے پیارے کے صدقے ہماری دُعائیں کو قبول فرما لے ہمارا خاتمہ بالخیر ساتھ ایمان کے فرمانا اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَ الْكَرَمِ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۚ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۚ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ اٰمين ۔۔۔۔۔

آیۃ الکرسی اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا

اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا

تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ

اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

مَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا

زمین میں وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس

بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْہِمْ وَمَا خَلْفَہُمْ

کے حکم کے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے اور

وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ

وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے

وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ

اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین اور اسے بھاری نہیں

حِفْظُہُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝

ان کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا

آیۃ کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ

(دُعائے ذوالنّون) معبود نہیں سوا تیرے پاکی ہے تجھ کو بے شک

مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ ذکر سوم سُبْحَانَ اللّٰہِ

مجھ سے بے جا ہوا ترمذی پاک ہے اللہ اور

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

سب خوبیاں اللہ کیلئے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے

پنج گنج قادری

حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانچ اسم باری تعالیٰ پانچ نمازوں کے بعد ارشاد فرمائے ہیں ۔ نمازِ فجر کے بعد **یَاعَزِیْزُ** ۔ ظہر کے بعد **یَاکَرِیْمُ** ۔ عصر کے بعد **یَاجَبَّارُ** مغرب کے بعد **یَاسَتَّارُ** ۔ عشاء کے بعد **یَاغَفَّارُ** ۔ اور ان کی مصلحتوں کو اہلِ عرفان جانتے ہیں کہ اِن اوقات کے ساتھ اِن اسماء کی تعیّن کے کیا کیا فوائد ہیں ۔ عوام کے افادہ کے لئے مختصر فوائد پیش خدمت ہیں ۔

۔ ہر اسم سّو بار ۔

یَاعَزِیْزُ: فجر کے وقت اِس لئے کہ دِن شروع ہو رہا ہے ۔ دوستوں اور دشمنوں سے مِلنا ۔ اور مہمّات میں مصروفیّت ہوگی ۔ یَاعَزِیْزُ کے معنٰی ہیں "اے عزّت والے" ۔ "اے غالب" ۔ تو اِس اِسم کے پڑھنے سے پڑھنے والے پر صفتِ عزّت کی تجلیات ہوں گی ۔ جس سے اُن مشکلات و مہمّات پر غالب آئے گا ۔ اور عزّت حاصل کریگا ۔ بیشک اللہ کو یاد کرنیوالا ۔ اور اُس کا ذِکر کرنیوالا ۔ صاحبِ عزّت ہے ۔ اور دشمنوں پر اِنْشَاءَ اللہُ الْعَزِیْز غالب ہے ۔

یَاکَرِیْمُ: ظہر کے وقت اِس لئے کہ قاعدہ ہے کہ سرِشام پھُول کِھلتے ہیں ۔ رات بھر خوشبو دیتے ہیں ۔ اور دوپہر کے وقت مُرجھا جاتے ہیں ۔ اس وقت تخم بنتا ۔ اور پکتا ہے ۔ اور ہر دانہ پر رزق کی مہر ہوتی ہے تو یَاکَرِیْمُ کے پڑھنے سے رِزق میں وسعت کی اُمید ہے ۔

یَاجَبَّارُ: عصر کے وقت ۔ اِسم قہری ہے ۔ اور یہ وہ وقت ہے حدیث میں آیا ہے کہ ابلیس مردود بڑی شان و شوکت سے سمندر پر اجلاس کرتا ہے ۔

اور شیاطین جمع ہوتے ہیں۔ اور تخریب و تباہی و بربادی و ایذا رسانی کی تدبیر پر غور و فکر کرتے۔ اور باہم مشورہ ہوتے ہیں۔ ہر شخص کا ایک شیطان ہے۔ وہ بھی اسی کانفرنس میں شریک ہوتا ہے۔ اور ہمارے دشمنوں کے شیاطین سے مشورہ کرتا ہے۔ ہم یوں کرائیں گے۔ تم یوں کرانا۔ تو یہ وقت اللہ کو یَا جَبَّارُ سے یاد کرنے کا ہے۔ کہ حق تعالیٰ اُن خُبثار پر قہر فرمائے۔ اور ہمیں اُنکے شر سے نجات بخشے۔ اس سے دشمن زیر ہوتے ہیں۔

یَا سَتَّارُ: مغرب کے وقت۔ ترجمہ: اے بہت زیادہ چھپانے والے۔ رات شروع ہو رہی ہے۔ اور رات میں درندے۔ سانپ بچھو۔ چور ڈاکو اور موذی باہر نکلتے ہیں۔ اور بلائیں۔ آفتیں گشت کرتی ہیں۔ تو اے چھپانے والے مجھے ان سے محفوظ فرما۔ مجھے ان سے چھپالے۔ اور رات ہی کو آدمی اکثر گناہ کیا کرتا ہے تو اپنے گناہوں کو یاد کرتا ہے۔ اور حق تعالیٰ سے عرض کرتا ہے۔ میرے گناہوں کو چھپالے۔ ظاہر نہ فرما۔

یَا غَفَّارُ: نماز عشاء کے بعد۔ ترجمہ: اے گناہوں کو بہت زیادہ بخشنے والے۔ تو آدمی دن بھر جو گناہ کرتا ہے۔ وہ نامۂ اعمال میں درج نہیں کئے جاتے یہاں تک کہ بغیر توبہ و استغفار کے سو جائے۔ تو یَا غَفَّارُ طلبِ مغفرت ہے۔ اور شب کو توبہ و استغفار حفاظت کرتا ہے۔ اسی مصلحت سے شرع میں آیا نمازِ عشاء کے بعد گفتگو دنیاوی کو منع فرمایا گیا۔ اور زیادہ رات گئے تک عشاء پڑھنا بہتر ہے تاکہ نمازِ عشاء کے بعد سو جائیں۔ اور گناہوں۔ غیبت۔ کذب۔ اور بُرائیوں سے بچیں۔ یعنی اَسْتَغْفَارُ کے بعد سو جائیں۔ تو نامۂ اعمال میں کوئی گناہ درج نہ ہوگا۔ اور استغفار کی تعریف بیان میں نہیں آسکتی۔ حدیث میں ہے کہ گناہ سے

توبہ کرنے والا اُس کی طرح ہے۔ جس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ دوسری حدیث میں ہے۔ خوشخبری ہو اُسے جو اپنے نامۂ اعمال میں کثرت سے استغفار پائے۔ سُورۂ نوح میں ہے۔ اپنے رب سے استغفار کرو کہ۔ اُس سے رب تعالیٰ تمھاری مال سے۔ اولاد سے امداد فرمائے گا۔ اور زور کی بارش بھیجے گا۔ مسند امام اعظم میں ہے کہ۔ کسی صاحب نے حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے اولاد نہ ہونے کی شکایت کی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

اَيْنَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ وَالصَّدَقَةِ تم کہاں ہے استغفار اور صدقے

جب استغفار اور صدقہ زیادہ کیا تو ان کے ہاں نو اولادیں ہوئیں۔ اور دُرود پنج گنج قادری جامع دُعا ہے اور استغفار کو بھی شامل۔

(نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفسر قرآن مولینا محمد ابراہیم رضا خاں)

دُرود پنج گنج قادری

(١) يَا عَزِيْزُ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْعَزِيْزِ الْمُعِزِّ الْاَعَزِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْمُعَزِّزِيْنَ اَللّٰهُمَّ عَزِّزْنِيْ بِالْاِيْمَانِ وَحُسْنِ الْعَمَلِ وَالْعَافِيَةِ الدَّائِمَةِ وَحُسْنِ الْعَاقِبَةِ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَهَبْ لَنَا ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا شَرِيْكَ لَهٗ تا ابار ۴ ـ ۸۷ بار برائے عزت و غلبہ فتحیابی و نصرت بر اعداء۔

(٢) يَا كَرِيْمُ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

وَاٰلِهِ الْكِرَامِ وَابْنِهِ الْكَرِيْمِ وَعَبْدِهِ الْمُكَرَّمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
اَللّٰهُمَّ اَكْرِمْ عَلَيْنَا بِكَرَمِكَ الْعَظِيْمِ ط ۔۔۱۰۰ مرتبہ بعد نمازِ ظہر۔
برائے کثرتِ رزق و منفعت عظیم دین و دنیا و قضائے حاجت ۔۔۔۔۔

(۳) يَا جَبَّارُ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِ الْقَاهِرِيْنَ قَاتِلِ الْمُشْرِكِيْنَ دَافِعِ الْحَاسِدِيْنَ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ اقْهَرْ عَلٰى اَعْدَآئِنَا بِقَهْرِكَ الْعَظِيْمِ يَا قَهَّارُ ط ۱۰۰ بار بعد نمازِ عصر
برائے ہلاکت اعدا، و تباہیٔ دشمن و مدافعت اشرار ۔۔۔۔۔

(۴) يَا سَتَّارُ صَلِّ عَلٰى سِتْرِكَ الْجَمِيْلِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ ۔ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْنَا بِسَتْرِكَ الْجَمِيْلِ فَلَمْ اَزَلْ بِسَتْرِكَ الْجَمِيْلِ الْمُزَّمِّلِ الْمُدَّثِّرِ مَسْتُوْرًا مُزَمِّلًا مُدَّثِّرًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۔۔ بعد نمازِ مغرب ۱۰۰ بار ۔۔۔۔۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۴۵۰ بار حفاظتِ ہر بلا و آفت ۔۔

(۵) يَا غَفَّارُ صَلِّ عَلٰى شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○
بعد نمازِ عشاء ۱۰۰ بار ۔ مغفرت و حفاظتِ جان و مال و خیر و برکت و قضائے حاجات۔

نماز میں عورت کا مَرد سے ۲۸ باتوں میں فرق

(۱) عورت تکبیر تحریمہ میں دونوں ہاتھ کاندھوں تک اٹھائے (۲) قیام میں ہاتھ دوپٹہ چادر سے باہر نہ نکالے (۳) بائیں ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اُسکی پیٹھ پر داہنی ہتھیلی رکھے (۴) رکوع کیلئے صِرف اتنا جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں یعنی پیٹھ سیدھی نہ کرے۔ (۵) رکوع میں گھٹنوں پر زور نہ دے بلکہ محض ہاتھ رکھّے (۶) ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوں (۷) بازو پہلو سے چپکے ہوں (۸) پاؤں جھکے ہوئے ہوں (۹) سجدہ سمٹ کر (۱۰) بازو کروٹوں سے ملائے (۱۱) پیٹ ران سے (۱۲) ران پنڈلیوں سے (۱۳) پنڈلیاں زمین سے ملادے (۱۴) اور کلائیاں زمین پر بچھادے (۱۵) سجدہ میں دونوں پیر بچھائے (۱۶) سجدے سے بیٹھتے وقت پیر دائیں جانب نِکالدے (۱۷) بائیں سُرین پر بیٹھے (۱۸) اُنگلیاں مِلا کر رانوں پر رکھّے (۱۹) التحیّات پڑھنے کیلئے بھی دونوں پیر داہنی جانب نِکالکر بیٹھے (۲۰) عورت کی نماز کے سامنے سے اگر کوئی گزرے تو ہاتھ پر ہاتھ مارے (۲۱) عورت مَرد کی امامت نہیں کرسکتی (۲۲) عورت کی جماعت مکروہ تحریمی ہے (۲۳) اگرچہ بھی عورتوں کی امامت کرے تو امام نمایاں جگہ نہ کھڑی ہو (۲۴) جمعہ وعیدین کی نماز نہیں۔ (۲۵) فجر کی نماز اندھیرے میں مُستحب ہے۔ (۲۶) ایّامِ تشریق یعنی دونوں عیدوں میں تکبیریں نہیں (۲۷) اور (۲۸)

عورت کیلئے نماز کی جگہ

صحن سے دالان ـــــ اور دالان یعنی برانڈے سے کمرہ۔ اور کمرہ سے کوٹھری ـــــ اور کوٹھری سے تہہ خانہ افضل ہے ـــــ جو جو مسئلہ عورت کا وہی مسئلہ خنثیٰ کا ہے (ہیجڑے کا)

عورت کا دوپٹہ: دوپٹہ ایسا ہو کہ بالوں کی سیاہی بھی نہ جھلکے ـــــ

نماز وتر

نماز وتر واجب ہے۔ اگر یہ چھوٹ جائے تو اس کی قضا لازم ہے۔ اس کا وقت عشاء کے فرضوں کے بعد سے صبح صادق تک ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آخر رات میں تہجّد کیساتھ پڑھی جائے لیکن ۔۔۔ جس کو خوف ہو کہ اٹھ نہیں سکے گا وہ عشاء کی نماز کیساتھ سونے سے پہلے پڑھ لے ۔۔۔ اس کی تین رکعتیں ہیں۔ دو رکعت پڑھ کر قعدہ کیا جائے اور تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے ۔۔۔ تیسری رکعت میں تسمیہ سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا ہاتھ باندھ لے ۔۔۔ اور دعائے قنوت آہستہ پڑھے کہ یہ واجب ہے اور دعائے قنوت کیلئے تکبیر واجب

مسئلہ: رمضان شریف کے علاوہ اور دنوں میں وتر جماعت سے نہ پڑھے ۔۔۔ اور اگر تداعی (ایک دوسرے کو بلانا) کے طور پر ہو تو مکروہ ۔۔۔ درمختار ص ۶۶۳ ج ۱ ۔۔۔

مسئلہ: قنوت وتر میں مقتدی امام کی متابعت کرے ۔۔۔ اگر مقتدی قنوت سے فارغ نہ ہوا تھا کہ امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی بھی امام کا ساتھ دے (ردالمحتار)

مسئلہ: رمضان شریف میں وتر جماعت کیساتھ پڑھنا افضل ہے خواہ اسی امام کے پیچھے جس کے پیچھے عشاء اور تراویح پڑھی یا دوسرے کے پیچھے ۔۔۔ عالمگیری ص ۱۱۶ جلد ۱ ۔۔۔

مسئلہ: اگر عشاء جماعت سے پڑھی اور تراویح تنہا تو وتر کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے ۔۔۔ اور اگر عشاء تنہا پڑھ لی ۔۔۔ اگرچہ تراویح باجماعت پڑھی تو وتر تنہا پڑھے۔[1]

مسئلہ: وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا بہتر ہے ۔۔۔ اسکی پہلی رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتِ اور دوسری میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھنا بہتر ہے حدیث میں ہے کہ اگر رات

[1] درمختار ۔۔۔ ردالمحتار صفحہ ۶۶۳ جلد ۱

میں نہ اُٹھا تو یہ تہجّد کے قائم مقام ہو جائیں گی۔ (بہارِ شریعت حصہ ۴ صفحہ ۷)

جو دُعائے قنوت نہ پڑھ سکے وہ یہ پڑھے۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ اور دُعائے قنوت کے یاد کرنے کی کوشش کرتا رہے۔ **مسئلہ:** اگر دُعائے قنوت پڑھنی بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو واپس نہ لوٹے بلکہ سجدہ سہو کرے۔

دُعائے قنوت اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ

اے اللہ ہم تجھ ہی سے مدد چاہیں اور تجھ ہی سے بخشش مانگیں

وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ

اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھیں اور تیری بہت اچھی تعریف کریں اور

الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ

تیرا شکر کریں اور تیری ناشکری نہیں کریں اور الگ کریں اور چھوڑیں اس شخص کو جو

مَنْ يَّفْجُرُكَ ط اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ

تیری نافرمانی کرے الٰہی ہم تیری ہی عبادت کریں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھیں

وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا

اور سجدہ کریں اور تیری ہی طرف رجوع کریں اور کوشش کریں اور تیری رحمت کے

رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ

امیدوار ہوں اور تیرے عذاب سے ڈرتے رہیں بیشک تیرا عذاب

بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

کافروں کو ملنے والا ہے۔

نمازِ جنازہ

جنازہ کی نماز فرضِ کفایہ ہے۔ فرضِ کفایہ کا مطلب ہے کہ اگر چند آدمی بھی پڑھ لیں تو سب بری الذمہ ہو گئے۔ ورنہ سب گنہگار ہوں گے جنکو خبر پہنچی تھی اور نہیں آئے۔ اس کے لئے جماعت شرط نہیں ایک آدمی بھی پڑھ لے تو فرض ادا ہو گیا۔ نمازِ جنازہ واجب ہونے کیلئے وہی شرائط ہیں جو اور نمازوں کے لئے ہیں یعنی قادر۔ بالغ۔ عاقل اور مُسلمان ہونا۔ یعنی اُس پر واجب نہیں جو قادر نہ ہو بالغ نہ ہو۔ عاقل نہ ہو مُسلمان نہ ہو۔ اور اگر میّت گستاخ رسُول مُرتد ہے تب بھی اطلاع کے باوجود نمازِ جنازہ واجب نہیں۔ یونہی میّت کے بدن اور کفن کا پاک ہونا۔ اور میّت کا سامنے ہونا ضروری ہے غائب کی نماز نہیں۔ جیسا کہ جُہلا بدمذہب افراد کا کہنا کہ حضُور نے نجّاشی بادشاہ کی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھائی۔ تو جواب عرض ہے کہ احادیثِ کریمہ سے ثابت ہے کہ شاہِ نجّاشی کا جنازہ حضُور علیہ السلام کے پیشِ نظر تھا۔ نمازِ جنازہ کے دو رُکن ہیں ① چار بار تکبیر کہنا ② کھڑے ہو کر پڑھنا۔ اور اسکی تین سُنّتِ مؤکدہ ہیں۔ ① اللہ عزّوجل کی حمد و ثناء کرنا ② نبی پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر دُرُود پاک پڑھنا ③ میّت کے لئے دُعا کرنا۔ میّت سے مُراد یہ ہے کہ جو زندہ پیدا ہوا پھر مر گیا۔ اور جو مرا ہوا پیدا ہوا اُس کی نماز نہیں۔

طریقہ نمازِ جنازہ

پہلے نیّت کر کے امام اور مقتدی کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے ناف کے نیچے باندھ لیں اور ثناء پڑھیں وَتَعَالٰی جَدُّكَ کے بعد وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُكَ

پڑھیں پھر بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہیں اور وہی نماز والا درود شریف پڑھیں پھر بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہیں اور دعا پڑھیں ـ مقتدی تکبیر آہستہ کہے اور امام زور سے ـــــ

بالغ مرد و عورت کی دعا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا

الٰہی بخشدے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر متوفی کو

وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا

اور ہمارے ہر حاضر کو اور ہمارے ہر غائب کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو اور ہمارے ہر

وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى

مرد کو اور ہماری ہر عورت کو الٰہی تو ہم میں سے جسکو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ

الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ط

اور ہم میں سے جسکو موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے

نابالغ لڑکے کی دعا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا

اے اللہ تو اس کو (لڑکے) ہمارے لئے پیش رو کر اور اس کو

اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ط

ہمارے لئے ذخیرہ کر اور اس کو ہماری شفاعت کرنے والا اور مقبول الشفاعۃ کر دے

نابالغ لڑکی کی دعا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا

الٰہی اس (لڑکی) کو ہمارے لئے آگے پہنچکر سامان کرنیوالی بنادے

اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ط

اور اسکو ہمارے لئے اجر اور وقت پر کام آنیوالی بنادے اور سفارش کرنیوالی اور مقبول الشفاعۃ کر دے

دعا کے بعد چوتھی تکبیر کہہ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں ــــــــــ

خاص میّت کی دُعا: نماز میں جو دُعا ہے ـ وہ عام زندہ ـ مُردہ

مرد عورت۔ چھوٹے بڑے۔ حاضر غائب کیلئے ہے۔ لہٰذا سلام کے بعد صف کی ترتیب توڑ دیں اور اب اِس خاص میت کے لئے دُعا کریں ـــــ

فائدہ: جنازہ کو کاندھا دینا عبادت اور بہت اجر و ثواب ہے ـــ یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ شوہر اپنی بیوی کے جنازہ کو نہ کندھا دے سکتا ہے نہ قبر میں اُتار سکتا ہے نہ مُنھ دیکھ سکتا ہے **محض** غلط ہے صرف نہلانے اور بِلا حائل بدن کو ہاتھ لگانے کی مُمانعت ہے۔ عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے ـــــ

جنکی نمازِ جنازہ نہیں

مسئلہ: ہر مسلمان کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے۔ وہ اگرچہ کیسا ہی گنہگار و مرتکب کبائر ہو **مگر** چند قسم کے لوگ ہیں کہ اُنکی نماز نہیں۔ (۱) باغی جو امام برحق پر ناحق خروج کرے۔ اور اُسی بغاوت میں مارا جائے (۲) ڈاکو کہ ڈاکہ میں مارا جائے نہ ان کو غسل دیا جائے نہ ان کی نماز پڑھی جائے۔ مگر جبکہ بادشاہِ اسلام نے اُن پر قابو پایا۔ اور قتل کیا ـــ تو نماز و غسل ہے۔ یا وہ نہ پکڑے گئے نہ مارے گئے **بلکہ** ویسے ہی مرے تو بھی غسل و نماز ہے (۳) جو لوگ ناحق پاسداری سے لڑیں بلکہ جو اُنکا تماشہ دیکھ رہے تھے اور پتھر آکر لگا اور مر گئے تو اُن کی بھی نماز نہیں ـــ ہاں اُنکے متفرق ہونے کے بعد مرے تو نماز ہے (۴) جس نے کسی شخص کا گلا گھونٹ کر مار ڈالے (۵) شہر میں رات کو ہتھیار لیکر لوٹ مار کریں وہ بھی ڈاکو ہیں اِس حالت میں مارے جائیں تو اُنکی بھی نماز نہ پڑھی جائے (۶) جس نے اپنی ماں اور باپ کو مار ڈالا اُسکی بھی نماز نہیں۔ (۷) جو کسی کا مال چھین رہا تھا اور اُسی حالت میں مارا گیا اُس کی بھی نماز نہیں

ـــ عالمگیری صفحہ ۱۶۳ جلد ۱، درمختار صفحہ ۸۱۴ ج ۱ ـــ

مسئلہ: جس نے خودکشی کرلی حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے مگر اسکے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی۔ اگرچہ قصداً خودکشی کی ہو۔ جو شخص رجم کیا گیا یا قصاص میں مارا گیا۔ اُسے غسل دیں گے اور نماز پڑھیں گے۔ (عالمگیری ص۱۶۳ ج۱، درمختار ص۸۱۵ جلد۱)

مسئلہ: بغیر غسل نماز پڑھی گئی۔ نہ ہوئی۔ اُسے غسل دیکر پھر پڑھیں۔ اور اگر قبر میں رکھ چکے مگر مٹی ابھی نہیں ڈالی گئی تو قبر سے نکالیں اور غسل دیکر نماز پڑھیں۔ اور اگر مٹی دے چکے تو اب نہیں نکال سکتے۔ **لہٰذا** اب اُسکی قبر پر نماز پڑھیں کہ پہلی نماز نہ ہوئی تھی۔ کہ میت کو غسل دیئے بغیر نمازِ جنازہ پڑھی گئی تھی۔ اور اب چونکہ غسل ناممکن ہے لہٰذا اب ہو جائے گی۔ (ردالمحتار صفحہ ۸۱۱ جلد۱) **یونہی** کسی بدمذہب گستاخِ رسول مرتد نے کسی مسلمان میت کی نمازِ جنازہ پڑھائی نماز نہ ہوئی۔ اگر دفن کر چکے تو قبر پر نمازِ جنازہ پڑھیں۔ اگرچہ ایک دو شخص ہی نماز پڑھنے والے ہوں۔

مسئلہ: نمازِ جنازہ میں پچھلی صف کو تمام صفوں پر فضیلت ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: جو لوگ جوتا پہنے یا جوتے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہیں۔ جوتا اور اس کے نیچے کی زمین کا پاک ہونا ضروری ہے۔ (بہارِ شریعت)

مسئلہ: جنازہ کی دو مرتبہ نماز ناجائز ہے۔ سوا اِس صورت کے کہ غیر ولی نے بغیر اذنِ ولی پڑھائی۔ (جس نماز میں ولی کی اجازت شامل ہو اُسکے بعد نمازِ جنازہ ناجائز ہے) (عالمگیری، درمختار)

حاضر کِس کو کہا جائے

میرے پیارے اسلامی بھائیو! جو بدمذہب صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہی حاضر عقیدہ رکھتے اور کسی کو حاضر کہنے کو شرک بکتے پھرتے ہیں۔ آپ اُن سے دریافت فرمائیں کہ نمازِ جنازہ میں حاضر کو بخشدے اور غائب کو بخشدے میں کس کی بخشش کی دُعا کرتے ہو!۔ حاضر کی بخشش اگر ربّ تعالیٰ کے لئے تم کرتے ہو۔ تو کھُلا کفر کرتے ہو۔ اور **اگر** حاضر غیر اللہ کے لئے کہتے ہو **تب تم** اپنے منہ مُشرک ہوئے **کیا**۔؟

بعد نمازِ جنازہ صف توڑ کر دُعائے مغفرت کی جائے

پیارے اسلامی بھائیو ! گستاخانِ رسول اپنے عقائد چھپانے کی غرض سے دیگر مسائل میں مُسلمانوں کو الجھاتے ہیں۔ یہ صبح سے شام تک غیر اللہ سے مانگنے والے کہتے ہیں کہ ہر چیز اللہ ہی سے مانگو۔ جو تمھاری شہ رگ سے بھی قریب ہے مگر بعد نمازِ جنازہ خاص اُس میّت کی مغفرت کیلئے اُسی رب سے دُعا مانگنے کو نہ صرف منع کرتے ہیں بلکہ مُسلمانوں کے قاتل پنڈت نہرو کے مرنے کے بعد اُسکی جلی راکھ ہندوستان کے شہر گاؤں گلی گلی پھیلانے اور ہر چوراہے تراہے پر دُعائے مغفرت کرنیوالے نجدی گستاخِ رسول) مُسلمانوں کیلئے دُعائے مغفرت سے چڑتے ہیں۔ الا بلا بکتے ہیں۔ اور مرنے سے قبل وصیّت کر جاتے ہیں کہ میرے لئے دُعائے مغفرت نہ کی جائے ۔۔۔ اعتراض یہ کہ جب نماز میں دُعا ہو گئی پھر دُعا کیوں ؟ تو **جواب** عرض ہے کہ نماز میں ہر زندہ مُردہ حاضر غائب چھوٹے بڑے عورت مرد کیلئے دُعا ہے خاص اُس میّت کیلئے دُعائے مغفرت سے کیوں روکتے ہو۔ یہ ہر بچّہ بڑا جانتا ہے کہ پنج وقتہ فرض نماز کی پہلی رکعت میں سُورۃ الدُعا یعنی سُورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد پھر بھی اگلی رکعتوں میں پڑھی جاتی ہے۔ نہ صرف چار رکعات کے شروع میں بلکہ نماز کے بعد بھی ۔۔۔ گستاخانِ رسول کے اعتراض کا جواب خود نمازِ جنازہ کی دُعا میں بھی موجود ہے کہ ۔۔۔ الٰہی بخشدے ہمارے ہر زندہ۔ ہمارے ہر مُردہ کو۔ جب زِندہ مُردہ میں سب آگئے **مگر پھر** ہمارے حاضِر کو ہمارے غائب کو۔ حاضِر غائب میں بھی جب سب آگئے **مگر** پھر ہر چھوٹے بڑے کو۔ چھوٹے بڑے میں بھی جب سب آگئے **مگر** پھر ہمارے ہر مرد عورت کو بخشدے ۔۔۔ گویا نماز **تک** میں بھی دُعا پر دُعا کی تکرار بتا رہی ہے کہ اپنے پیارے رب سے جتنی بار بھی دُعائے مغفرت طلب کرو تو ہمارے ہی حق میں فائدہ مند ہے ۔۔۔

جو لوگ وسیلہ کو شرک کہہ کر اور شفاعت کو شرک کہہ کر اپنے لئے بخشش کا دروازہ بند کرتے ہیں اگر دُعائے مغفرت سے بھی نفرت کریں تو اُنکا اپنا قصور ہے ۔۔۔

دُعا بعد نمازِ جنازہ کا احادیث سے ثبوت مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر کی طبع شُدہ کتاب "ثبوت دُعا بعد نمازِ جنازہ" میں دیکھیں

نمازِ تراویح

خاص رمضان شریف کی راتوں میں نمازِ عشاء پڑھنے کے بعد اور وِتر سے پہلے جو نماز پڑھی جاتی ہے۔ وہ تراوِیح مَرد اور عورت دونوں کے لئے سُنّتِ مؤکدہ ہے۔ اس کی بیس ۲۰ رکعتیں دس سلاموں کے ساتھ ہیں۔ ہر چار رکعت کے بعد کچھ دیر آرام کرنا اور تسبیح پڑھنا مُستحب ہے۔

آٹھ رکعت تراوِیح کا ردّ

تراوِیح جمع ترویحہ کی ہے۔ جس کے معنیٰ جسم کو راحت دینا ہے۔ اس لئے اِن میں ہر چار رکعت پر کسی قدر راحت کے لئے بیٹھتے ہیں۔ اس بیٹھنے کا نام ترویحہ ہے۔ اس لئے اس نماز کو تراوِیح کہا جاتا ہے یعنی راحتوں کا مجموعہ۔ اور عربی میں جمع کا صیغہ کم از کم تین پر بولا جاتا ہے۔ اگر تراوِیح آٹھ رکعت ہوں تب اِسکے درمیان ایک ترویحہ آتا۔ پھر اس کا نام تراوِیح نہ ہوتا۔ تین ترویحوں کے لئے کم از کم سولہ ۱۶ رکعت تراویح چاہیئے جن میں ہر چار رکعت کے بعد ایک ترویحہ ہو اور وِتر سے قبل کوئی ترویحہ نہیں۔ تراویح کا نام ہی آٹھ رکعت کی تردید کرتا ہے۔ صحابہ سے اَبتک بیس ۲۰ رکعت کا پڑھا جانا ہی سب سے بڑی دلیل ہے۔ (جاء الحق)

مسئلہ: خوشخواں کو امام نہ بنانا چاہیئے **بلکہ** دُرست خواں کو بنائیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: آجکل اکثر رواج ہو گیا ہے کہ حافظ کو اُجرت دیکر تراوِیح پڑھواتے ہیں یہ ناجائز ہے دینے لینے والے دونوں گنہگار ہیں۔ (بہارِ شریعت)

مسئلہ: تراویح بیٹھ کر پڑھنا بلاعُذر مکروہ ہے بلکہ بعض کے نزدیک ہوگی ہی نہیں۔ (درمختار)

ایمان کی حفاظت فرض ہے

اکثر دیکھا گیا ہے کہ رقم ملنے کی لالچ میں یا مسجد پر قبضہ کے لالچ میں اہلسُنّت کی

مساجد میں بے ادب گستاخ فرقوں کے حُفّاظ تراوِیح سُنانے کی کوشش کرتے ہیں اور جن کے دلوں میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت واحترام کے بجائے گستاخانِ رسول کا عزت و احترام ہوتا ہے وہ سفارش بھی کرتے ہیں۔ مُسلمان شیطانی فریبوں سے بچیں۔

ایسا شبینہ ناجائز ہے جیسا کہ بعض بدمذہبوں نے رائج کیا ہوا ہے کہ حافظ لاؤڈ پر قرآن شریف پڑھ رہا ہے اور لوگ چائے پینے میں یا باتوں میں بالکل لیٹے ہوئے ہوتے ہیں اور جب حافظ کو غلطی لگتی ہے تو نیت باندھ کر اصلاح کی پھر نیت توڑ کر بیٹھ گئے یا لیٹ گئے یہ مسجد اور قرآن کے ساتھ کھلا مذاق اور بے حرمتی ہے جو حرام ہے۔ **مسئلہ:** ہر چار رکعت پر اتنی دیر بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھیں۔ اتنی دیر بیٹھنے میں اُسے اختیار ہے کہ کلمہ پڑھے یا تلاوت کرے یا دُرود شریف پڑھے۔ یا یہ تسبیح پڑھے۔

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ ط سُبْحَانَ ذِی

پاک ہے وہ اللہ جو ملک اور بادشاہت والا ہے پاک ہے وہ اللہ

الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْکِبْرِیَاءِ

جو عزت والا اور عظمت والا اور ہیبت والا اور قدرت والا اور بڑائی والا

وَالْجَبَرُوْتِ ط سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ

اور سطوت والا ہے پاک ہے وہ اللہ جو بادشاہ ہے زندہ رہنے والا کہ نہ اس کیلئے نیند اور

وَلَا یَمُوْتُ ط سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ

نہ موت ہے وہ بے انتہا پاک ہے بے انتہا مقدس ہے ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور روح کا پروردگار

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ط

اے الٰہی ہمیں آگ سے بچانا اے بچانے والے اے پناہ دینے والے اے نجات دینے والے

اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؕ سُورۂ فاتحہ کا نام سُورۃ الدُّعا بھی ہے جسکو پڑھنے کے بعد آمین اِسی وجہ سے کہی جاتی ہے۔ اور گستاخانِ رسُول فرقے کی ایک ٹولی کچھ زیادہ ہی بُلند آواز سے آمین کہتی سُنائی دیتی ہے۔ اس سُورۃ میں ایک آیت بھی احکامیہ نہیں تمام دُعائیہ ہیں مگر نبی ولی سے مدد لینے کو شرک بکنے اور ہندؤوں عیسائیوں یہُودیوں اور امریکیوں سے مدد لینے والے **بلکہ** یا امریکہ المدد یا بُش المدد پکارنے والے اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؕ۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں ترجمہ کرتے ہیں۔ اس انداز میں کہتے ہیں جیسے ان کے بتانے سے اللہ کو علم ہوگا، مَعَاذَ اللہ ۔۔۔۔۔

میرے پیارے سُنّی بھائیو! معنیٰ غلط بیان کرنیکا مقصد گستاخانِ رسُول کا یہ ہوتا ہے کہ پھر علی الاعلان بکیں کہ اللہ کے سوا کسی سے بھی مدد مانگنا شرک ہے اور جب آپ اِن گستاخوں سے دریافت فرمائیں کہ۔ تم میں سے کوئی دُنیا بھر میں ایسا ایک شخص ہے جس نے نہ ماں باپ بھائی بہن، مزدور حاکم رعیت سے، نوکر آقا حکیم ڈاکٹر وکیل مجسٹریٹ، حتّیٰ کہ جمادات سے مدد نہ لی ہو؟۔ تب کمال بے حیائی سے کہیں گے کہ نبی ولی سے شرک ہے۔ اور جب ان سے معلوم کریں کہ نبی ولی سے کیوں شرک ہے؟۔ تب یہ گستاخ کہیں گے کہ چونکہ یہ حضرات مُردہ و بے جان ہیں اور مُردہ و بے جان سے مدد لینا شرک ہے۔ اب آپ اِن سے شرک کسے کہتے ہیں دریافت کریں۔ **جب** وہ کہیں کہ جو صفت صرف خُدا کیلئے مخصُوص ہو وہ کسی دوسرے کے لئے عقیدہ رکھنا شرک ہے۔ **تب** ان سے دریافت فرمائیں کہ مُردہ صفت اللہ ہی کیلئے کب سے مخصُوص ہوگئی؟ جو مُردوں سے شرک بکتے ہو قرآن و حدیث میں کہاں ہے کہ زندہ سے مدد جائز اور بے جان سے مدد شرک؟ یعنی زندہ کو خدا سمجھنا جائز اور بے جان کو خدا سمجھنا قرآن میں شرک کہاں ہے **جبکہ** شرک تو غیر اللہ کو خدا سمجھنے یا عبادت کے لائق جاننے سے ہوگا خواہ زندہ کو یا مُردہ کو۔ ان سے مدد مانگے یا نہ مانگے شرک ہو جائیگا۔ انتقال کے بعد انصار کو انصار یعنی مددگار کہنا۔ اور انتقال شُدہ کا پچاس نمازوں سے پانچ نمازیں

کرنے کی امداد بھی کیا تمہارے نزدیک معاذاللہ شرک ہے؟ کائنات میں ایسی ایک بے جان چیز نہیں جس سے دینی و دنیاوی مدد تم نہ لیتے ہو۔ پھر نبی ولی سے ہی مدد شرک کیوں ہے؟

اصل ترجمہ جب تمام علماء کے نزدیک تمام سورۃ ہی دُعا ہے جس کی وجہ سے آخر میں آمین کہی جاتی ہے پھر اس آیت کا ترجمہ "ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں" دُعائیہ ترجمہ بنے گا **مثلاً** اگر بندہ اپنے رب سے کہے کہ ہم نیکی کے کام کرتے ہیں۔ اس جملہ کو کوئی جاہل بھی دُعائیہ نہ کہے گا **البتہ** اگر بندہ اپنے رب سے یہ آرزو کرے کہ "ہم نیکی کے کام کریں" یہ یقیناً دُعائیہ جملہ ہے۔

قارئین امام اہلسنّت کی کتاب "برکاتُ الاِمدادِ لِاَھلِ الاِستمداد" سے اقتباس پیشِ خدمت ہے۔

خدارا انصاف اگر آیۂ کریمہ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ" میں مطلق استعانت کا ذاتِ الٰہی جل و علا میں حصر مقصود ہو تو **کیا** صرف انبیاء و اولیاء علیہم الصلاۃ والسلام ہی سے استعانت شرک ہوگی؟ کیا یہی غیر خدا ہیں؟ اور سب اشخاص و اشیاء وہابیہ کے نزدیک خدا ہیں؟ یا آیت میں خاص انہیں کا نام لے دیا ہے کہ ان سے شرک اوروں سے روا ہے؟ نہیں نہیں جب مطلقاً ذات احدیت سے تخصیص اور غیر سے شرک ماننے کی ٹھہری تو کیسی ہی استعانت کسی غیر خدا سے کی جائے ہمیشہ ہر طرح شرک ہی ہوگی کہ انسان ہوں یا جمادات احیاء ہوں یا اموات ذوات ہوں یا صفات افعال ہوں یا حالات غیر خدا ہونے میں سب داخل ہیں۔

اب کیا جواب ہے آیۂ کریمہ کا کہ رب جل و علا فرماتا ہے وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ" استعانت کرو صبر اور نماز سے، کیا صبر خدا ہے جس سے استعانت کا حکم ہوا ہے؟ کیا نماز خدا ہے جس سے استعانت کو ارشاد کیا ہے؟ دوسری آیت میں فرماتا ہے وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو بھلائی اور پرہیزگاری پر۔ کیوں صاحب اگر غیر خدا سے مدد لینی مطلقاً محال ہے تو اس حکمِ الٰہی کا حاصل کیا؟ اور اگر ممکن تو جس سے مدد مل سکتی ہے اُس سے مدد مانگنے میں کیا زہر گھل گیا؟ حدیثوں کی تو گنتی ہی نہیں بکثرت احادیث میں صاف صاف حکم ہے کہ صبح کی عبادت سے استعانت کرو شام کی عبادت سے استعانت کرو سحری کے کھانے سے استعانت کرو علم کے لکھنے سے استعانت کرو **کیا** یہ سب چیزیں وہابیہ کی خدا ہیں کہ ان سے استعانت کا حکم آیا۔ ہے؟ مزید معلومات اور ثبوت مولانا احمد رضا خاں کی کتاب "برکاتُ الامداد لِاہل الاستمداد" میں دیکھیں

نماز جمعہ

جمعہ کی نماز فرض عین ہے ۔ اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکد ہے اور اس کا منکر کافر ہے ۔ جمعہ کی نماز ظہر کے قائم مقام ہے ۔ اور اس کا وقت وہی ہے ۔ جو ظہر کا ہے ۔

شرائط جمعہ جمعہ کی نماز کیلئے چند شرطیں ہیں کہ انکا ہونا ضروری ہے ۔ اگر ایک شرط بھی مفقود ہوئی تو جمعہ نہ ہوگا جس جگہ کوئی شرط مفقود ہو تو وہاں ظہر کی نماز پڑھی جائے گی (۱) شہر ہو یا شہر کے قائم مقام وہ گاؤں ہو جو اپنے علاقہ میں مرکزی حیثیت رکھتا ہو (۲) وقت ظہر کا ہو (۳) نماز سے پہلے خطبہ ہو (۴) جماعت ہو کہ بلا جماعت جمعہ نہ ہوگا (۵) عام اجازت ہو ۔

جن پر جمعہ فرض ہے ہر مسلمان مرد جو آزاد ۔ بالغ ۔ عقلمند ۔ تندرست اور مقیم ہے ۔ اس پر جمعہ فرض ہے ۔

جن پر جمعہ فرض نہیں عورت ۔ غلام و قیدی ۔ نابالغ ۔ مخبوط الحواس بیمار ۔ اپاہج ۔ تیماردار ۔ مسافر ۔ جسکو کسی کا خوف ہو ۔ جسکو کسی نقصان کا صحیح اندیشہ ہو ۔ ان پر جمعہ فرض نہیں ۔ ہاں اگر مسافر ۔ مریض اور عورتیں نماز میں شریک ہو جائیں تو ان کی نماز درست ہوگی ۔ اور ظہر ان کے ذمے سے ساقط ہو جائے گی ۔

جمعہ کے دن غسل کرنا سُنّت اور اچھے کپڑے پہننا ۔ خوشبو لگانا ۔ مسواک کرنا ۔ اور پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبۂ اولیٰ جمعہ

مختصر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ جَمِیْعًا وَاَقَامَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لِلْمُذْنِبِیْنَ الْمُتَلَوِّثِیْنَ الْخَطَّائِیْنَ الْهَالِکِیْنَ شَفِیْعًا فَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَیْهِ وَعَلٰی کُلِّ مَنْ هُوَ مَحْبُوْبٌ وَّمَرْضِیٌّ لَّدَیْهِ۔ صَلٰوةً تَبْقٰی وَتَدُوْمُ بِدَوَامِ الْمَلِكِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمُ۔ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَیَا اَیُّهَا

الْمُؤْمِنُوْنَ رَحِمَنَا وَرَحِمَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اُوْصِيْكُمْ
وَنَفْسِىْ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِى السِّرِّ وَالْاِعْلَانِ
فَاِنَّ التَّقْوٰى سَنَامُ ذُرَى الْاِيْمَانِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ
عِنْدَ كُلِّ شَجَرٍ وَّحَجَرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ۝ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبِرُّ لَا
يَبْلٰى وَالذَّنْبُ لَا يُنْسٰى وَالدَّيَّانُ لَا يَمُوْتُ ط
اِعْمَلْ مَا شِئْتَ كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ط
وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ط بَارَكَ اللّٰهُ
لَنَا وَلَكُمْ فِى الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ
بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى مَلِكٌ
كَرِيْمٌ ط جَوَّادٌ بَرٌّ رَّؤُفٌ رَّحِيْمٌ ط

خطبہ ثانیہ مختصر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ اَبَدًا ـ لَاسِیَّمَا عَلٰی اَوَّلِھِمْ بِالتَّصْدِیْقِ وَاَفْضَلِھِمْ بِالتَّحْقِیْقِ اَلْمَوْلَی الْاِمَامِ الصِّدِّیْقِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا الْاِمَامِ اَبِیْ

بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَعَلٰی
اَعْدَلِ الْاَصْحَابِ مُزَیِّنِ الْمِنْبَرِوَالْمِحْرَابِ
اَلْمُوَافِقِ رَأْیُهٗ بِالْوَحْیِ وَالْکِتَابِ سَیِّدِنَا وَ
مَوْلٰنَا الْاِمَامِ اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ حَفْصٍ
عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَعَلٰی
جَامِعِ الْقُرْاٰنِ کَامِلِ الْحَیَآءِ وَالْاِیْمَانِ مُجَهِّزِ
جَیْشِ الْعُسْرَةِ فِیْ رِضَی الرَّحْمٰنِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا
الْاِمَامِ اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ عَمْرٍو عُثْمَانَ بْنِ
عَفَّانَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَعَلٰی اَسَدِ اللّٰهِ
الْغَالِبِ اِمَامِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ حَلَّالِ الْمُشْکِلَاتِ
وَالنَّوَائِبِ دَفَّاعِ الْمُعْضَلَاتِ وَالْمَصَائِبِ سَیِّدِنَا
وَمَوْلٰنَا الْاِمَامِ اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ اَبِی الْحَسَنِ عَلِیِّ
بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْمَ

وَعَلَى ابْنَيْهِ الْكَرِيْمَيْنِ السَّعِيْدَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ
الْقَمَرَيْنِ الْمُنِيْرَيْنِ النَّيِّرَيْنِ الزَّاهِرَيْنِ الْبَاهِرَيْنِ
الطَّيِّبَيْنِ الطَّاهِرَيْنِ سَيِّدَيْنَا اَبِىْ مُحَمَّدِ
نِ الْحَسَنِ وَاَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى سَائِرِ
فِرَقِ الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ
يَآاَهْلَ التَّقْوٰى وَاَهْلَ الْمَغْفِرَةِ۔ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ
مَنْ نَصَرَ دِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ رَبَّنَا يَا مَوْلٰنَا وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ
وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ رَبَّنَا يَا مَوْلٰنَا
وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ ط

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ ۚ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۝ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَاَوْلٰی وَاَجَلُّ وَاَعَزُّ وَاَتَمُّ وَاَھَمُّ وَاَعْظَمُ وَاَکْبَرُ ۝

خُطبے کے ضروری احکام: جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا سلام و جواب وغیرہ یہ سب خُطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں جب خُطبہ پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سُننا اور چپ رہنا فرض ہے۔ جو لوگ امام سے دُور ہوں کہ خُطبہ کی آواز اُن تک نہیں پہنچتی اُنھیں بھی چُپ رہنا واجب ہے ـــ اگر کسی کو بُری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کر سکتے ہیں زبان سے ناجائز ہے۔ (درِمختار) **مسئلہ:** خطیب نے مُسلمانوں کیلئے دُعا کی تو سامعین کو ہاتھ اُٹھانا یا آمین کہنا منع ہے کریں گے گنہگار ہونگے۔ (بہارِ شریعت) **مسئلہ:** حضورِ اقدس صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا نام پاک خطیب نے لیا تو حاضرین دل میں دُرود شریف پڑھیں زبان سے پڑھنے کی اُسوقت اِجازت نہیں یُوہیں صحابۂ کرام کے ذکر پر اُسوقت رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم زبان سے کہنے کی اِجازت نہیں۔ (درِمختار) **مسئلہ:** خُطبہ سُننے کی حالت میں دیکھا کہ اندھا اگر جاہتا ہے یا کسی کو بچھو وغیرہ کاٹنا چاہتا ہے تو زبان سے کہہ سکتے ہیں اگر اشارے وغیرہ سے بتا سکیں تو اِس صُورت میں بھی زبان سے کہنے کی اِجازت نہیں۔ (درِمختار)

خطبۂ نکاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۞ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۞ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۞

نکاح کے لئے مستحبات

عورت[۱] عمر، مال عزت میں مرد سے کم۔ اور چال چلن[۲] میں اور اخلاق و تقویٰ وجمال میں بیش (درمختار)۔ کسی معتبر[۳] عورت کو بھیجکر عادات و اطوار سلیقہ کی جانچ کر لینا۔ سن رسیدہ[۴] بدخلق اور زانیہ سے نکاح نہ کرنا۔ عورت[۵]، دیندار خوش خلق مالدار سخی سے نکاح کرے، جمعہ کے[۶] دن، علانیہ[۷]، مسجد[۸] میں، نکاح[۹] سے پہلے خطبہ، گواہانِ عادل کے[۱۰] سامنے

حروف کی ادائیگی سے متعلق

میرے پیارے اسلامی بھائیو! حروف کی ادائیگی سے متعلق جاننا بہت ضروری ہے جیسا کہ بعض لوگ عموماً اور بعض علاقوں کے افراد خصوصاً ق کو کاف ع کو الف ظ اور ض کو جیم یا زال ش کو س ح کو ہ غ کو گین وغیرہ وغیرہ ادا کرتے ہیں مثلاً حق نواز کو ہک نواج نماز کو نماج تبلیغ کو تبلیگ علم کو الم عشق کو اِسک عظیم کو اجیم اقبال کو اکبال (یعنی ایک بال یا ایک گیند) ضیاء الحق کو جیاء الہک اس طرح کی ادائیگی بلکہ بالکل ہی معمولی فرق سے معنیٰ میں کیا تبدیلی آتی ہے ملاحظہ فرمائیں ① خرّ کا معنیٰ گرنا اور خَر کا معنیٰ گدھا بُوزہ کا معنیٰ ہے تپا ہوا خَربُوزہ کے معنیٰ ہوئے گدھے کا تپا ہوا جبکہ خُور کا معنیٰ ہے سُورج خُربُوزہ کے معنیٰ ہوئے سُورج کا تپا ہوا اصل حقیقت بھی یہی ہے ② بَکرِی کا معنیٰ ہے وہ حلال جانور جو دودھ دیتی ہے اور بِکرِی کا معنیٰ ہے وہ رقم جو مال فروخت کرنے پر حاصل ہو یعنی روپیہ پیسہ وغیرہ ③ بَیل کا معنیٰ ہے گائے کا نر جو حلال ہے بِیل کا معنیٰ ہے کدّو کی بیل تربوز کی بیل خربُوزہ کی بیل، گلو بیل اکاس بیل گیٹ بیل کُرتے کی بیل دوپٹہ کی بیل بھارت میں اُونچے درخت کا ایک پھل کا نام بیل ہے جس کا بیل گری کا مُربّہ ہوتا ہے ④ مُوت کا معنیٰ ہے مرنا مُوت کا معنیٰ پیشاب نجس العین ⑤ شُور کا معنیٰ ہے خراب زمین یا غُل یا غوغا کرنا اور شُور کا معنیٰ ہے مشورہ کرنا اور جو شخص شین کو سین پڑھتا ہے وہ بجائے شور کو سُور پڑھے گا اور سُور کے معنیٰ ہیں خنزیر کے

یعنی وہ حرام جانور جو خلیج کی جنگ میں لاکھوں شراب کی بوتلوں کے ساتھ سینکڑوں ٹن یومیہ عراقی مُسلمانوں کو ختم کرنے کے صِلے میں اتحّادی امریکہ نوازوں کو کھلایا گیا ـــ یا امریکہ نوازوں نے کھایا ـــــــ

علمِ تجوید کی ضرورت

میرے پیارے اسلامی بھائیو! ـ عربی یا فارسی میں بھی معمولی فرق سے معنٰی ایسے بدلتے ہیں کہ بعض جگہ تو کفر کی حد تک پہنچ جاتے ہیں ـ اور غیر قُرّاء حُفّاظ ـ غیر قُرّاء اماموں ـ غیر قُرّاء معلّموں ـ مؤذّنوں ـ اور مکبّروں سے ایسے الفاظ اکثر ادا ہوتے رہتے ہیں ـ ایسے پڑھنے اور پڑھانے والے صِرف گنہگار ہی نہیں ہوتے **بلکہ** اُن پر توبہ بھی واجب ہو جاتی ہے ـــ سابقہ غلط پڑھی نمازوں اور موجودہ وقت کی اذان وتکبیر کا اِعادہ کرنا بھی واجب ہو جاتا ہے ـ جن کی چند مثالیں مندرجہ ذیل حاضر ہیں ـــــــ

(۱) قَلب کا معنٰی ہے دِل ـ اور کَلب کا معنٰی ہے کُتّا ـ کَلبُ فحاشی کا اڈّہ ـــ

(۲) قَالَ کا معنٰی ہے اُس نے کہا ـ اور کَالَ کا معنٰی ہے اُس نے ناپا ـــــ

(۳) عَلِمَ کا معنٰی ہے اُس نے جانا ـ اور اَلِمَ کا معنٰی ہے اُس نے ستایا ـــــ

(۴) قُلْنَا کا معنٰی ہے ہم نے فرمایا ـ اور قُلْنَ کا معنٰی ہے اُن عورتوں نے کہا ـــــ

(۵) قُلْ کا معنٰی ہے کہہ تو ـ اور کُلْ کا معنٰی ہے کھا تو ـــــ

(۶) ظَلَمْنَا کا معنٰی ہے ہم نے ظلم کیا ـ اور ظَلَمْنَ کا معنٰی ہے عورتوں نے ظلم کیا ـــ

(۷) اَنْعَمْتَ کا معنٰی ہے تو نے اِنعام کیا ـ اور اَنْعَمْتُ کا معنٰی ہے میں نے انعام کیا ـ

(۸) ظَلَمْتَ کا معنٰی ہے تو نے ظلم کیا ـ اور ظَلَمْتُ کا معنٰی ہے میں نے ظلم کیا ـــ

(۹) اذان میں پہلا کلمہ اَللّٰہُ اَکْبَرْ یعنی اللہ بُہت بڑا ہے ـ اگر اسے اَللّٰہُ ھُوَ

آکبرُ پڑھا جائے تو اُس کا معنیٰ ہوگا کہ اللہ بہت بڑا نہیں ہے (معاذ اللہ)۔ ھا کے ضمہ کو ضمۂ اشباعی پڑھا جائے تو پھر بھی یہی معنیٰ ہوگا کہ۔ اللہ بہت بڑا نہیں۔ یعنی اَشْھَدُ اَنْ لَآ کی طرح لا نافیہ ہو جائے گا۔

(۱۰) اذان میں ہے "اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ" یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے۔ اگر لفظ اللہ کے کھڑے لام پہ وقف کیا جائے۔ اور ہائی "ھا" نہ پڑھا جائے تو معنیٰ ہوگا میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر نہیں ہے کوئی۔ یہ غلطی عام طور پر کی جارہی ہے۔ (۱۱) اذان میں ہے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسُول ہیں۔ اگر لفظ اَنَّ کو الف مدہ کے ساتھ آنَّا پڑھا جائے (جیسا کہ مؤذن عام طور پر پڑھتے ہیں) تو معنیٰ ہوگا۔ یعنی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک ہم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسُول ہیں۔ (معاذ اللہ)

(۱۲) اگر لفظ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حلقی "حا" کو ہائی "ھا" سے بدل کر مُھَمَّدٌ پڑھا جائے تو اسکا معنیٰ ہوگا یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک تمام کمزوریوں کا جامع یا حامل۔ اللہ کا رسول ہے۔ (معاذ اللہ) یونہی اَلْحَمْدُ کے بجائے اَلْھَمْدُ پڑھنے سے معنیٰ بدل جاتے ہیں۔

(۱۳) اِسی طرح کلمۂ رسالت محمد رسول اللہ میں لفظ اَللّٰہ کی ہائی "ھا" پر وقف نہ کیا جائے تو "لا" نافیہ ہو جائیگا جسکا معنیٰ ہوگا یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک مُحَمَّد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسُول نہیں ہیں۔ (معاذ اللہ) یہی حال حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح۔ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ وغیرہ کے پڑھنے اور پڑھانے کا ہے۔ ازافادات: جاوید عرفانی

اس طرح کی سینکڑوں ہزاروں مثالیں دی جاسکتی ہیں جو کہ نمازوں، اذانوں تکبیروں اور قرآن شریف میں ہزاروں غلطیاں پڑھنے اور پڑھانے والے کرتے ہیں۔ اور طہارت و نماز کے مسائل سے ناواقفیت کی تو کوئی حد ہی نہیں۔ اللہ عزوجل ہدایت عطا کرے۔

جن کے تلفظ صحیح نہ ہوں

مسئلہ: جس شخص سے صحیح تلفّظ ادا نہیں ہوتے اُس پر واجب ہے کہ تصحیح حروف میں رات دن کوشش کرے یہاں تک کہ بقدرِ فرض یعنی جتنا نماز میں ضروری ہے اِتنا قرآن مجید یاد کرلے۔ ورنہ عند اللہ تعالیٰ معذور نہیں ___ عالمگیری ___

مسئلہ: جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اس پر واجب ہے کہ تصحیح حروف میں رات دِن کوشش کرے۔ اور اگر صحیح خواں کی اقتدا کر سکتا ہو۔ تو جہاں تک ممکن ہو اسکی اقتدا کرے۔ یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حروف صحیح ادا کرسکتا ہو۔ اور یہ دونوں صُورتیں ناممکن ہوں تو زمانہ کوشش میں اُسکی اپنی نماز ہو جائیگی۔ اور اگر کوشش بھی نہیں کرتا تو اُسکی خود کی بھی نہیں ہوتی دوسرے کی اُسکے پیچھے کیا ہوگی؟ آجکل عام لوگ اسمیں مُبتلا ہیں۔ کہ غلط پڑھتے اور کوشش بھی نہیں کرتے ___ اُنکی نمازیں خود باطل ہیں ___ ہکلا۔ جس سے حروف مکرّر ادا ہوتے ہیں اُسکا بھی یہی حکم ہے یعنی اگر صاف پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے تو اُس کے پیچھے پڑھنا لازم ___ ورنہ اُس کی اپنی ہو جائے گی ___ درمختار۔ ردّالمحتار ___

مسئلہ: حروف کی صحیح ادائیگی والا نماز پڑھ رہا تھا غیر صحیح پڑھنے والا آیا ___ اور شریک نہ ہوا۔ اپنی الگ پڑھی تو اُس کی نماز نہ ہوئی ___ عالمگیری ___ **یاد رہے** بدمذہب گستاخِ رسُول کو امام بنانا حرام ہے ___ خواہ کتنا ہی بڑا قاری ہو۔ کہ اُس کا تو ایمان کا ہی جنازہ نِکلا ہوا ہے۔ باوجود علم ہونیکے اسکو مسلمان کہنا کفر

مسئلہ: غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ کو غَیْرِ الْمَغْظُوْبِ پڑھنے سے معنیٰ بدل جاتے ہیں اور نماز ٹوٹجاتی ہے یونہی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَزِیْمِ یعنی ظ کو ز پڑھنے سے۔

نماز کے صحیح و درست ہونے کیلئے نماز شروع کرنے سے قبل چھ شرطیں ہیں کہ بے اِن کے نماز ہوگی ہی نہیں۔

شرائطِ نماز: طہارت، سترِ عورت، استقبالِ قبلہ، وقت، نیّت، تکبیرِ تحریمہ۔

طہارت جو شخص نماز پڑھنا چاہتا ہے اُس کیلئے شرط ہے کہ بے غُسل نہ ہو۔ بے وضو نہ ہو۔ بدن پاک ہو (یہ ممکن ہے کہ غسل اور وضو تو کئے ہوئے ہو مگر جسم کہیں سے ناپاک ہو)۔ جو کپڑے پہنے یا اوڑھے ہو وہ پاک ہوں۔ جس جگہ نماز پڑھے وہ جگہ پاک ہو۔ یعنی پیشانی۔ دونوں ہاتھوں۔ دونوں گھٹنوں۔ دونوں قدم رکھنے کی جگہ پاک ہو۔ جگہ سے مُراد جس کپڑے۔ مصلّہ یا تخت پر نماز پڑھی جائے۔

مسئلہ: کپڑے مصلّے کے نیچے یعنی دوسری طرف کی ناپاکی اوپر ہی شمار ہوگی۔ **البتہ** تخت یا چوکی کا تختہ موٹا ہو تو اُس کے نیچے کی ناپاکی اوپر کی سطح پر اثر انداز نہ ہوگی۔

مسئلہ: نجاستِ غلیظہ درم سے زائد حرام۔ درم جتنی مکروہ تحریمی۔ درم سے کم۔ مکروہ تنزیہی۔ کپڑے۔ بدن۔ جگہ۔ اگر ناپاک ہے تو نجاستِ غلیظہ درم سے زائد کا دور کرنا فرض۔ کہ بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو نماز ہوگی ہی نہیں۔ اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا۔ اور اگر بہ نیّت استخفاف ہے تو کُفر ہوا۔ قدرِ درم کا دور کرنا واجب۔ درم سے کم کا دور کرنا سُنّت ہے۔

درم کا مطلب پیمائش میں تقریباً پون انچ گولائی۔ یا لوہے کی اٹھنّی جتنی۔ اگر اس پیمائش سے کم جگہ میں نجاست ہو مگر وزن میں درم یعنی ساڑھے چار ماشہ ہو تو وہ بھی درم ہی ہے۔

مسئلہ: پیشانی پاک جگہ ہے۔ اور ناک نجس جگہ تو نماز ہو جائیگی کہ ناک درم سے کم جگہ لگتی ہے۔ اور بلا ضرورت یہ بھی مکروہ۔ ردّ المحتار

مسئلہ: پیشانی یا کوئی ایک بھی گھٹنا یا ہاتھ یا پیر نجاست کی جگہ ہے تب نماز نہ ہوگی

مسئلہ: اسی طرح اگر ہاتھ نجس جگہ ہو اور ہاتھ پر سجدہ کیا تو بالاجماع نماز نہ ہوگی در مختار

مسئلہ: سجدہ میں دامن آستین نجس جگہ پر ہوں تو مُضر نہیں البتّہ نجاست گیلی نہ ہو

نجاستِ خفیفہ: کپڑے یا بدن کے اُس حصّہ کی چوتھائی سے زیادہ جس میں لگی ہو اس کا نام **قدرِ مانع** ہے یعنی اُس نجاست کا دُور کرنا فرض۔ اور چوتھائی جتنی ہے تو اُس کا دور کرنا واجب۔ اور اگر نجاست چوتھائی حصّہ سے کم ہے تو دور کرنا سُنّت۔

ٹکڑے کا مطلب: دامن۔ آستین۔ کف۔ کالر۔ گلے کا تعویذ۔ تیرا جیب۔ کرتے کی کلی۔ یہ ایک ایک ٹکڑا کہلاتا ہے ــــــــــ

حصّہ کا مطلب: ہاتھ۔ کلائی۔ تلوا۔ ایڑھی۔ پنڈلی۔ ران۔ پیٹ سینہ۔ گلا۔ چہرہ۔ سر۔ وغیرہ ایک ایک حصّہ ہے۔ مذکورہ مسئلہ میں ان حصّوں ٹکڑوں سے کسی ایک کی چوتھائی مُراد ہے ــــــــــ

مسئلہ: نمازی عورت یا مرد کسی ایسی چیز کو اُٹھائے ہوئے ہو کہ اُس کی حرکت سے وہ بھی حرکت کرے۔ اگر اس میں نجاستِ خفیفہ قدرِ مانع یا نجاستِ غلیظہ وزن یا پیمائش میں درم سے زائد ہو تو نماز جائز نہیں **مثلاً** چاندنی کا ایک سرا اوڑھ کر نماز پڑھی اور دوسرے سرے میں نجاست ہے۔ اگر رکوع۔ سجود۔ قعود میں حرکت سے اُس جائے نجاست تک حرکت پہنچتی ہے نماز نہ ہوگی۔ اور اگر جائے نجاست تک حرکت نہیں پہنچتی ہو تو نماز ہو جائیگی (در مختار، عالمگیری، کبیرا)

دوسری شرط سترِ عورت عورت عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز۔ سوائے پانچ اعضاء (دونوں ہتھیلیاں۔ دونوں تلوے اور مُنھ کی ٹکلی) بقیہ تمام بدن کا چھپانا فرض ہے جو تیس[۳۰] حصّوں پر مشتمل ہے۔ **بلکہ** جوان

عورت کو غیروں کے سامنے مُنھ کھولنا بھی منع ہے۔ مَرد کا ناف سے مع گھٹنے کے سترِ عورت یعنی چھپانے کی جگہ ہے۔ جو نو حصّوں پر مشتمل ہے۔

مسئلہ: سترِ عورت ہر حال میں واجب ہے۔ خواہ نماز میں ہو یا نہیں۔ تنہا ہو یا کسی کے سامنے۔ بلا کسی غرضِ صحیح کے تنہائی میں بھی کھولنا جائز نہیں۔ اور لوگوں کے سامنے۔ یا نماز میں تو "سَتر" بالاجماع فرض ہے۔

مسئلہ: اتنا باریک کپڑا جس سے بدن چمکتا ہو ستر کیلئے کافی نہیں۔ اُس نے نماز پڑھی تو نہ ہوئی۔ ؏ عالمگیری ؏ **یونہی** اگر چادر میں سے عورت کے بالوں کی سیاہی چمکے نماز نہ ہوگی۔ ؏ رضا ؏ عورت نے باریک ساڑھی۔ اور مَرد تہبند باندھے نماز پڑھے جس سے بدن کا سترِ عورت والا حصّہ چمکتا ہے نماز نہ ہوگی مَرد، عورت نے ایسا کپڑا پہنا کہ جس سے سترِ عورت نہ ہوسکے علاوہ نماز کے بھی حرام ہے۔ اگر پاک کپڑا میسّر نہیں تو ناپاک کپڑا ہی پہننا واجب ہے۔ مَرد نے تہبند یا پاجامہ ایسا باندھا کہ پیڑو (یعنی ناف سے نیچے) کا حصّہ کُھلا رہا۔ یا کُرتے وغیرہ سے بھی کھال کی رنگت چمکے حرام ہے۔ اگر نہ چمکے تو جائز۔ اور اگر نماز میں چوتھائی کی مقدار کھلا رہا۔ یا چمکا تو نماز نہ ہوگی۔ یہی حکم مَرد کی ران وغیرہ چمکنے کا ہے۔ مَرد کے بدن میں نو ۹ سترِ عورت ہیں۔ اور عورت کے بدن میں تیس ۳۰ سترِ عورت کسی بھی ستر کا چوتھائی نماز میں قدرِ تین تین تسبیح کُھلا رہا نماز جاتی رہی۔ تفصیل بہارِ شریعت۔ آزاد عورت اور خنثیٰ مشکل کا سارا بدن عورت ہے۔ (سوائے مُنھ کی ٹکلی، ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں کے) سَر کے لٹکے ہوئے بال، گردن اور کلائیاں بھی عورت ہیں انکا چھپانا بھی فرض ہے۔ ؏ درمختار ؏

مسئلہ: جن اعضاء کا ستر فرض ہے ان میں کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا تو نماز ہو گئی۔ اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا اور فوراً چھپالیا جب بھی نماز ہو گئی۔ اور اگر بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سُبحَانَ اللّٰہ کہنے کے کھلا رہا یا بالقصد کھولا اگرچہ فوراً چھپالیا ہر دو صورتوں میں نماز جاتی رہی۔ ﴿عالمگیری، ردّ المحتار﴾

مسئلہ: اگر مرد کے پاس ستر کیلئے جائز کپڑا نہ ہو اور ریشمی کپڑا ہے تو فرض ہے کہ اسی سے ستر کرے (ڈھانپے) اور اسی میں نماز پڑھے۔ البتہ اور کپڑا ہوتے ہوئے مرد کو ریشمی کپڑا پہننا حرام۔ اور اس میں نماز مکروہ تحریمی۔ ﴿درمختار۔ ردّ المحتار﴾

مسئلہ: کوئی شخص برہنہ اگر اپنا سارا جسم مع سر کے۔ کسی کپڑے میں چھپا کر نماز پڑھے نماز نہ ہو گی۔ اور اگر سر اس سے باہر نکال لے نماز ہو جائیگی۔ ﴿ردّ المحتار﴾

مسئلہ: اگر برہنہ شخص کو چٹائی۔ یا بچھونا مل جائے تو ستر کرے۔ ننگا نہ پڑھے۔ اسی طرح گھاس یا پتّوں سے ستر کرے۔ ﴿عالمگیری﴾

مسئلہ: اگر پورے ستر کیلئے کپڑا نہیں اور اتنا ہے کہ بعض اعضاء کا ستر ہو جائے گا تو اس سے ستر واجب ہے۔ اور اس کپڑے سے دونوں شرمگاہوں کو چھپائے۔ اور اگر کپڑا اتنا ہو کہ ایک ہی کو چھپا سکتا ہے تو ایک ہی چھپائے۔ ﴿درمختار﴾

مسئلہ: اگر ستر کا کپڑا یا اس کے پاک کرنے کی چیز نہ ملنا بندوں کی جانب سے ہو تو نماز پڑھے پھر اعادہ کرے۔ ﴿درمختار۔ بہارِ شریعت﴾

مسئلہ: کسی کے پاس اگر بالکل کپڑا نہیں تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ دن ہو یا رات گھر میں ہو یا میدان میں۔ خواہ ویسے بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں یعنی۔ مرد مردوں کی طرح۔ اور عورت عورتوں کی طرح۔ یا پاؤں پھیلا کر۔ اور عورت

شرمگاہ پر ہاتھ رکھ کر رکوع سجود کی جگہ اشارہ کرے۔ یہ اشارہ رکوع و سجود سے اُس کیلئے افضل ہے۔ اُس وقت بیٹھ کر پڑھنا کھڑے ہو کر پڑھنے سے افضل ہے (درمختار، ردّالمحتار)

مسئلہ: اگر اُس کے پاس کپڑا ایسا ہے کہ نجاست خفیفہ سے پُورا نجس ہے۔ تو نماز میں اُسے نہ پہنے۔ اور اگر ایک چوتھائی پاک ہے تو واجب ہے کہ اُسے پہن کر پڑھے۔ برہنہ جائز نہیں یہ سب اُس وقت ہے کہ ایسی چیز نہیں کہ کپڑا پاک کر سکے یا اُسکی نجاست قدرِ مانع سے کم کر سکے۔ ورنہ واجب ہے کہ پاک کرے یا تقلیلِ نجاست کرے۔ = درمختار۔ بہارِ شریعت حصّہ سوم =

مسئلہ: کپڑے یا بدن پر نجاستِ غلیظہ ایک درم سے زیادہ لگی ہو تو اُس کا پاک کرنا فرض ہے۔ بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں۔ اور قصداً پڑھی تو گُناہ بھی ہوا۔ اور اگر بہ نیّت استخفاف ہے تو کفر ہوا۔ اور اگر درم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے۔ بے پاک کئے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی۔ نماز کا اِعادہ واجب ہے قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا۔ اگر درم سے کم ہے تو پاک کرنا سُنّت ہے (بہارِ شریعت دوم)

مسئلہ: باعتبار حرمت نظر کہ دونوں شرمگاہ اور اُن کے آس پاس کی جگہ کی طرف دیکھنا زیادہ حرام ہے۔ کہ گھٹنا کسی کو کھولے ہوئے دیکھے تو نرمی کے ساتھ منع کرے۔ اگر باز نہ آئے تو اُس سے جھگڑا نہ کرے۔ اور اگر ران کھولے ہوئے ہے تو سختی سے منع کرے۔ اگر باز نہ آئے تو مارے نہیں۔ اور اگر شرمگاہیں یا اُن کے آس پاس کی جگہ کھولے ہوئے ہے تو مارنے پر قادر ہو۔ مثلاً باپ یا حاکم وہ مارے۔ = ردّالمحتار =

تیسری شرط استقبالِ قبلہ

مسئلہ: نماز اللہ تعالیٰ کیلئے ہی پڑھی جائے۔ اور اُسی کیلئے سجدہ ہو۔ نہ کہ کعبہ کو۔ اگر کسی نے معاذ اللہ کعبہ کیلئے سجدہ کیا حرام اور گناہِ کبیرہ کیا۔ اور اگر عبادت کعبہ کی نیّت کی جب تو کھُلا کفر ہے۔ کہ غیر اللہ کی عبادت کفر ہے (در مختار، افاداتِ رضویہ)

مسئلہ: چلتی کشتی میں نماز پڑھے تو بوقت تکبیر تحریمہ قبلہ کو منہ کرے۔ اور جیسے جیسے وہ گھومتی جائے یہ بھی قبلہ کو مُنہ پھیرتا رہے۔ اگرچہ نفل نماز ہو۔ (غُنیہ)

مسئلہ: اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلہ کی شناخت نہ ہو۔ نہ کوئی ایسا مُسلمان ہے جو بتادے۔ نہ وہاں مسجدیں محرابیں ہیں۔ نہ چاند۔ سُورج۔ ستارے نکلے ہوں یا ہوں مگر اِس کو اتنا علم نہیں کہ اُن سے معلوم ہو سکے۔ تو ایسے کیلئے حکم ہے کہ تحری کرے یعنی (سوچے جدھر قبلہ ہونا دِل پر جمے اُدھر ہی مُنہ کرے) اُس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ: تحری کر کے نماز پڑھی۔ بعد کو معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی گئی نماز ہو گئی۔ اِعادہ کی حاجت نہیں۔ اور اگر سوچا کہ اِس طرف کو قبلہ ہے۔ مگر دوسری طرف کو نماز ادا کی تو نماز نہ ہوئی۔ اگرچہ بعد کو معلوم ہوا کہ حقیقت میں اصل قبلہ دوسری سمت کو ہی تھا جب بھی نماز نہ ہوئی۔ (بہارِ شریعت)

مسئلہ: اگر تحری کر کے نماز پڑھ رہا تھا۔ اور اثنائے نماز میں اگرچہ سجدۂ سہو میں ہی رائے بدل گئی۔ یا غلطی معلوم ہوئی تو فرض ہے کہ فوراً گھوم جائے۔ اور پہلے جو پڑھ چکا ہے اس میں کوئی خرابی نہ آئے گی۔ اسی طرح اگر چاروں رکعتیں چار جہات میں پڑھیں جائز ہے۔ اور اگر فوراً فوراً نہ پھیرا۔ یہاں تک کہ ایک رُکن یعنی تین

بار سُبحَانَ اللّٰہ کہنے کا وقفہ (کسی بھی پھرنے میں) ہوا نماز نہ ہوئی دُرِّمختار، ردّالمحتار

مسئلہ: اگر کوئی جاننے والا موجود ہے۔ اُس سے دریافت نہیں کیا خود غور کر کے پڑھ لی تو اگر قبلہ کی طرف مُنھ تھا ہو گئی ۔ ورنہ نہیں ۔ ردّالمحتار

مسئلہ: نمازی نے قبلہ سے بلا عُذر قصداً سینہ پھیر دیا۔ اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا نماز فاسد ہو گئی۔ اور اگر بلا قصد (خود بخود) پھر گیا۔ اور بقدر تین تسبیح کے وقفہ نہ ہوا تو نماز ہو گئی۔ (منیہ بحر)

مسئلہ: مقتدی کو امام سے آگے ہونا معلوم ہوا۔ خواہ نماز میں یا نماز کے بعد۔ تو نماز نہ ہوئی ۔ درمختار۔ ردّالمحتار

چوتھی شرط وقت ہر نمازِ فرض و واجب اُس کے اپنے وقت میں فرض و واجب ہے۔ وقت سے پہلے ادا کی جب بھی نہ ہوگی۔ اور اگر قصداً وقت نکال دیا تو یہ بھی حرام۔ مگر فرض اور واجب ذمّے رہیگا۔ کہ فرض اور واجب بعد میں بھی ادا کرے۔ اِس ادا کرنے سے فرض اور واجب ادا ہو جائیگا۔ مگر نماز اپنے وقت میں ادا نہ کرنیکا گناہِ کبیرہ ذمّے رہیگا۔

فجر: سوائے حاجیوں کے کہ مُزدلفہ میں اوّل وقت کے ہمیشہ فجر میں تاخیر مُستحب ہے۔ عورتوں کیلئے صِرف فجر میں اوّل وقت مُستحب۔ اور باقی نمازوں میں مَردوں کی جماعت کے بعد مستحب۔ طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک کہ اس درمیان میں سوا دو رکعت سُنّتِ فجر کے کوئی نفل نماز جائز نہیں۔ بہارِ شریعت

وقت: نمازِ فجر کا وقت صُبحِ صادق سے شروع ہو کر آفتاب کی کرن چمکنے تک رہتا ہے۔ صُبحِ صادق وہ روشنی ہے جو مطلعِ آفتاب کے اُوپر آسمان پر پھیل جاتی ہے اور اُجالا ہو جاتا ہے۔

ظہر: سردیوں میں اوّل وقت مستحب۔ اور گرمیوں میں تاخیر مستحب ہے۔ خواہ تنہا پڑھے یا جماعت سے۔ (ٹھنڈا کر کے پڑھے) البتّہ جہاں ظہر کی جماعت اوّل وقت میں ہوتی ہو تو مستحب وقت کی خاطر جماعت کا ترک جائز نہیں۔

وقت: نمازِ ظہر کا وقت آفتاب ڈھلنے سے شروع ہو کر اُس وقت تک رہتا ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ اصلی سایہ کے ۲ دوچند ہو جائے۔ اصلی سایہ وہ ہے جو آفتاب کے خط نصفُ النّہار پر پہنچنے کے وقت ہوتا ہے۔

جمعہ: کا وقت وہی ہے جو نمازِ ظہر کا وقت مستحب ہے۔

عصر: عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مُستحب (غروب آفتاب سے ۲۰ بیس منٹ قبل کا متّصل وقت) نمازِ عصر سے آفتاب زرد ہونے تک نفل منع ہیں۔ (عالمگیری۔ درمختار)

وقت: نمازِ عصر کا وقت ظہر کا وقت ختم ہونے سے شروع ہو کر آفتاب کے ڈوبنے تک رہتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دھوپ کا رنگ زرد ہونے سے پہلے نماز ادا کر لی جائے کیونکہ دُھوپ کے زرد ہونے پر وقت مکروہ ہو جاتا ہے۔ اگرچہ نمازِ عصر ہو جائے گی۔

مغرب: روزِ اَبر کے سوا مغرب میں ہمیشہ تعجیل مستحب کہ اور ۲ دو رکعت جتنی تاخیر مکروہ تنزیہی۔ اور بغیر عُذر (سفر و مرض) وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گُتھ گئے تب مکروہ تحریمی۔ (درمختار۔ عالمگیری۔ فتاویٰ رضویہ)

وقت: نمازِ مغرب کا وقت غروبِ آفتاب سے شروع ہو کر غروبِ شفق تک رہتا ہے۔ شفق اُس سپیدی کا نام ہے جو جانبِ مغرب سُرخی ڈوبنے کے بعد جنوباً و شمالاً پھیلی ہوئی رہتی ہے۔

عشاء: عشاء میں تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے۔ اور آدھی رات تک تاخیر مُباح۔ نمازِ عشاء سے پہلے سونا۔ یا بعد عشاء دنیا کی باتیں کرنا قصّے کہانیاں کہنا۔ سُننا مکروہ ہے (کہ نمازِ فجر کیلئے اُٹھنے میں سُستی پیدا ہوگی) البتّہ ضروری باتیں وتلاوتِ قرآن۔ ذکر یا دینی مسائل۔ صالحین کے قصّے۔ دینی معلومات کی ٹنگ اور مہمانوں سے بات چیت کرنے میں حرج نہیں۔ اِسی طرح شروع وقت فجر سے آخر وقتِ فجر تک ذکرِ الٰہی کے سوا ہر فضول بات و کام مکروہ ہے (درمختار، ردّالمحتار) ورزش و سیر فضول نہیں **بلکہ** دُرود و سلام و ذکرِ الٰہی کرتے ہوئے سُنّت و مستحب۔

وقت: نمازِ عشاء کا وقت غروبِ شفق سے شروع ہو کر طلوعِ فجر تک رہتا ہے۔ اور نصف شب کے بعد مکروہ ہو جاتا ہے۔ اگرچہ نمازِ عشاء ہو جائے گی **بلکہ** اُس وقت کو مکروہ جان کر چھوڑنا حرام۔ تجربہ سے ثابت ہوا کہ بڑی راتوں میں نمازِ مغرب کے بعد تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ۔ اور چھوٹی راتوں میں تقریباً سوا گھنٹہ کے بعد عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے۔

پانچویں شرط نیّت

نیّت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں محض جاننا نیّت نہیں تاوقتیکہ ارادہ نہ ہو (تنویر الابصار)۔ **مسئلہ:** نیّت میں زبان کا اعتبار نہیں اگر دل میں مثلاً ظہر کا قصد کیا اور زبان سے لفظ عصر نکلا ظہر کی نماز ہو گئی۔ (درمختار ردّالمحتار)۔ **نیّت** کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اُس وقت کوئی پوچھے کونسی نماز پڑھتے ہو۔ تو فوراً بلا تامل بتا دے۔ اگر حالت ایسی ہوئی کہ سوچکر بتایا تو نماز نہ ہوگی۔ (درمختار)۔ **احتیاط** یہ ہے کہ پہلے جو نماز پڑھنی ہو اُسکا دل میں ارادہ کرے

پھر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہے ___ بُہت ضروری مسئلہ : اگر نماز شروع کرنے کے بعد نیّت پائی گئی اس کا اعتبار نہیں ___ یہاں تک کہ اگر تکبیر تحریمہ اَللّٰہُ اَکْبَرْ میں اللہ کہنے کے بعد اور اکبر سے پہلے نیّت کی نماز نہ ہوگی ___ درمختار، ردّالمحتار ___

مسئلہ : فرض نماز میں **نیّت** ___ نماز فرض ___ وقت (ظہر عصر مغرب عشاء فجر کا نام بھی) اور جمعہ میں خصوصیّت جمعہ کی نیّت (یعنی نیّت کا دل میں خیال) بھی ضروری ہے ورنہ نماز نہ ہوگی ___ اور قضاء نماز میں دِن کی بھی نیّت ضروری ہے جبکہ ایک ہی قضاء ہو ___

قضائے عمری

مسئلہ : اگر کسی کے ذمّہ بُہت سی نمازیں ہیں اور دن تاریخ بھی یاد نہیں **تب** اُس کیلئے آسان طریقہ یہ ہے کہ سب میں پہلی یا سب سے پچھلی (فجر یا ظہر یا عصر یا مغرب یا عشاء) نماز فرض یاو تر نیّت کرے غُنیہ

مسئلہ : کسی کے ذمّہ اتوار کی نماز تھی اگر اُس کو گمان ہوا کہ ہفتہ کی ہے ___ اور اسکی نیّت سے ہی نماز پڑھی ___ بعد کو معلوم ہوا کہ اتوار کی قضاء کی تھی ___ پڑھی ہوئی ادا نہ ہوئی ___ غنیہ ___ **مسئلہ** : قضاء یا ادا کی نیّت کی کچھ حاجت نہیں اگر قضاء بہ نیّت ادا پڑھی ___ یا ادا بہ نیّت قضاء ___ تو نماز ہوگئی (بہارِ شریعت)

مقتدی اور نیّت

مسئلہ : مقتدی کیلئے امام کی اقتداء کی نیّت بھی ضروری ہے ___ اگر نیّت تمام پائی گئی اور امام کی اقتداء یعنی پیروی کی نیّت نہیں تو مُقتدی کی نماز نہ ہوگی **یہی وجہ** ہے کہ کہیں کوئی صحیح مُسلمان بدمذہبوں خصُوصاً قادیانی یا گستاخِ صحابہ شیعہ یا گستاخِ رسُول **دیو**بندی فرقے کی کسی ٹولی کی نمازِ جماعت میں گھر گیا ___ اور اُس نے امام کو اپنا پیشوا امام نہ

جانا خواہ تمام نماز کی طرح ادائیگی کی۔ تو نماز شروع ہی نہ ہوئی ورنہ عظیم گناہ کا مُرتکب ہوتا

مسئلہ: مقتدی نے بہ نیّت اِقتدا یہ نیّت کی۔ کہ جو نماز امام کی وہی نماز میری۔ تو جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: مقتدی نے اگر صرف اِقتدا یعنی پیروی کی نیّت کی۔ اور نماز فرض کی نیّت نہ کی۔ تو فرض ادا نہ ہوا۔ (غنیہ) جبتک یہ نیّت نہ ہو کہ فرض عصر پیچھے امام کے۔ پیچھے امام سے مُراد پیچھے بھی اور اقتدا، پیروی بھی۔

مسئلہ: جماعت کثیر ہو تو مقتدی کو چاہیئے کہ نیّت اِقتدا، (پیروی) میں امام کا تعین نہ کرے (کہ فلاں امام کے ہی پیچھے) صرف امام کی نیّت کرے۔ یعنی جو بھی امام ہے اُسکے پیچھے۔ اِسی طرح جنازہ میں یہ نیّت نہ کرے کہ فلاں میّت کی نماز۔ امام اور میّت کے تعین میں اگر امام اور میّت وہ نہ ہوئے جس کی نیّت کی تو نماز نہ ہوگی (بہارِ شریعت)

مسئلہ: نماز خالِصاً۔ "اللہ تعالیٰ کی عبادت کی نیّت سے ہو"۔ ریا کی نیّت نہ ہو۔ پورا ریا یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے ہے اِس وجہ سے پڑھلی ورنہ پڑھتا ہی نہیں۔ اور اگر یہ صورت ہے کہ تنہائی میں پڑھتا تو۔ مگر اچھّی نہ پڑھتا۔ اور لوگوں کے سامنے خوبی کیساتھ پڑھتا ہے تو اِسکو اصل نماز کا ثواب ملیگا اور خوبی کا ثواب نہیں اور ریا کا استحقاقِ عذاب بہر حال ہے "ردالمحتار"۔

بے دھیانی میں زبان پر رٹے ہوئے الفاظ تیز رفتاری سے اداکرنیکا نام نیّت نہیں۔ زبان سے نیّت کے الفاظ ادا ہوں یا نہیں۔ نیّت دل سے ہوتی ہے۔ نیّت نام ہی دل کے ارادے کا ہے۔ اور جب دل ہی کسی اور خیال میں غرق ہو پھر اِس خیال کو نماز کی نیّت کس طرح کہا جا سکتا ہے؟ جب نیّت نہیں نماز نہیں۔ ایسی نماز سے اچھّی خصلت کی تمنا کرنا بیل سے بچھڑا جننے کی آرزو نہیں تو کیا ہے؟ انیس احمد نوری

چھٹی شرط تکبیر تحریمہ

یعنی زبان سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر نماز شروع کرنا۔ یہ تکبیر شرط بھی ہے۔ اور فرض بھی

نماز کے فرائض

اندرونِ نماز سات فرض ہیں۔ تکبیر تحریمہ۔ قیام۔ قرأت رکوع۔ سجود۔ قعدہ آخیرہ۔ اور خروج بصُنعِہٖ

فرض۔ واجب۔ اور سُنّتِ فجر میں قیام فرض بقیہ سُنن ونوافل نمازوں میں قیام فرض نہیں

تکبیر تحریمہ

تکبیر تحریمہ حقیقتہً یہ شرائط نماز سے ہے مگر چونکہ افعالِ نماز سے اسکو بہت زیادہ اتصال ہے یعنی قرب ہے اس وجہ سے فرائض نماز میں بھی اِسکا شمار ہوا۔ امام اہلسُنّت اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۳۴۰ھ تکبیر تحریمہ کو عمارت کی چوکھٹ ارشاد فرماتے تھے۔ کہ وہ عمارت کے دروازے کے باہر بھی۔ اور عمارت میں بھی شمار ہوتی ہے

مسئلہ: نماز کے شرائط یعنی طہارت، سترِ عورت، استقبالِ قبلہ، وقت اور نیّت "تکبیر تحریمہ" کیلئے شرائط ہیں۔ یعنی قبل ختم تکبیر تحریمہ اِن شرائط کا پایا جانا ضروری ہے اگر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ چکا اور کوئی مذکورہ شرط مفقود ہے نماز نہ ہوگی[۱]

مسئلہ: جن نمازوں میں قیام فرض ہے اُن میں تکبیر تحریمہ کیلئے قیام فرض ہے اگر بیٹھ کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا پھر کھڑا ہوگیا۔ نماز شروع ہی نہیں ہوئی۔ (مثلاً ایک نماز کا سلام پھیرا اور دوسری نماز کیلئے اَللّٰہُ اَکْبَرُ بیٹھے سے ہی کہا یا کہتا ہوا کھڑا ہوا اور قیام میں تکبیر نہ پائی گئی نماز شروع ہی نہ ہوئی) [درمختار۔ عالمگیری]

تکبیر تحریمہ چونکہ فرض ہے تو یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ امام اور مقتدی۔ یا تنہا شخص تکبیر کتنی آواز میں پڑھے۔ اس جگہ پڑھنے یا کہنے کے معنیٰ واضح ہوجائیں۔ یہ مسئلہ توجّہ طلب ہے کہ نماز سے باہر ہو یا نماز میں۔ سُورۃ ہو یا آیت۔ یا کوئی لفظ ہی ہو۔ نماز کی تکبیر تحریمہ ہو۔ یا بوقتِ ذبح کی تکبیر۔ وہ جس کا پڑھنا فرض ہے تو اُس کا اتنی ہی آواز

۱؎ [درمختار۔ ردالمحتار]

سے فرض ہے کہ ہر ہر حرف کی آواز کم از کم اس کے اپنے کانوں تک ہی آجائے ـــ تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ قرات میں آئے گی ـــ اگر اَللّٰہُ آہستہ کہا اور اَکْبَرُ کی آواز کم از کم اُس کے اپنے کانوں تک بھی آگئی ـ پھر بھی نماز شروع ہی نہ ہوئی ـــ اور امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ جو نماز شروع ہی نہ ہوا اُس کے لئے سلام پھیر کر نماز سے باہر نکلنے کی ضرورت نہیں ـ بلکہ صرف دوسری بار نیّت اور صحیح طریقہ سے یعنی اتنی آواز کہ کم از کم خود سُن سکے ـ اَللّٰہ اَکْبَرُ ادا کر کے نماز شروع کرے ـــ

مسئلہ: مقتدی نے لفظ اَللّٰہُ امام کے ساتھ کہا ـ مگر اَکْبَرُ کو امام سے پہلے ختم کر چکا ـ نماز نہ ہوئی ـ (کہ نماز امام سے پہلے شروع کر دی) ـــ درمختار ـــ

مسئلہ: امام کو رکوع میں پایا اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کھڑے ہو کر کہا مگر اس تکبیر سے تکبیر رکوع کی نیّت کی نماز شروع ہوگئی ـ اور یہ نیّت لغو ہے ـ ـــ درمختار ـــ

مسئلہ: امام کی تکبیر تحریمہ کا حال معلوم نہیں کہ کب کہی ـ تو اگر غالب گمان ہے کہ امام سے پہلے کہی نماز نہ ہوئی ـ اور اگر غالب گمان ہے کہ امام سے پہلے نہیں کہی تو ہوگئی ـ اور اگر کسی طرف غالب گمان نہ ہو تو احتیاط یہ ہے کہ قطع کرے اور پھر سے تحریمہ باندھے ـــ درمختار ـ ردّالمحتار ـــ

مسئلہ: صرف اَکْبَرُ کہا اور اُس کے ساتھ اَللّٰہُ نہ کہا نماز نہ ہوئی ـ اور اگر صرف اَللّٰہُ کہا ـ یا ـ یااللّٰہ ـ یا ـ اَللّٰھُمَّ کہا نماز شروع ہوگئی ـــ

ـــ عالمگیری ـ درمختار ـ ردالمحتار ـــ

مسئلہ: اَللّٰہ کو آللّٰہ ـ یا آکْبَرُ یا اَکْبَرُ یا اَکْبَار کہا نماز نہ ہوگی ـ بلکہ اگر ان کے معنٰی فاسدہ سمجھ کر قصداً کہے تو کافر ہے ـ ـــ درمختار ـــ

ـــ مؤذن حضرات خاص خیال رکھیں ـــ

مسئلہ: اگر تکبیرِ تحریمہ پڑھ کر پہلی رکعت کا رکوع مل گیا تو تکبیرِ اولیٰ کی فضیلت پا گیا۔ ـــ عالمگیری ـــ اگر اس طرح رکوع پایا کہ اَللّٰہُ کہتا ہوا رکوع میں گیا اَکْبَرُ رکوع میں ختم کیا اور جبکہ یہی تکبیر اُس کی تکبیرِ تحریمہ تھی نماز نہ ہوئی۔ کہ فرض نمازیں وتر و عیدین اور فجر کی سُنّت ان میں قیام کی حالت میں ہی تکبیرِ تحریمہ فرض ہے۔ اور بقیہ نوافل میں بیٹھ کر بھی جائز۔ مگر رکوع میں تکبیرِ تحریمہ نوافل میں بھی جائز نہیں (بہارِ شریعت)

دوسرا فرض قیام

قیام کی کمی کی جانب اُس کی حد یہ ہے کہ ہاتھ پھیلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں۔ اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو۔ ـــ درمختار۔ ردّالمحتار ـــ

مسئلہ: قیام جتنی دیر تک قرأت ہے یعنی "بقدرِ قرأت فرض" "قیام فرض"۔ اور بقدرِ واجب قرأت "قیام واجب"۔ بقدرِ قرأت سُنّت "قیام سُنّت" ـــ درمختار ـــ یہ حکم پہلی رکعت کے سوا اور رکعتوں کا ہے۔ رکعت اُولیٰ میں قیام فرض میں مقدار تکبیرِ تحریمہ، بھی شامل ہوگی۔ اور قیام مسنون میں مقدار ثناء و تعوذ و تسمیہ بھی۔ ـــ رضا ـــ

مسئلہ: قیام و قرأت کا واجب و سُنّت ہونا بایں معنیٰ ہے کہ اُس کے ترک پر ترک واجب و سُنّت کا حکم دیا جائے گا۔ ـــ درمختار۔ ردّالمحتار ـــ

مسئلہ: فرض و وتر و عیدین و سُنّتِ فجر میں قیام فرض ہے کہ بلا عذرِ صحیح بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھے گا نہ ہوں گی ـــ درمختار۔ ردّالمحتار ـــ

مسئلہ: جس شخص کو کھڑا ہونے سے پیشاب کا قطرہ آتا ہے۔ یا زخم بہتا ہے، اور بیٹھنے سے نہیں۔ تب اُسے فرض ہے کہ بیٹھ کر پڑھے جبکہ کسی اور طور پر اس کی

روک نہ کرسکے۔ یونہی کھڑے ہونے سے چوتھائی سَتر کھُل جائیگا۔ یا قرأت بالکل نہ کرسکے گا تو بیٹھ کر پڑھے۔ اور اگر کھڑے ہوکر بھی کچھ پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ جتنی پر قادر ہو۔ کھڑے ہوکر پڑھے۔ باقی بیٹھ کر۔ ﴿درمختار۔ ردّالمحتار﴾

مسئلہ: اگر اتنا کمزور ہے کہ مسجد میں جماعت کیلئے جانے کے بعد کھڑے ہوکر نہ پڑھ سکے گا۔ اور گھر میں پڑھے تو کھڑا ہوکر پڑھ سکتا ہے تو گھر میں پڑھے۔ جماعت میسّر ہوتو (گھر میں ہی) جماعت سے۔ ورنہ تنہا۔ ﴿درمختار۔ ردّالمحتار﴾

مسئلہ: کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف ہونا عُذر نہیں۔ بلکہ قیام اُسوقت ساقط ہوگا جب کھڑا نہ ہوسکے۔ یا سجدہ نہ کرسکے۔ یا کھڑے ہونے۔ یا سجدہ کرنے میں زخم بہتا ہے۔ یا کھڑے ہونے میں پیشاب کا قطرہ آتا ہے۔ یا چوتھائی ستر کھُلتا ہے۔ یا قرأت سے مجبورِ محض ہوجاتا ہے۔ یونہی کھڑا تو ہوسکتا ہے مگر اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہے۔ یا دیر سے اچھّا ہوگا۔ یا ناقابل برداشت تکلیف ہوگی تو بیٹھ کر پڑھے۔ ﴿غنیہ﴾

مسئلہ: عصا۔ یا خادم۔ یا دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوسکتا ہے تو فرض ہے کہ سہارے سے کھڑا ہوکر ہی پڑھے۔ ﴿غنیہ﴾

مسئلہ: اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہوسکتا ہے اگرچہ اِتنا ہی کہ کھڑا ہوکر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ لے۔ تو فرض ہے کہ کھڑا ہوکر ہی اتنا کہہ لے۔ پھر بیٹھ کر پوری کرے۔ (غنیہ)۔

مسئلہ: کشتی پر سوار ہے اور چل رہی ہے۔ اگر نماز کے اپنے وقت میں کنارے پر اُتر نہ سکتا ہو۔ اور چکّر آنیکا گمان غالب ہو۔ پھر کشتی پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔ ﴿غنیہ﴾

بیٹھ کر نماز آج کل عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذرا بخار آیا۔ یا معمولی سی تکلیف ہوئی۔ بیٹھ کر نماز شروع کردی ۔ خصوصاً بوڑھی۔ اور جوان خواتین ۔ حالانکہ اُسی حالت میں دس دس پندرہ پندرہ منٹ بلکہ اس سے بھی زیادہ کھڑے ہوکر اِدھر اُدھر کی باتیں۔ اور خاص کر شاپنگ تک بھی کرلیتی ہیں، اُن کو چاہیئے کہ خود بھی اور دوسروں کو بھی بتائیں کہ باوجود کھڑے ہونے کی قدرت کے جتنی نمازیں بیٹھ کر پڑھی ہیں اُنکو کھڑے ہوکر پھر سے ادا کریں۔ کہ فرض کو بھول کر یا قصداً چھوڑنے پر۔ پھر سے ادائیگی فرض ہے ۔ اسی طرح جو کھڑا نہ ہوسکتا تھا مگر عصا۔ یا دیوار۔ یا آدمی کے سہارے کھڑا ہونا ممکن تھا تو وہ نمازیں بھی پھیرنا فرض یعنی ضروری ہیں ۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین ۔ ﴿بہارِ شریعت﴾ ۔

تیسرا فرض قرأت قرأت اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کئے جائیں ۔ زبان سے ادا کرکے مُنھ سے خارج ہوں ۔ ث س ص ۔ ز ذ ظ ۔ ہ ح ۔ ط ت ۔ د ض ۔ غرض ہر حرف غیر سے ممتاز ہوجائے ۔ اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ضرور ہے کہ خود سُنے ۔ اگر حروف کی تصحیح تو کی مگر اِس قدر آہستہ کہ خود نہ سُنا ۔ اور کوئی مانع مثلاً شور غل ۔ یا بہرہ وغیرہ بھی نہیں تو نماز نہ ہوئی ۔ ﴿عالمگیری﴾ ۔ لہٰذا جو حضرات صرف ہونٹ ہلاتے دکھائی دیتے ہیں ۔ اور اُنکی آواز اُنکے اپنے کانوں تک صاف صاف نہیں آتی ۔ اُن کی نماز باطل ۔ اگر ایسا شخص امام ہے تب مقتدیوں کی بھی نماز نہ ہوئی ۔ اِس پر آئمہ حضرات کو خصوصی خیال رکھنا ضروری ہے ۔ اور جو مغرور احباب ہونٹ ہلانا بھی گوارا نہیں کرتے ۔ وہ اپنا ٹھکانہ خود سمجھیں ۔

مسئلہ: یونہی جس جگہ کچھ پڑھنا۔ یا کہنا مقرر کیا گیا ہے اس سے یہی مقصد ہے کہ کم از کم اتنا کہ خود سُن سکے۔ مثلاً طلاق دینے۔ یا غلام۔ یا باندی کو آزاد کرنے یا جانور ذبح کرنے میں۔ (عالمگیری) جس طرح تکبیر تحریمہ میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ ہی واجب۔ مگر خود تکبیر تحریمہ فرض بھی نماز کی شرط بھی۔ اسی طرح سُورۃ فاتحہ کی ہر ہر آیت یعنی ساتوں آیات واجب مگر اُسکی قرأت یعنی پڑھنا فرض ہے۔

مسئلہ: مُطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی اوّل دو رکعتوں میں اور وتر و سُنن نوافل کی ہر رکعت میں امام و مُنفرد پر فرض ہے۔ اور مقتدی کو کسی نماز میں قرأت جائز نہیں نہ سُورۃ فاتحہ۔ نہ آیت۔ نہ آہستہ کی نماز میں۔ نہ جہر کی نماز میں۔ امام کی قرأت مقتدی کے لئے بھی کافی ہے۔ (عامہ کتب)

چوتھا فرض رکوع

اتنا جُھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گُھٹنے کو پہنچ جائیں یہ رکوع کا ادنیٰ درجہ ہے۔ (درمختار وغیرہ) پورا رکوع یہ ہے کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔ اور کم از کم ایکبار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم جتنی دیر پیٹھ بچھائے رکھے۔ عظیم کی ظ کی جگہ ز، ذ ادا کرنے سے اللہ تعالٰی کی بے ادبی ہے لہٰذا جو شخص ظ ادا کرنے پر قادر نہیں تو وہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْکَرِیْم پڑھے۔ اور ظ ادا کرنے کی کوشش ضرور کرے کہ رکوع میں اس کے متبادل رَبِّیَ الْعَظِیْم کی جگہ رَبِّیَ الْکَرِیْم سے ادائیگی کریگا۔ مگر بقیہ قرآن پاک میں تو متبادل اور کوئی لفظ ادا نہیں کر سکتا۔ لہٰذا اصلاح ضروری ہے۔

مسئلہ: کوزہ پُشت کہ اُس کا کُب حدِ رکوع کو پہنچ گیا ہو۔ رکوع کیلئے سر سے اِشارہ کرے۔ (عالمگیری)

پانچواں فرض سجُود

حدیثِ پاک میں ہے ۔۔۔ سب سے زیادہ قربُ بندہ کو خُدا سے اِس حالت میں ہے کہ سجدہ میں ہو ۔۔ مُسلم ۔۔

پیشانی کا زمین پر جمنا ۔۔۔ سجدہ کی حقیقت ہے ۔۔ اور پاؤں کی ایک اُنگلی کا پیٹ لگنا شرط ۔۔۔ تو اگر کسی نے اِس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اُٹھے رہے نماز نہ ہوگی بلکہ اگر اُنگلی کی نوک زمین سے لگی جب بھی نہ ہوئی ۔۔ اِس مسئلہ سے بہت سے لوگ غافل ہیں ۔۔۔ ۔۔ درمختار ۔۔ فتاویٰ رضویہ ۔۔

مسئلہ: اگر کسی عُذر کے سبب پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتا تو صرف ناک سے سجدہ کرے ۔۔۔ پھر بھی فقط ناک کی نوک لگنا کافی نہیں بلکہ ناک کی ہڈی لگنا ضروری ہے ۔۔ ۔۔ عالمگیری ۔۔ ردّالمحتار ۔۔

مسئلہ: رُخسارہ یا ٹھوڑی زمین پر لگانے سے سجدہ نہ ہوگا ۔۔ خواہ عُذر کے سبب یا بِلا عُذر ۔۔ اگر عُذر ہے تو اشارہ کا حکم ہے ۔۔ ۔۔ عالمگیری ۔۔

مسئلہ: ہر رکعت میں دو بار سجدہ فرض ہے ۔۔۔۔۔۔ ۔۔ عامہ کتب ۔۔

مسئلہ: کسی نرم چیز مثلاً گھاس ۔۔ روئی ۔۔ قالین وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو جائز ہے ۔۔ ورنہ نہیں ۔ (عالمگیری) بعض جگہ جاڑوں میں ۔۔۔ مسجد میں پیال بچھاتے ہیں ۔۔ ان لوگوں کو سجدہ کرنے میں اِسکا خاص لحاظ و خیال بہت ضروری ہے کہ اگر پیشانی خوب نہ دبی ۔۔ تو نماز ہی نہ ہوگی ۔۔ اور ناک ہڈی تک نہ دبی تو مکروہ تحریمی یعنی جس کا دُہرانا واجب ۔۔۔ کمانی دار گدّے پر سجدہ میں پیشانی خوب نہیں دبتی لہٰذا نماز نہ ہوگی ۔۔۔ ریل کے بعض درجوں میں بعض گاڑیوں میں اِسی قسم یعنی اسپرنگ کے

گدّے ہوتے ہیں اس گدّے سے اُتر کر نماز پڑھنی چاہئیے

مسئلہ: اگر ازدِحام کی وجہ سے دوسرے کی پیٹھ پر سجدہ کیا۔ اور وہ اِس نماز میں اِس کا شریک ہے تو جائز ہے۔ ورنہ ناجائز۔ خواہ وہ نمازی ہیں نہ ہو۔ یا نماز میں تو ہے مگر اس کا شریک نہ ہو یعنی دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہوں۔ سجدہ نہ ہوگا۔ عالمگیری وغیرہ

مسئلہ: ہتھیلی۔ یا آستین۔ یا عمامہ کے پیچ پر۔ یا کسی اور کپڑے پر جسے پہنے ہوئے ہے سجدہ کیا۔ اور نیچے کی جگہ ناپاک ہے تو سجدہ نہ ہوا۔ ہاں اِن سب صُورتوں میں جب کہ پاک جگہ پر سجدہ کیا۔ ہوگیا۔ منیہ۔ درمختار

مسئلہ: عمامہ کے پیچ پر سجدہ کیا اگر ماتھا خوب جم گیا سجدہ ہوگیا۔ اور اگر ماتھا نہ جما بلکہ فقط چھو گیا کہ دبانے سے دبے گا۔ یا سر کا کوئی حصہ لگا تو سجدہ نہ ہوا۔ درمختار

مسئلہ: ایسی جگہ سجدہ ہوا کہ قدم کی بہ نسبت بارہ اُنگل سے زیادہ اُونچی ہے سجدہ نہ ہوا۔ ورنہ ہوگیا

مسئلہ: کسی چھوٹے پتھر پر سجدہ کیا اگر زیادہ حصّہ پیشانی کا لگ گیا ہو۔ تو سجدہ ہوگیا۔ اگر کم حصّہ لگا تب سجدہ نہ ہوا۔ عالمگیری

بعض صفوں کی کناری بہُت موٹی ہوتی ہے۔ قالین نما جائے نماز۔ پرال کی صف۔ تیلیوں کی صف۔ کھجُور کی چٹائی کی کناری وغیرہ پر پیشانی نہ رکھیں۔ پیشانی اُس سے آگے جائیں۔ یا کناری سے پہلے

مسئلہ: جُوار یا باجرہ وغیرہ چھوٹے دانوں پر جن پر پیشانی نہ جمے سجدہ نہ ہوگا

عالمگیری۔ بہارِ شریعت

چھٹا فرض قعدہ اخیرہ نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک کہ پوری التحیات یعنی رَسُوْلُہٗ تک پڑھ لی جائے بیٹھنا فرض ہے

مسئلہ: پورا قعدہ اخیرہ سوتے میں گذر گیا۔ بعد بیداری بقدرِ تشہد بیٹھنا فرض ہے ورنہ نماز نہ ہوگی۔ اور اتنی دیر تشہد دونوں قعدوں میں جُدا جُدا ہر قعدہ میں پڑھنا واجب۔ بھُول پر سجدہ سہو بھی واجب۔ لوگ اِس سے غافل ہیں۔ خصوصاً تراویح میں۔ بالخصوص گرمیوں میں اکثر اس قسم کے واقعات ہوتے ہیں۔

——— منیہ — ردّ المحتار

مسئلہ: چار رکعت والی فرض نماز میں چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا۔ تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے سجدہ سہو سے نماز ہو جائے گی۔ اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا۔ یا فجر میں دوسری پر نہ بیٹھا اور تیسری کا سجدہ کر لیا یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا سجدہ کر لیا۔ تو اِن سب صُورتوں میں فرض باطل ہو گئے۔ پھر سے فرض ادا کرنا فرض۔ مغرب کے سوا اور نماز وں میں ایک رکعت اور ملالے۔ اور آخر میں سجدہ سہو بھی ادا کرے۔ غُنیہ

مسئلہ: قعدہ اخیرہ میں بقدرِ تشہد بیٹھنے کے بعد یاد آیا کہ سجدہ تلاوت۔ یا نماز کا کوئی سجدہ کرنا ہے۔ اور کر لیا تو فرض ہے کہ سجدہ کے بعد پھر بقدرِ تشہد بیٹھے۔ وہ پہلا قعدہ جاتا رہا۔ قعدہ نہ کریگا تو نماز نہ ہوگی۔ — منیہ —

مسئلہ: مگر سجدہ سہو کرنے سے پہلا قعدہ باطل نہ ہوا۔ مگر تشہد واجب ہے یعنی اگر سجدہ سہو کر کے بغیر التحیات پڑھے سلام پھیر دیا تو فرض ادا ہو گیا مگر۔ گنہگار ہوا نماز کا دُہرانا واجب — ردّ المحتار ———

ساتواں فرض خروج بصنعہ

یعنی قعدہ اخیرہ کے بعد سلام یا کلام وغیرہ کوئی ایسا فعل قصداً کرنا جو نماز سے باہر کر دے تو ساتواں فرض ادا ہو جائیگا ــ مگر اَلسَّلَام کے علاوہ کوئی اور فعل قصداً پایا گیا تو نماز دوبارہ پڑھے ــ یعنی دوہرانا واجب ــ اور اگر بلاقصد کوئی اِس قسم کا فعل پایا گیا تو نماز باطل ــ پھر اس نماز کو ادا کرنا فرض ہے ــــ

مسئلہ: جو چیزیں فرض ہیں اُن میں امام کی متابعت مقتدی پر فرض ہے یعنی اُن میں کا کوئی فعل امام سے پیشتر ادا کر چکا ــ اور امام کے ساتھ ــ یا امام کے ادا کرنے کے بعد ادا نہ کیا تو نماز نہ ہوگی ــ مثلاً امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کر لیا اور امام رکوع یا سجدہ میں آیا بھی نہیں تھا کہ اُس نے سر اٹھا لیا ــ تو اگر امام کیساتھ یا بعد کو مقتدی نے ادا کر لیا تو مقتدی کی نماز ہوگئی ــ ورنہ نہیں (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ: مقتدی کے لئے یہ بھی فرض ہے کہ سُنّی امام کی نماز کو اپنے خیال میں صحیح تصور کرتا ہو ــ اور اگر اپنے نزدیک امام کی نماز باطل سمجھتا ہے تو اُس کی نماز نہ ہوگی ــ اگرچہ امام کی نماز صحیح ہو ــــ درمختار ــــ اور جس امام کا عقیدہ ہی باطل ہو ــ بدمذہب گستاخِ رسُول ہو ــ یا گستاخِ رسُول کو اچھا جانتا ہو ــــ ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا حرام ــ اور پھر سے اس نماز کی ادائیگی فرض ــــ ایسے امام کو مسلمان سمجھنا کفر ــ اور گستاخِ رسُول کے کُفر میں شک کرنیوالا کافر ــ

ــ عامہ کتب ــ

مزید معلومات کیلئے: بہارِ شریعت، نظامِ شریعت، سُنّی بہشتی زیور، ہمارا اسلام، خادم کی کتاب مُسلمانو حق و باطل کو پہچانو، کیا کافر کو بھی کافر نہ کہنا چاہیئے؟ مُطالعہ فرمائیں

واجباتِ نماز

① تکبیر تحریمہ میں لفظ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ہی کہنا۔ ② تا ⑧ سورۂ فاتحہ کی ہر آیت مستقل واجب ایک لفظ کا ترک ترکِ واجب۔ ⑨ سورت ملانا[1] یا تین چھوٹی آیتیں یا ایک یا دو آیت تین چھوٹی کے برابر پڑھنا۔ ⑩ و ⑪ فرض نماز کی اوّل دو رکعتوں میں قرأت سورۃ واجب۔ ⑫ و ⑬ فرض نماز کی پہلی دو رکعت اور نفل، سُنّت، وتر کی ہر رکعت میں اَلحمد کیساتھ سورت ملانا واجب۔ ⑭ اَلحمد کا سورۃ سے پہلے پڑھنا۔ ⑮ اَلحمد کا ہر رکعت میں سورۃ سے پہلے ایک ہی بار ہونا۔ ⑯ اَلحمد سورۃ کے درمیان کسی اجنبی کا فاصلہ نہ ہونا۔ آمین تابع اَلحمد اور بسم اللہ تابع سورت۔ ⑰ قرأت کے بعد متصلاً رکوع کرنا۔ ⑱ رکوع کا ہر رکعت میں ایکبار ہی ہونا۔ ⑲ قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔ ⑳ ایک سجدے کے بعد دوسرا سجدہ ہونا کہ دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ کے علاوہ کوئی رکن فاصل نہ ہونا ㉑ تعدیل ارکان یعنی رکوع وسجود وقومہ وجلسہ میں کم سے کم ایکبار سُبحان اللہ کہنے کی قدر ٹھہرنا۔ ㉒ سجود کا ہر رکعت میں دو بار ہی ہونا ㉓ جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔ ㉔ قعدہ اُولیٰ اگرچہ نفل نماز کا ہو۔ ㉕ دوسری رکعت سے پہلے قعدہ اُولیٰ نہ کرنا۔ ㉖ فرض و وتر وسُنن مؤکدہ کے قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد کچھ نہ پڑھنا ㉗ و ㉘ دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا ایک لفظ کا ترک ترکِ واجب۔ ㉙ چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ کرنا۔ ㉚ و ㉛ دوبار لفظ اَلسَّلَامُ کہنا ㉜ تکبیر قنوت۔ ㉝ وتر میں دُعا قنوت پڑھنا ㉞ تا ㊴ عیدین کی چھٹوں تکبیریں ㊵ نماز عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع ㊶ اور تکبیر کیلئے اَللّٰہُ اَکْبَرُ ہی کہنا ㊷ ہر جہری نماز میں امام کو جہر سے قرأت کرنا۔ ㊸ غیر جہری میں قرأتِ خفی یعنی آہستہ کہ خود ہر ہر حرف صاف سُن سکے ㊹ ترتیب یعنی نماز کے ہر فرض و واجب کو اُسکی اپنی جگہ ادا کرنا۔ ㊺ آیتِ سجدہ پڑھی ہو تو سجدہ تلاوت کرنا۔ ㊻ دو فرض یا دو واجب یا فرض و واجب کے درمیان تین تسبیح کی قدر وقفہ نہ ہونا۔ ㊼ امام کی قرأت خفی یا جلی ہیں مقتدی کا چُپ رہنا۔ ㊽ سوا قرأت تمام واجبات میں امام کی مُتابعت کرنا۔ یعنی صرف قرأت نہ کرنا ㊾ اگر سہو یعنی فرض و واجب کی تاخیر یا واجب کی بھول ہو تب سجدہ سہو واجب۔ جو فعل نہ کرنا واجب تھا وہ فعل کیا۔ تب بھی سجدۂ سہو کرنا واجب ـــــــ بہارِ شریعت

[1] یہ قرأت کے تابع ہے کہ پہلی رکعت کی سورۃ اگلی رکعت کی سورۃ سے بڑی ہو۔ اگلی رکعت میں پہلی رکعت کی پڑھی گئی سورۃ کے آگے کی سورۃ ہو پیچھے کی نہیں اور دو سورتوں کے درمیان ایک سورۃ یا آیت نہ چھوڑنی چاہیئے

نماز کے مکروہات تحریمی

نماز میں (۱) شدّت کا پاخانہ پیشاب معلوم ہونا (۲) غلبہ ریاح کے وقت جماعت توڑ کر رفع حاجت کرے۔ البتہ کم شدّت پر اور وقت نکلنے کے خوف سے پڑھ لے، عادت نہ بنائے (۳) غصب کی ہوئی زمین پر (۴) زراعت یا جُتے ہوئے کھیت میں جبکہ وہ کسی اور کا ہو (۵) بغیر حائل قبر کے سامنے (۶) کفّار کے عبادت خانے میں بلکہ وہاں جانا بھی ممنوع اور یہ کہ بدگمانی کا سبب (۷) کسی شخص کے مُنہ کے سامنے نماز پڑھنا۔ اسی طرح نمازی کے سامنے مُنہ کر کے بیٹھنا (۸) اُلٹا کپڑا پہن کر یا اُوڑھ کر (۹) اچکن کے بٹن یا انگرکھے کا بند بغیر بند کئے۔ جبکہ نیچے اور کپڑا نہ پہنے ہو (۱۰) صرف پاجامہ، شلوار، تہبند باندھے ہی نماز جبکہ کُرتا چادر موجود ہو (۱۱) کپڑا، رومال، شال، کمبل، مفلر، چادر گلے میں بغیر بل دیئے آگے کی یا پُشت کی جانب لٹکانا (۱۲) آستین آدھی کلائی سے زائد چڑھی ہونا، پتلون کا پائنچا، نیفے، کالر کی شکل تبدیل کر کے نماز پڑھنا (۱۳) کپڑے میں اسطرح لپٹنا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہوں (۱۴) ناک اور مُنہ کو چھپانا (۱۵) عمامہ اسطرح باندھنا کہ سر نظر آئے (۱۶) تصویر والا کپڑا نماز، غیر نماز میں پہننا۔ (۱۷) تا (۲۲) تصویر سجدہ کی جگہ ۔ تصویر نمازی کے آگے ۔ تصویر نمازی کے سر یا چھت پر یا معلق ہونا۔ دائیں جانب۔ بائیں جانب ۔ یا تصویر نمازی کے پُشت کی جانب ہو ۔ تصویر کی وضاحت تصویر عکسی۔ ہاتھ کی منقوش اتنی بڑی کہ سجدہ کی جگہ سے قیام کی حالت میں صاف نظر آئے وہ مکروہ تحریمی ہے ٹیلی وژن کی تصویر بھی ۔ تصویر پر پردہ یا چھپی ہوئی یا قمیض کے نیچے بنیان سلوکے پر ہو تو نماز ہو جائیگی (۲۳) جوڑہ باندھے ۔ اگر نماز میں باندھا نماز فاسد (۲۴) جلدی میں صف کے پیچھے ہی اَللّٰہُ اکبر کہہ کر نماز میں شامل ہونا (۲۵) آہٹ وغیرہ سے پہچان کر مالدار یا حاکم کی خاطر امام کا نماز کو تین تسبیح جتنا طول دینا (۲۶) اُلٹا قرآن شریف پڑھنا (۲۷) قیام کے علاوہ کسی اور موقعہ پر قرآن پڑھنا (۲۸) رکوع میں قرأت ختم کرنا (۲۹) امام سے پہلے مقتدی کا رکوع سجود وغیرہ میں جانا (۳۰) کمر یا کولہے پر ہاتھ رکھنا (۳۱) اِدھر اُدھر مُنہ پھیر کر بغیر عُذر دیکھنا کُل چہرہ یا بعض پھیرنا (۳۲) آسمان کیطرف نگاہ اُٹھانا۔ (۳۳) دامن پہلے سے سمیٹے رہنا یا سمیٹنا (۳۴) قعدے میں بیٹھنے سے یا سجدہ میں جانے سے قبل مٹّی گرد سے بچنے کی خاطر کپڑا سمیٹنا (۳۵) کنکریاں ہٹانا البتہ سجدہ کامل ادا نہ ہو تب ہٹانا واجب (۳۶) مرد کا سجدہ میں کلائیوں کو بچھانا (۳۷) تشہّد یا سجدوں کے درمیان کُتّے کیطرح بیٹھنا (۳۸) انگلیاں چٹکانا۔ البتہ خود بخود جائز۔ (۳۹) انگلیوں کی قینچی باندھنا۔ نماز کے انتظار میں بھی (۴۰) قیام ۔ رکوع ۔ قعدے وغیرہ میں کپڑے ۔ داڑھی ۔ بدن ۔ ہار ۔ لاکٹ ۔ گھڑی وغیرہ کے ساتھ کھیلنا (۴۱) قصداً کھنکار نکالنا (۴۲) نماز میں قصداً جماہی لینا ۔ (۴۳) کسی واجب کو ترک کرنا ۔ ـــ بہارِ شریعت ـــ

نماز کی سُنّتیں

مُنفرد کی نماز میں سُنّتیں

(۱) تکبیرِ تحریمہ کیلئے ہاتھ اُٹھانا (۲) تکبیر سے پہلے ہاتھ اُٹھانا (۳) ہاتھوں کی اُنگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا (۴) ہتھیلیوں اور اُنگلیوں کے پیٹ کا قبلہ رُو ہونا (۵) بوقتِ تکبیر سر نہ جُھکانا (۶) اِسی طرح تکبیرِ قنوت۔ (۷) وتکبیراتِ عیدین میں بھی کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہے۔ اِنکے علاوہ کسی جگہ نماز میں ہاتھ اُٹھانا سُنّت نہیں (۸) بعد تکبیرِ تحریمہ فوراً ہاتھ باندھنا۔ مرد ناف کے نیچے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی کلائی کے جوڑ پر رکھّے۔ چھنگلیا اور انگوٹھا کلائی کے اغل بغل رکھّے۔ اور باقی اُنگلیوں کو بائیں کلائی کی پُشت پر بچھائے (۹) ثناء (۱۰) تعوّذ (۱۱) تسمیہ (۱۲) آمین کہنا (۱۳) اِن سب کا اِتنا آہستہ ہی ہونا کہ خود سُن سکے (۱۴) ترتیب پہلے ثناء پڑھے (۱۵) پھر تعوّذ۔ (۱۶) پھر تسمیہ (۱۷) اور ہر ایک کے بعد دوسرے کو بلا وقفہ پڑھے (۱۸) عیدین میں تکبیرِ تحریمہ کے بعد ہی سُبْحَانَ پڑھتے وقت ہاتھ باندھ لے (۱۹) اور اَعُوْذُ چوتھی تکبیر کے بعد کہے (۲۰) رکوع کیلئے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا (۲۱) ہر تکبیر میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ کی ر کو جزم پڑھے (۲۲) گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا (۲۳) مرد اُنگلیاں خوب کُھلی رکھیں (۲۴) رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا (۲۵) رکوع میں پیٹھ خوب بچھائے۔ سر نہ جھکائے۔ نہ اُونچا ہو۔ بلکہ پیٹھ کے برابر ہو (۲۶) رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہنا (۲۷) سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا (۲۸) سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کی ہ کو ساکن پڑھے۔ نہ د کو بڑھائے (۲۹) رکوع سے اُٹھ کر ہاتھ نہ باندھے (۳۰) سجدہ میں جانے کیلئے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا (۳۱) سجدہ میں ہاتھ زمین پر رکھنا (۳۲) ترتیب سجدہ میں جائے تو زمین پر پہلے گھٹنے (۳۳) دونوں گھٹنے ایک ساتھ زمین پر رکھّے (۳۴) پھر ہاتھ (۳۵) پھر ناک (۳۶) پھر پیشانی رکھّے (۳۷) سجدہ میں بازو کروٹوں سے جُدا ہوں (۳۸) پیٹ رانوں سے (۳۹) کُہنیاں سجدہ میں اُٹھائے رکھّے (۴۰) کلائیاں کتّے کی طرح زمین

پر نہ بچھائے (۴۱) ہاتھوں کی اُنگلیاں مِلی ہوئی رکھنا (۴۲) سجدہ میں اُنگلیاں قبلہ رُو ہونا (۴۳) اور (۴۴) سجدہ میں دونوں پیروں کی دسوں اُنگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا۔ (دونوں پیروں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا واجب) (۴۵) سجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا (۴۶) سجدے سے اُٹھنے کیلئے اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہنا (۴۷) دونوں سجدوں کے درمیان التحیات کی طرح بیٹھنا (۴۸) ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا (۴۹) سجدے سے اُٹھتے وقت پہلے پیشانی (۵۰) پھر ناک (۵۱) پھر ہاتھ (۵۲) پھر گھٹنے اُٹھائے (۵۳) پنجوں کے بَل گھٹنوں پہ ہاتھ رکھ کر اُٹھے (۵۴) دوسری رکعت کے سجدوں کے بعد بایاں پیر بچھا کر (۵۵) دونوں سُرین اُس پر رکھ کر بیٹھنا (۵۶) داہنا قدم کھڑا رکھنا (۵۷) داہنے پیر کی انگلیاں قبلہ رُخ کرنا (۵۸) داہنا ہاتھ ۔ داہنی ران پر (۵۹) بایاں ہاتھ ۔ بائیں ران پر رکھنا (۶۰) اُنگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑنا (۶۱) اُنگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا (۶۲) شہادت پر چھنگلیا اور اُس کے پاس والی کو بند کرے ○ انگوٹھا اور بیچ کی انگلی کا حلقہ باندھے ۔ اور لَا پر کلمہ کی انگلی اُٹھائے ۔ اور اِلَّا پر رکھ دے ۔ پھر اُنگلیاں سیدھی کرلے (۶۳) قعدہ اولیٰ کے بعد تیسری رکعت کیلئے زمین پر نہیں بلکہ گھٹنے پر ہاتھ رکھ کر اُٹھے (عُذر میں جسطرح مناسب) (۶۴) قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد دُرود شریف پڑھنا (۶۵) نوافل کی قعدہ اُولیٰ میں بھی دُرود شریف پڑھنا (۶۶) دُرود شریف کے بعد دُعا پڑھنا (۶۷) دُعا عربی زبان میں ہی پڑھنا (۶۸) اور (۶۹) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ دو بار کہنا ۔ (۷۰) پہلے داہنی طرف ۔ (۷۱) پھر بائیں طرف مُنھ پھیرے ۔

عورت و خنثیٰ کی دیگر مخصوص سُنّتیں

(۷۲) عورت اور خنثیٰ کاندھوں تک ہاتھ اُٹھائے پھر ہتھیلی سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اُس کی پشت پر داہنی ہتھیلی رکھے (۷۳) رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا (۷۴) اُنگلیاں کُشادہ نہ کرنا (۷۵) تھوڑا جھکے گھٹنوں پر زور نہ دے ۔ پاؤں جھکے ہوئے رکھے (۷۶) سمٹ کر سجدہ کرے ۔ یعنی بازو کروٹوں سے ملادے (۷۷) پیٹ ران سے (۷۸) ران پنڈلیوں سے (۷۹) پنڈلیاں زمین سے ملادے (۸۰) بیٹھنے

وقت دونوں پاؤں داہنی جانب نکالدے (۸۱) بائیں سرین زمین یا مصلے پر رکھ کر بیٹھے

امام ومقتدی کی سُنّتیں

(۸۲) امام کا بلند آواز سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ (۸۳) سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ (۸۴) اور سلام کہنا (۸۵) رکوع سے اُٹھنے میں سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ہی کہنا (۸۶) مقتدی اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہے (۸۷) مقتدی کے تمام انتقالات امام کیساتھ ساتھ ہونا (۸۸) امام دونوں سلام بُلند آواز سے کہے (۸۹) دوسرا سلام بہ نسبت پہلے کے کم آواز سے ہو (۹۰) سلام کے بعد داہنے یا بائیں طرف مُنھ کر کے بیٹھے

مسئلہ: تعوذ صرف پہلی رکعت میں ہے اور تسمیہ ہر رکعت کے اوّل میں مسنون ہے۔ درمختار، ردالمحتار

مسئلہ: اگر ظا ادا نہ کر سکے تو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کی جگہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْکَرِیْمِ کہے۔ ردالمحتار

مسئلہ: ماں باپ اور استاد کیلئے مغفرت کی دُعا حرام جبکہ کافر ہوں۔ اور اگر مر گئے ہوں تو دُعاءِ مغفرت کو فقہا نے کفر تک لکھا ہے۔ ہاں اگر زندہ ہوں تو اُنکیلئے ہدایت و توفیق کی دُعا کرے۔ (درمختار، ردالمحتار جلد ۱ صفحہ ۳۸۴)

مسئلہ: امام نے جب سلام پھیرا تو وہ مقتدی بھی سلام پھیر دے جسکی کوئی رکعت نہ گئی ہو البتہ اگر اُس نے تشہد پُورا نہ کیا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا تو امام کا ساتھ نہ دے بلکہ واجب ہے کہ تشہد پورا کرکے سلام پھیرے۔ (درمختار جلد ۱ صفحہ ۴۹۰)

مستحباتِ نماز

(۱) جب مُکبّر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو امام و مقتدی سب کا کھڑا ہو جانا (۲) دونوں پنجوں کے درمیان قیام میں چار اُنگل کا فاصلہ ہونا (۳) اقامت کے فوراً بعد امام نماز شروع کرے (۴) مقتدی کا امام کی تکبیر تحریمہ کے بعد نماز فوراً شروع کرنا (۵) مرد کیلئے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا (۶) عورت کیلئے کپڑے کے اندر رہنا بہتر ہے (۷) حالتِ قیام میں سجدے کی جگہ نظر کرنا (۸) رکوع میں پشتِ قدم پر نظر کرنا (۹) سجدہ میں ناک کی طرف نظر کرنا (۱۰) قعدہ میں گود کیطرف نظر کرنا (۱۱) پہلے سلام میں داہنے شانے پر نظر کرنا (۱۲) دوسرے سلام میں بائیں شانے پر نظر کرنا (۱۳) سجدہ زمین پر بلا حائل ہونا (۱۴) جہاں تک ممکن ہو کھانسی دفع کرنا (۱۵) نماز میں جماہی آئے تو مُنھ بند کئے رہنا۔ اور اگر نہ رُکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائے۔ اور اس پر بھی نہ رُکے تو قیام میں داہنے غیر قیام میں بائیں ہاتھ کی پُشت سے مُنھ ڈھانک لے۔ یا خیال کرے کہ انبیاء علیہم السلام کو جماہی نہیں آتی تھی۔ "بہارِ شریعت"

داڑھی رکھنے سے متعلق احادیثِ کثیرہ میں تاکید آئی ہے۔ اور امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے نزدیک داڑھی رکھنا واجب۔ مونڈنا یا ایک مشت سے کم رکھنا یا داڑھی نیچے کے بجائے۔ ڈاکو دہشت گردوں کی طرح اُوپر کو چڑھانا حرام ہے۔

بہارِ شریعت۔ درمختار وغیرہ

داڑھی

لے مرے بھائی ذرا داڑھی منڈانا چھوڑ دے
شرم کر بہرِ خدا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

ہیں بظاہر بال لیکن نور ہے اسلام کا
شکل نورانی بنا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

شکل سے بیزار ہیں تیری خُدا و مصطفٰے
اُنکو راضی کر ذرا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

تیری صُورت دیکھ کر شیطاں کو ہوتی ہے خوشی
اور وہ دشمن ہے ترا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

اپنی چوٹی بھی کسی ہندو نے کاٹی یہ بتا
تو نے کیوں الیسا کیا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

آل و اصحاب نبی نے بھی کبھی ایسا کیا؟
تو ہے کیوں اُن سے جُدا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

کیا عجب ہے عورتوں پر بھی پڑے اس کا اثر
وہ بھی دیں سر کو منڈا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

مرد پیدا ہو کے تو بالکل مخنّث بن گیا
یہ غضب کیسا کیا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

داڑھی کترانا چڑھانا مونڈنا سب ہے حرام
مان حکمِ مصطفٰے داڑھی منڈانا چھوڑ دے

فرض ہی بھائی یہ دے بھائی کو راہِ حق بتا
اِسلیئے میں نے کہا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

ہو جمیلِ قادری کی التجا یارب قبول
اُمّتِ خیر الوریٰ داڑھی منڈانا چھوڑ دے

ماخوذ: مجموعہ نعت حصّہ اول — خلیفہ اعلیٰحضرت مولینا جمیل احمد قادری رضوی جمیل

امامت کا بیان

مسئلہ: امام صحیح العقیدہ سُنّی۔ پرہیزگار۔ پابند شریعت۔ صحیح قرآن پڑھنے والا۔ اور نماز و طہارت کے مسائل جاننے والا ہو۔ اگر مسائل سے واقف نہ ہو تو مخیر مقتدیوں کو چاہیئے کہ سُنّی عقائد و مسائل کی کتب لا کر دیں اور ہو سکے تو صبح۔ دوپہر۔ یا بعد نماز عشاء۔ ان کتب کا درس بھی امام سے سُنیں۔ سُنّی امام ہٹا کر بدمذہب کو امام بنانا۔ بارش کی چھینٹوں سے بچ کر پیشاب کے گڑھے میں پناہ لینا ہے۔ کہ وہ گمراہ مقتدیوں کو بھی گستاخِ رسُول بنا دیگا۔

مسئلہ: وہ بدمذہب جس کی بدمذہبی حدِّ کفر تک پہنچ گئی ہو۔ جیسے رافضی۔ کہ نہ صرف خلافت کے انکاری بلکہ سیدنا صدیقِ اکبر۔ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شانِ پاک میں تبرا۔ یعنی لعنت اور گالیاں بکتا ہو۔ قدری (تقدیر کا منکر) وغیرہ۔ یا جو شفاعت۔ یا دیدارِ الٰہی۔ یا عذابِ قبر۔ یا کراماً کاتبین کا اِنکار کرتا ہو۔ اُنکے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی (عالمگیری، غنیہ) اس سے بھی سخت حکم گستاخِ رسُول وہابیہ دیوبندیہ زمانہ فرقہ کی تمام ٹولیوں کا ہے۔ کہ اللہ عزّوجل کو جھوٹ بولنا ممکن پر سختی سے عقیدہ رکھے ہوئے ہیں۔ اور حضور علیہ السلام کی گستاخی ہیں۔ تقویۃُ الایمان۔ صراطِ مستقیم۔ تحذیرُ النّاس۔ براھینِ قاطعہ۔ حفظ الایمان وغیرہ کے کفریہ عقائد پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ اور ایسے ڈٹے ہوئے ہیں کہ اگر وہی الفاظ اُن کے اپنے بزرگوں کو کہے جائیں تو فوراً ہی نہ صرف لال پیلے ہوں بلکہ مارنے مرنے کو تیّار ہو جائیں۔ اور جب وہی الفاظ اُنکی اپنی

کُتب میں اللہ تعالیٰ۔۔۔ اور اُس کے محبوب اعظم کے بارے میں لکھے دکھائیں تب وہ کمال بے حیائی سے آنکھیں مٹکاتے ہوئے بکیں کہ یہ الفاظ حضور علیہ السّلام کیلئے جائز ہیں تب ہی تو اتنے بڑے عالم نے لکھے ہیں وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔

جو اللہ عزّوجل۔۔۔ اور اس کے پیارے نبی صَلّی اللہُ تعالیٰ عَلیہ وسلّم کی توہین کرتے ہیں۔۔۔ یا توہین کرنے والوں کو اپنا پیشوا۔۔۔ یا کم از کم مُسلمان ہی جانتے ہیں۔۔۔ وہ امام تو کیا۔۔۔ وہ خود دائرۂ اسلام سے خارج مُرتد واجبُ القتل ہیں۔۔۔۔

میرے پیارے اسلامی بھائیو!۔۔۔ جو سچّے پکّے مسلمان ہیں وہ اعمال سے پہلے عقائد پر نظر رکھتے ہیں۔۔۔ اگر عقیدہ غلط تو عمل بے وقعت۔۔۔ مسلمان کبھی ہر گز۔۔۔ اللہ اور اللہ کے پیارے رسُول کے گستاخوں کی وکالت نہ کریں گے۔۔۔ اور نہ ان کو مسلمان جانیں گے۔۔۔ نہ ان کی امامت میں نماز پڑھنے کے حیلے بہانے تراشیں گے۔۔۔ نہ ان کے کُفر میں شک کی راہیں نکالیں گے۔۔۔ نہ ان کے حق میں نرمی کی تدبیر گڑھیں گے۔۔۔ سوائے اُن کے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے۔۔۔ سُورۃ نوٓنۗ وَالقَلَم میں۔۔۔ زِنا کی پیدائش بتائی۔۔۔ اللہ تعالیٰ حرامیوں کو بھی۔۔۔ گستاخوں کی طرفداری سے بچائے۔۔۔ کہ حرامی ہونا اتنا بڑا عیب نہیں کہ جتنا بڑا۔۔۔ گستاخِ رسُول ہونا عیب و جرم ہے۔۔۔ حرامی ہونا گستاخِ رسُول کی دس علامتوں سے ایک علامت ہے۔۔۔ جو لوگ وہابیوں کو اسلامی عقائد کے حامل نہیں بلکہ صرف اسلامی احکام پر عامل مانتے ہیں۔۔۔ وہ غلطی پر ہیں۔۔۔ یہ کس کو نہیں معلوم کہ اسلامی احکام کی بھی خلاف ورزی شراب پینے۔۔۔ زِنا کرنے۔۔۔ جھوٹ بولنے میں ان وہابیوں کے سَرداروں شیخوں نے یہود و نصاریٰ کو بھی پیچھے چھوڑ رکھا ہے۔۔۔۔

ضروری وضاحت: طوالت سے بچنے کے لیے ان کفریہ عبارتوں کے اقتباسات درج کرتا ہوں مکمل مضمون ان کتابوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔

وہابی دیوبندی عقائد کے چند نمونے

عقیدہ ۱۔ حضور صلعم کا مزار گرا دینے کے لائق ہے۔ اگر میں اس کے گرا دینے پر قادر ہو گیا تو گرا دوں گا۔ بانی وہابی مذہب محمد بن عبدالوہاب نجدی (اوضح البراہین) عقیدہ ۲۔ میری لاٹھی محمد صلعم سے بہتر ہے کیونکہ اس سے سانپ مارنے کا کام لیا جاسکتا ہے۔ اور محمد مر گئے انہیں کوئی نفع باقی نہ رہا۔ (اوضح البراہین صفحہ ۱۰) عقیدہ ۳۔ محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے (ماخوذ حسین احمد مدنی (الشہاب الثاقب ص۴۳) کتب خانہ اعزازیہ دیوبند) عقیدہ ۴۔ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے ایسا علم زید و عمر بچوں اور پاگلوں کو، بلکہ تمام جانوروں کو حاصل ہے، رسول کی تخصیص نہیں۔ حوالہ کے لیے دیکھئے کتاب (حفظ الایمان صفحہ ۸، مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی، شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ کمپنی دیوبند اور کتب خانہ اعزازیہ دیوبند) عقیدہ ۵۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی سمجھنا عوام کا خیال ہے اہل علم کا نہیں (تحذیر الناس صفحہ ۳، مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی شائع کردہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند) عقیدہ ۶۔ حضور نبی کریم علیہ السلام کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس ص۲۵) عقیدہ ۷۔ شیطان و ملک الموت کو تمام روئے زمین کا علم ہے اور حضور علیہ السلام کے علم سے زیادہ ہے۔ (براہین قاطعہ ص۵۵ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی شائع کردہ کتب خانہ امدادیہ دیوبند) عقیدہ ۸۔ "نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوبنے سے برا ہے۔" (صراط مستقیم ص۹۶ مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند) عقیدہ ۹۔ "ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔" (تقویۃ الایمان ص۱۳ مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند) عقیدہ ۱۰۔ "سب انبیاء و اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔" (تقویۃ الایمان ص۴۸) عقیدہ ۱۱۔ حضور علیہ السلام کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کیجئے۔" (تقویۃ الایمان ص۵۲) عقیدہ ۱۲۔ حضور علیہ السلام پر افتراء باندھا کہ گویا آپ نے فرمایا: "میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔" (تقویۃ الایمان ص۵۳) عقیدہ ۱۳۔ حضور علیہ السلام کا یوم میلاد منانا کنھیا کے جنم دن منانے کی طرح ہے۔" (براہین قاطعہ ص۱۵۲) خلیل احمد دیوبندی حضور علیہ السلام کے لیے اردو زبان کا علم دیوبند کے علماء سے آنا بتاتے ہیں (براہین قاطعہ ص۳۰) بلغۃ الحیران نامی کتاب ص۸ میں حضور علیہ السلام کا گرنا لکھا اور اپنے لیے لکھا کہ میں نے انہیں گرنے سے روکا۔ "رسول کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔ (براہین قاطعہ ص۵۵) رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔" (تقویۃ الایمان ص۵۰) یہ چند حوالے حاضر ہیں۔

آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ کیا ان عقائد کے حامل افراد مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں؟ اگر یہ عقائد رکھنے والے کافر و مرتد ہیں تو ان کو مسلمان سمجھ کر نماز میں امام بنانا کیا کفر نہیں؟

نوٹ: اس طرح کے مزید عقائد دیکھنے ہوں تو "وہابی مذہب" اور "دیوبندی مذہب" نامی کتابیں مطالعہ فرمائیں۔

انعام: جن کتب کے حوالے دیئے گئے ہیں اگر یہ کتب دیوبندیوں وہابیوں کی تصنیف شدہ نہ ہوئیں تو فی کتاب ایک ہزار روپے انعام۔

مشورہ: اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ کی دس نشانیاں ارشاد فرمائیں آخری نشانی بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيمٍ کہ وہ حرامی ہو اور آگے سزا یہ سنائی کہ سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ یعنی قریب ہے کہ ہم اس کی سور کی سی تھوتھنی پر داغ دینگے۔ پ۲۹ سورۃ القلم لہٰذا تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ زنا سے بچیں تاکہ گستاخ رسول پیدا نہ ہوں

شک پر اعتراض کا جواب

برِّ صغیر میں وہابیت پھیلانے والا۔۔اور یہ کہ تقویۃ الایمان ۔صراطِ مستقیم ۔یک روزی وغیرہ کُتب میں سینکڑوں کُفریہ عقائد رکھنے والا ۔ اسمٰعیل دہلوی کا ۔دہلی کی جامع مسجد اور پنج پیر کے مناظروں میں اپنے کُفریہ عقائد سے توبہ کرنا مشہور ہے ۔اگر اس وجہ سے کوئی اُس کو کافر کہنے سے زبان روکے تو اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ وہ مسلمان شخص ۔اسمٰعیل دہلوی کی کُفریہ عبارات میں شک کر رہا ہے ۔**بلکہ احتیاط** ۔۔توبہ کا مشہور ہونا ہے ۔۔۔ **بعض مسلمانوں کا یہ اعتراض کہ** ۔۔" جو شخص اپنے سگے چچا حضرت مولینا عبدالعزیز محدّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنی توبہ سے کئی بار دھوکے دے چکا ہو ۔۔پھر اُن کے بعد بھی کئی بار توبہ سے پھرا ۔۔ ایسے کی توبہ کا کیا اعتبار ؟ "۔۔

تو میرے پیارے اسلامی برادرو! ۔۔۔جب امامِ اہلسُنّت حضرت مولینا الشّاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی ۔۔۔ اُس کی کفریہ عبارات کو کُفریہ گنائیں ۔۔ اور بسبب توبہ مشہور ہونے کے اُس کو کافر کہنے سے زبان روکیں ۔۔۔تو یہ کمال احتیاط نہیں تو اور کیا ہے ؟ ۔۔۔مُقامِ تعجب تو یہ ہے کہ کُفریہ عقائد کا بانی تو توبہ کرے **مگر** اُس کے پیروکار وہابیہ **دیوبندیہ** اُن عقائد کو سینے سے چپٹائیں ۔ اور کسی قیمت پر اُن کفریہ عقائد کو چھوڑنا پسند نہ کریں ۔۔۔ **اگر** اہلسُنّت کی مسجد پر قبضہ کے ارادہ سے ۔۔**یہ** وہابیہ **دیوبندیہ** اپنے ان کُفریہ عقائد کو بُرا بھی کہیں ۔ **تب بھی** یہ دِل سے وہابی ۔۔۔اور صرف زبان پر اہلسُنّت ہوتے ہیں ۔۔تاکہ جب مسجد کی کمیٹی وغیرہ پر قابو پالیں تب محمّد بن عبدالوہاب نجدی کا پیروکار ۔۔۔وہابی **دیوبندی** ہونا ظاہر کریں ۔۔۔۔ دُعا ہے کہ اللہ عزّوجل شیطانوں کے مکروں سے

مسلمانوں کو بچائے آمین۔ اِن کے عقائد کی تفصیل۔ کتاب وہابی مذہب۔ دیوبندی مذہب۔ کیا کافر کو بھی کافر نہ کہنا چاہیئے۔ نامی کتابوں میں دیکھیں۔

مسئلہ: بدمذہب کہ جسکی بدمذہبی حدِّ کفر کو نہ پہنچی ہو۔ اور فاسق معلن جیسے شرابی۔ جواری۔ زناکار۔ سُود خوار۔ اور چغل خور وغیرہم جو کبیرہ گناہ بالاعلان کرتے ہیں انکو امام بنانا گناہ۔ اور اُنکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ (درمختار، ردّالمحتار)

مسئلہ: جو رکوع و سجود سے عاجز ہو۔ اور کھڑے یا بیٹھے رکوع سجود کی جگہ اشارہ کرتا ہو اُسکے پیچھے رکوع سجود پر قادر والے کی نماز نہ ہوگی البتّہ بیٹھکر رکوع سجود کرنیوالے کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نماز ہو جائیگی (درمختار، ردّالمحتار وغیرہما)۔

ترکِ جماعت کے اعذار

مسئلہ: مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقّت ہو (۲) اپاہج (۳) جسکا پاؤں کٹ گیا ہو۔ (۴) جس پر فالج گرا ہو (۵) اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو (۶) اندھا۔ (۷) سخت بارش (۸) شدید کیچڑ کا حائل ہونا (۹) سخت سَردی (۱۰) سخت تاریکی۔ (۱۱) آندھی۔ (۱۲) مال یا کھانا ضائع ہونیکا اندیشہ۔ (۱۳) قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست (۱۴) ظالم کا خوف۔ (۱۵) پاخانہ۔ (۱۶) پیشاب۔ (۱۷) ریاح کی حاجت شدید ہے۔ (۱۸) گاڑی کے چلے جانے کا اندیشہ ہو۔ (۱۹) بھُوک کی حالت میں کھانا سامنے آجانا (۲۰) مریض کی تیمارداری۔ یہ سب ترکِ جماعت کے لئے عذر ہیں۔

مسئلہ: عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں۔ دن کی نماز ہو یا رات کی۔ جمعہ کی ہو یا عیدین کی۔ نہ جوانوں کو نہ بڑھیوں کو جائز۔ اور بدمذہبوں کی مجالس یا گمراہ کرنے والی درس کی محفل میں شمولیت حرام۔

جماعت کا بیان

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا "نماز جماعت تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ بڑھ کر ہے۔"[1]

مسئلہ: صحیح العقیدہ متقی عالم یعنی ضروری مسائل سے واقف کی اقتدا اگر عذر نہ ہو تو ہر عاقل بالغ مرد پر جماعت سے نماز واجب ہے۔ بلا عذر ایکبار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے۔ (بہارِ شریعت)

مسئلہ: مرد اور بچے خنثیٰ اور عورتیں جمع ہوں۔ تو صفوں کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے مردوں کی صف ہو۔ پھر بچوں کی۔ پھر خنثیٰ کی۔ پھر عورتوں کی۔ بچہ اگر ایک ہی ہو تو مردوں کی صف میں داخل ہو جائے۔ (درمختار)

مسئلہ: صفیں ملکر کھڑی ہوں کہ بیچ میں کشادگی نہ رہ جائے۔ اور سب کے مونڈھے برابر ہوں۔ (درمختار)

حدیث: ابو ہریرہ راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم۔ مردوں کی سب صفوں میں بہتر پہلی صف ہے۔ اور سب میں کم تر پچھلی۔ اور عورتوں کی سب صفوں میں بہتر پچھلی ہے۔ اور کمتر پہلی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

حدیث: باسنادِ حسن۔ امّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ۔ اللہ اور اس کے فرشتے صف کے داہنے والوں پر دُرود بھیجتے ہیں" (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حدیث: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور علیہ السّلام فرماتے ہیں۔ "جو مسجد کی بائیں جانب کو اس لئے آباد کرے کہ اُدھر لوگ کم ہیں اُسے دونا ثواب ہے۔"[2]

---

[1] بخاری، مسلم، مالک، ترمذی، نسائی

[2] طبرانی کبیر

حدیث: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ صفِ اوّل کو پورا کرو پھر اُس کو جو اُس کے بعد ہو۔ اگر کچھ کمی ہو تو پچھلی صف میں ہو۔ ﴿ابوداؤد﴾

مسئلہ: امام کو ستونوں کے درمیان (یونہی محراب یا چوکھٹ کے درمیان) کھڑا ہونا مکروہ ہے ﴿درمختار﴾ **لہٰذا** محراب یا چوکھٹ وغیرہ سے امام باہر قدم رکھے۔ اگر اگلی صف میں تنگی آئے تب آدھے پیر سے زائد محراب و چوکھٹ سے باہر ہو۔

مسئلہ: عورت اگر مرد کے محاذی یعنی برابر ہو تو مرد کی نماز جاتی رہے گی۔ اس کی مختصر تفصیل یہ ہے۔ ایسی کم سے کم عمر کی عورت عاقلہ جو نو سال سے اگرچہ کم عمر کی ہو۔ مگر صحت وغیرہ ایسی کہ اُس کو دیکھنے سے شہوت اُبھرے۔ اور کتنی ہی زیادہ عمر کی بوڑھی ہو۔ اگرچہ بیوی ہی ہو۔ اگرچہ وہ عورت ہو جس سے شادی نہیں ہو سکتی وہ۔ رکوع سجود والی نماز جماعت سے پڑھنے میں مرد عاقل بالغ کی برابر اگر کھڑی ہو۔ مرد کی نماز نہ ہوگی **البتہ** اگر عورت اور مرد کے درمیان انگلی برابر موٹا۔ اور ایک ہاتھ اونچا تختہ۔ یا کوئی اور چیز ایسی ہی حائل ہو۔ یا ایک ہاتھ سے زائد فاصلہ ہو۔ پھر نماز ہو جائے گی۔ ﴿بہارِ شریعت﴾

مسئلہ: قعدہ اولیٰ میں امام تشہد پڑھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور بعض مقتدی تشہد پڑھنا بھول گئے۔ وہ بھی امام کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ تو جس نے تشہد نہیں پڑھا تھا وہ بیٹھ جائے اور تشہد پڑھ کر امام کی متابعت کرے۔ اگرچہ رکعت فوت ہو جائے۔ ﴿عالمگیری صفحہ ۹۰ جلد ۱﴾

مسئلہ: رکوع یا سجدہ سے امام کے پہلے مقتدی نے سر اُٹھا لیا تو لوٹنا واجب ہے اور یہ دُو رکوع دُو سجدے نہیں ہونگے ۔ عالمگیری

مسئلہ: پانچ چیزیں وہ ہیں کہ امام چھوڑ دے تو مقتدی بھی نہ کرے ۔ اور امام کا ساتھ دے (۱) تکبیراتِ عیدین (۲) قعدہ اولیٰ (۳) سجدۂ تلاوت ۔ (۴) سجدہ سہو (۵) قنوت جبکہ رکوع فوت ہونیکا اندیشہ ہو ۔ ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع کرے ۔ عالمگیری ۔ صغیری

مسئلہ: چار چیزیں وہ ہیں کہ اگر امام کرے تو مقتدی اُس کا ساتھ نہ دیں ۔ (۱) نماز میں کوئی زائد سجدہ کیا (۲) تکبیراتِ عیدین میں اقوالِ صحابہ پر زیادتی کی (۳) نمازِ جنازہ میں پانچ تکبیریں کہیں ۔ (۴) پانچویں رکعت کیلئے بھول کر کھڑا ہو گیا ۔ پھر اگر اس صُورت میں ۔ اگر قعدہ اخیرہ کر چکا ہے تو مقتدی اُس کا انتظار کرے ۔ اگر پانچویں رکعت کے سجدہ سے پہلے لوٹ آیا تو مقتدی بھی اُس کا ساتھ دے اُس کے ساتھ سلام پھیرے ۔ اُسکے ساتھ سجدہ سہو کرے ۔ اور اگر امام نے پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا ۔ تو مقتدی تنہا سلام پھیر دے ۔ عالمگیری

مسئلہ: نو چیزیں ہیں کہ امام اگر نہ کرے تو مقتدی اُسکی پیروی نہ کرے **بلکہ** بجالائے (۱) تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اُٹھانا (۲) ثنا پڑھنا جبکہ امام فاتحہ میں ہو اور آہستہ پڑھتا ہو (۳) رکوع (۴) سجُود کی تکبیرات (۵) تسبیحات ۔ (۶) تسمیع ۔ (۷) تشہد پڑھنا (۸) سلام پھیرنا (۹) تکبیراتِ تشریق ۔ عالمگیری ۔ صغیری

مسئلہ: امام سے پہلے سجدہ کیا مگر اُسکے سر اُٹھانے سے پہلے امام بھی سجدہ میں پہنچ گیا تو سجدہ ہو گیا ۔ مگر مقتدی کو ایسا کرنا حرام ہے ۔ عالمگیری

نماز ٹوٹ جانے کے اسباب

بھول کر یا قصداً کسی سے بات کرنا۔ کسی کو قصداً۔ یا سہواً سلام کرنا۔ یا جواب دینا۔ کسی کی چھینک کا جواب دینا۔ امام کی بھول پر بیٹھ جا کہنا۔ یا ہوں کہنا۔ اللہ تعالیٰ کا نام سُن کر جَلَّ جَلَالُہٗ اور حضور علیہ السلام کا نام سُن کر دُرُود شریف بقصد جواب پڑھنا۔ اور اگر بقصد جواب نہ ہو تو حرج نہیں۔ اپنے امام کے سوا دوسرے کو لُقمہ دینا۔ درد یا مُصیبت کی وجہ سے آہ۔ اُوہ۔ اُف۔ وغیرہ کہنا۔ اور اگر بے اختیار مریض وغیرہ سے آہ۔ اُوہ۔ اُف کی آواز نکلی معاف ہے۔ نماز پوری ہونے سے پہلے قصداً سلام پھیرنا۔ اگر بھول کر پھیر دیا تو حرج نہیں نماز پوری کر کے سجدہ سہو کر لے نماز میں قرآن شریف دیکھ کر یا محراب وغیرہ میں لکھا ہوا دیکھ کر پڑھنا۔ اچھّی بُری خبر سُنکر کچھ کہنا نماز جاتی رہتی ہے۔ پڑھنا یا کہنا۔ کلام وہی مفسدِ نماز ہے جس کی آواز خود سُن سکے۔ اِس سے کم۔ معاف ہے۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کو آللّٰهُ۔ یا آكْبَرُ۔ یا اَكْبَرُ۔ یا اَکْبار کہا نماز جاتی رہی۔ قرأت یا اذکارِ نماز میں سخت غلطی کرنا۔ کچھ کھانا پینا۔ ہاں دانتوں کے اندر کوئی چیز رہ گئی تھی اُس کو نگل گیا اگر چنے کے برابر ہے نماز جاتی رہی۔ اور اگر چنے سے کم ہے تو فاسد نہ ہوئی۔ مکروہ ہوئی۔ چینی کا دانہ گھل کر حلق میں پہنچا نماز جاتی رہی۔ دانتوں کا خون حلق میں گیا اور مزہ محسوس ہوا نماز فاسد ہو گئی۔ ناپاک جگہ پر بغیر حائل کے سجدہ کیا۔ نماز جاتی رہی۔ اگرچہ اس سجدہ کو پاک جگہ پر پھر سے ادا کیا ہو۔ درمختار۔ یونہی گھٹنے۔ یا ہاتھ۔ سجدہ میں ناپاک جگہ پر رکھے نماز جاتی رہی۔ ردّالمحتار۔ عمل کثیر سے نماز جاتی رہتی ہے مثلاً۔ ایک رکن میں (یعنی قیام یا رکوع یا سجدہ یا قعدہ وغیرہ میں) تین مرتبہ کھجایا تو نماز جاتی رہی۔ نمازی کے طمانچہ مارا۔ یا کوڑا مارا نماز جاتی رہی۔ چوپایہ نے نمازی کو یک دم بقدر تین قدم کھینچا۔ یا دھکیلا نماز جاتی رہی۔ سینہ کو بلا عذر قبلہ سے پھیرا۔ یا عورت

نماز میں تھی مرد نے بوسہ۔ یا شہوت سے اُس کے بدن کو چھُوا۔ اِن عملوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ جس طرح غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ کو غَیْرِ الْمَغْظُوْبِ پڑھنے سے معنٰی بدل جاتے ہیں اور نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ اسی طرح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَزِیْمِ یعنی ظ۔ کو۔ ز۔ پڑھنے سے معنٰی میں فساد آجاتا ہے جس کی وجہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے[۱]۔

نماز توڑنا کب جائز سانپ وغیرہ مارنے کیلئے جبکہ ایذا کا صحیح اندیشہ ہو۔ یا کوئی جانور بھاگ گیا اُس کے پکڑنے کیلئے۔ یا بکریوں کو بھیڑیئے مرغ کو بلّی کے حملے کرنیکے خوف سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔ یونہی اپنے یا پرائے ایک درہم یعنی ۳ نئے پیسے کے نقصان کا خوف ہو مثلاً۔ دُودھ اُبل جائیگا۔ یا گوشت ترکاری جل جانیکا خوف ہو۔ یا ایک درہم ہی کی چیز چور اُچکا لے بھاگا۔ تو اِن سب صُورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے (نظامِ شریعت ۱۰۹)۔

نماز توڑنا کب مستحب ہے پاخانہ پیشاب معلوم ہوا۔ یا بدن میں اتنی نجاست لگی دیکھی کہ نماز کیلئے مانع نہ ہو۔ یا اُس کو کسی اجنبی عورت نے چھُو دیا۔ تو نماز توڑ دینا مستحب ہے۔ بشرطیکہ وقت۔ یا جماعت فوت نہ ہو جائے۔ اور پاخانہ پیشاب کی حالت شدید معلوم ہونے میں تو جماعت کے فوت ہو جانیکا بھی خیال نہ کیا جائے۔ البتّہ وقت کے فوت کا لحاظ چاہیئے[۲]۔ نفل نماز میں اگر ماں پکارے۔

نماز توڑنا کب واجب ہے گاڑی چھوٹ رہی ہو۔ کوئی مُصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو۔ مطلقاً کسی شخص کو پکارتا ہو یا کسی نمازی کو۔ یا کوئی ڈوب رہا ہو۔ یا کوئی آگ سے جل جائیگا۔ یا نمازی کی عمارت میں آگ لگی ہے۔ یا کوئی اندھا راہ گیر کنوئیں میں گرا چاہتا ہو۔ اِن سب صُورتوں میں نماز توڑ دینا واجب ہے جبکہ بچانے پر قادر ہو[۲]۔

۱۔ نظامِ شریعت صفحہ نمبر ۹۲ و ۱۱۷ ۔۔۔۔ ۲۔ نظامِ شریعت صفحہ نمبر ۱۱۰ ۔۔۔۔

سجدہ سہو کا بیان

مسئلہ: فرض کی تاخیر۔ اور فرض و واجبات کی ترتیب میں خلل واقع ہو۔ یا۔ واجبات نماز میں جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے۔ تو اُس کی تلافی کیلئے سجدہ سہو واجب ہے۔ اُس کا طریقہ یہ ہے کہ التحیات کے بعد دہنی طرف سلام پھیر کر ۲ دو سجدے کرے۔ پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔ عامہ کتب

مسئلہ: اگر بغیر سلام پھیرے ۲ دو سجدے کر لئے کافی ہیں۔ عالمگیری

مسئلہ: قصداً واجب ترک کیا تو سجدہ سہو سے وہ نقصان دفع نہ ہوگا بلکہ اعادہ (یعنی پھر سے نماز ادا کرنا) واجب ہے۔ یونہی اگر سہواً واجب ترک ہوا۔ اور سجدہ سہو نہ کیا۔ جب بھی اعادہ یعنی پھر سے نماز ادا کرنا واجب ہے۔ درمختار

مسئلہ: فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ سجدہ سہو سے اُس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا پھر سے ادا کرے۔ **مسئلہ:** سلام کے بعد کسی سے کلام کیا یا دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے تو پھر سجدہ سہو نہیں ہو سکتا۔ نماز پھر سے پڑھے۔

مسئلہ: سجدہ سہو کے بعد تشہد پڑھنا واجب ہے۔ عالمگیری

مسئلہ: ایک نماز میں چند واجب ترک ہوئے تو وہی ۲ دو سجدے سب کے لئے کافی ہیں (ردالمحتار)

مسئلہ: فرض کی پہلی رکعتوں میں اَلْحَمْدُ کا زیادہ حصہ پڑھ لیا تھا۔ پھر سے اَلْحَمْدُ پڑھی تو سجدہ سہو واجب ہے۔ اور اگر اَلْحَمْدُ کے بعد سُورۃ پڑھی۔ اُس کے بعد پھر اَلْحَمْدُ پڑھی تو سجدہ سہو واجب نہیں۔ یونہی فرض کی آخری رکعتوں میں فاتحہ کی تکرار سے مُطلقاً سجدہ سہو واجب نہیں۔ عالمگیری

مسئلہ: اگر سُورۃ کے پڑھنے کے بعد۔ یا رکوع میں۔ یا رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا۔ تو پھر اَلْحَمْد پڑھ کر سُورۃ پڑھے اور رکوع کرے آخر میں سجدہ سہو کرے۔ عالمگیری

مسئلہ: فرض کی پچھلی رکعتوں میں قصداً سُورت ملائی۔ تو سجدہ سہو نہیں۔ یونہی اگر پچھلی رکعتوں میں اَلْحَمْد نہ پڑھی جب بھی سجدہ سہو نہیں۔ اور رکوع۔ سجود یا قعدہ میں قرآن پڑھا۔ تو سجدہ سہو واجب ہے۔ ۔عالمگیری۔

مسئلہ: آیت سجدہ پڑھی۔ اور سجدہ کرنا بھول گیا تو سجدۂ تلاوت ادا کرے۔ اور سجدہ سہو کرے عالمگیری **مسئلہ:** تعدیلِ ارکان بھول گیا سجدہ سہو واجب ہے (عالمگیری)

مسئلہ: فرض نماز میں قعدہ اولیٰ بھول گیا۔ تو جب تک سیدھا کھڑا نہ ہو لوٹ آئے۔ اور سجدہ سہو نہیں۔ اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو نہ لوٹے۔ اور آخر میں سجدۂ سہو کرے درمختار

مسئلہ: نفل کا ہر قعدہ۔ قعدہ اخیرہ ہے۔ یعنی فرض ہے۔ اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا۔ تو جبتک اس رکعت کا سجدہ نہ کرے لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے (درمختار)۔

مسئلہ: قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد اتنا پڑھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو سجدہ سہو واجب ہے۔ اس وجہ سے نہیں کہ دُرود شریف پڑھا۔ بلکہ اس وجہ سے کہ تیسری رکعت کے قیام میں تاخیر ہوئی۔ تو اگر اتنی دیر تک خاموش رہتا جب بھی سجدہ سہو واجب ہے۔ جیسے قعدہ و رکوع۔ سجود میں قرآن پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہے۔ حالانکہ وہ کلام الٰہی ہے۔ **واقعہ:** امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "دُرود پڑھنے والے پر تم نے کیوں سجدہ واجب بتایا"۔ عرض کی اِس لئے کہ اُس نے بھول کر پڑھا۔ حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تحسین فرمائی (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ: کسی قعدہ میں اگر تشہد میں سے کچھ رہ گیا۔ سجدہ سہو واجب ہے۔ نماز نفل ہو۔ یا فرض۔ = عالمگیری =

مسئلہ: پہلی دو رکعتوں کے قیام میں الحمد کے بعد تشہد پڑھا۔ سجدہ سہو واجب ہے۔ اور الحمد سے پہلے پڑھا تو نہیں (عالمگیری)۔

مسئلہ: قعدہ اُولیٰ میں چند بار تشہد پڑھا تو سجدہ سہو واجب ہوگیا = عالمگیری =

مسئلہ: تشہد پڑھنا بھول گیا۔ اور سلام پھیر دیا۔ پھر یاد آیا تو لوٹ آئے تشہد پڑھے اور سجدہ سہو کرے (اور پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے)۔ یُونہی اگر تشہد کی جگہ اَلْحَمْدُ پڑھی سجدہ سہو واجب ہوگیا۔ = عالمگیری =

مسئلہ: امام نے فجر۔ مغرب یا عشاء میں ایک آیت آہستہ پڑھی۔ یا ظہر عصر میں بُلند آواز سے (قرأت کی) تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ ایک ایک کلمہ آہستہ یا جہر سے معاف ہے = عالمگیری =

مسئلہ: تشہد کے بعد یہ شک ہوا کہ تین رکعت ہوئیں۔ یا چار۔ اور تین بار سُبحَانَ اللہ جتنی دیر خاموش سوچتا رہا۔ پھر یقین ہوا کہ چار ہوگئیں تو سجدہ سہو واجب ہے۔ اور اگر ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد ایسا ہوا تو کچھ نہیں۔ = عالمگیری =

مسئلہ: شک کی سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب۔ اور غلبۂ ظن میں نہیں۔ مگر جبکہ سوچنے میں ایک رکن کا وقفہ ہوگیا تو واجب ہوگیا۔ = درمختار =

چار رکعت والی میں تیسری پر قعدہ اخیرہ کیا جب یاد آجائے خواہ سلام کے فوراً بعد۔ تو چوتھی رکعت ادا کر کے سجدہ سہو سے نماز کامل کرے

مسئلہ: مصلی کے آگے سُترہ ہو یعنی کوئی ایسی چیز جس سے آڑ ہو جائے تو سُترہ کے بعد سے گذرنے میں حرج نہیں = عالمگیری صفحہ ۱۰۴ جلد اول =

مسئلہ: سُترہ بقدر ایک ہاتھ کے اونچا۔ اور اُنگلی برابر موٹا ہو۔ = درمختار =

برکات سے محرومی فاقہ تنگدستی بیماری کے اسباب

یوں تو برکات سے محرومی، فاقہ، تنگدستی، اور بیماری کے اسباب ہزاروں ہیں ــــ مگر یہاں صرف کھانے سے متعلق چند عرض کئے جاتے ہیں

- بے غسلی حالت میں کھانا کھانا برکات سے محرومی و اسبابِ فاقہ تنگدستی ہے۔
- بغیر ہاتھ دھوئے کھانا ــــ
- بغیر بسم اللہ پڑھے کھانا، پینا۔
- ننگے سر کھانا ــــ
- پاؤں لٹکا کر کھانا ــ پینا ــــ
- بغیر عُذر بائیں ہاتھ سے کھانا پینا۔
- گرم کھانا تکلیف دہ بھی ــــ
- اوّل آخر بغیر نمک یا نمکین کھانا ــ بیماری و سخت مضر بھی ــــ
- کھڑے ہو کر کھانا مضر صحت بھی ــ
- بغیر عُذر جوتے پہنے کھانا ــــ
- کھڑے کھڑے پانی وغیرہ پینا ــ درد جگر کا مورث بھی ــــ
- کھانے میں پھونک مارنا ــ یعنی گندی سانس کھانے یا پینے کی چیز میں چھوڑنے سے خالص بیماری اور مضر صحت بھی ــــ
- آڑے ترچھے لیٹے ہوئے کھانا ــــ
- بغیر عذر پیر پھیلا کر بیٹھے کھانا ــــ
- بغیر بلائے دعوت میں جانا ــــ
- فقیر کو جھڑکنا ــــ
- دروازے میں بیٹھ کر کھانا پینا ــ
- بغیر عُذر اندھیرے میں کھانا ــــ
- مٹی چینی یا شیشے کے شکستہ برتن میں کھانا پینا ــــ
- روٹی ٹ سالن حقیر جگہ رکھنا ــ حتیٰ کہ سفر کے دوران ــ ریل، بس میں بھی ــــ مجبوری میں اللہ تعالیٰ سے معافی کی امید ــــ
- میت کے قریب بیٹھ کر کھانا ــ کہ دِل کی سختی بھی ــــ

- کھانے پینے کی چیز کو ٹھوکر مارنے سے رزق کو ٹھکرانہ۔ فاقہ تنگدستی کو دعوت دینا بھی ـــــــ
- دانتوں سے روٹی کُترنا ـــــــ
- چارپائی یا بستر پر بغیر دسترخوان بچھائے کھانا کھانا ـــــــ
- چارپائی پر خود سرہانے بیٹھنا۔ اور کھانا پائنتی رکھنا ـــــــ
- کھانے کے آخر انگلیوں اور برتن کو نہ چاٹنا۔ برتن کی مغفرت کی دُعاء سے بھی محروم ہونا ـــــــ
- سامنے کھانا ہوتے ہوئے کھانے میں دیر کرنا گویا کھانے کو انتظار کرانا کہ قحط مسلط کرانا بھی ـــــــ
- کھانے کے اختتام پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ پڑھنے سے برکت سے محرومی و ناشکری کی وجہ سے نحوست بھی اور نقصان بھی ـــــــ
- کھانے کے بعد ہاتھ نہ دھونا، یا دھوکر تولیہ وغیرہ سے نہ پوچھنا۔ رزق کی تنگی کے علاوہ آنکھ کاغذ کپڑے خراب ہونیکا سبب بھی اور کھانے سے فارغ ہو کر بغیر ہاتھ منھ دھوئے سونے سے شیطان ہاتھ منھ چاٹتا ہے۔ اور مرض برص کا باعث بھی ـــــــ
- کھانا کھاکر۔ یا دھوکر ہاتھوں کا دامن۔ آستین۔ یا دوپٹہ سے پونچھنا۔ کہ برکات سے محرومی ہے ـــــــ
- منھ، دانت نہ صاف کرنے سے بیشمار بیماریوں کے علاوہ خیر و برکت سے محروم بھی
- جس برتن میں کھانا کھایا اسی میں ہاتھ دھونا کہ برکات سے سخت محرومی ہے۔
- کھانے کے بعد برتن صاف نہ کرنا انگلی سے۔ یا اس کو یونہی بے قدری کی حالت میں چھوڑنا ـــــــ
- مہمان کو حقارت سے دیکھنا۔ اور اس کے آنے سے ناخوش ہونا ـــــــ
- کھاتے ہوئے صلۂ رحمی نہ کرنا۔ یعنی دوسروں کا خیال نہ کرنا ـــــــ

- پڑوسی کو خاص کر تنگدست پڑوسی کو کھانے میں شریک نہ کرنا۔ یعنی پیالے یا پلیٹ میں کھانا نہ بھیج کر ____
- تنگدست غریب پڑوسی کے بچوں وغیرہ کو تلنے۔ بگھارنے اور بھوننے کی خوشبو سے بے چین کرنا۔ **حدیث:** اپنی ہانڈی سے پڑوسی کو ایذا، نہ دو۔ کچھ اسے بھی دو ____
- پھل فروٹ۔ ڈرائی فروٹ وغیرہ بغیر دھوئے ہی کھا لینا ____
- دانتوں کا خلال ہر قسم کی لکڑی سے کرنا یعنی پاک وغیرہ کا خیال کئے بغیر استعمال کرنا ____
- دانتوں کو بلاوجہ کپڑے سے مسواک کی طرح ملنا ____
- کھانے پینے کے برتن کھلے رکھنا۔ شیطان اور حشرات الارض سے محفوظ نہ کرنا۔ سُنت طریقوں کے خلاف کے علاوہ فاقہ تنگدستی کا باعث بھی۔
- فقیروں سے روٹی خریدنا ____
- روٹی یا رزق کو خوار رکھنا کہ اس کی بے ادبی ہو۔ اور پیروں میں آئے۔
- قحط کی نیت سے غلہ روکنا کہ مہنگا ہو گا جب بیچیں گے ____

—سُنّی بہشتی زیور، جنّتی زیور، معدن اخلاق، بہارِ شریعت—

پریشانی کا باعث صرف قسمت ہی نہیں ہوتی

کچھ اپنی لغزشوں کی کارفرمائی بھی ہوتی ہے

چند دیگر تنگدستی کے اسباب بھی ملاحظہ فرمائیں ____

نحوست و افلاس، فاقہ تنگدستی کے چند دیگر اسباب

- نماز قضا کر دینا
- نماز میں سُستی یا کاہلی کرنا
- فجر کی نماز پڑھ کر مسجد سے جلد نکل آنا
- قرآن پاک کو بے وضو ہاتھ لگانا
- مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا
- جھوٹ بولنا
- جھوٹی قسمیں کھانا
- زِنا کرنا
- گناہوں میں مشغول رہنا
- برہنہ پیشاب کرنا
- ننگے سر بیتُ الخلا جانا
- نہانے کی جگہ پیشاب کرنا
- ناخن دانت سے تراشنا
- کھڑے ہو کر پائجامہ پہننا
- بایاں پاؤں پہلے پائجامہ میں ڈالنا
- بائیں ہاتھ کی آستین پہلے پہننا
- بیٹھ کر دستار (عمامہ) باندھنا
- شکستہ کنگھا استعمال کرنا
- ماں باپ کا نام لے کر پکارنا
- ماں باپ کو ایذاء دینا
- قینچی سے موئے زیرِ ناف کاٹنا
- بزرگوں کے آگے چلنا
- دروازے پر بیٹھنے کی عادت کرنا
- لہسن پیاز کے پوست جلانا
- جوں کو زِندہ چھوڑنا
- پھٹے ہُوئے کپڑے کو نہ سینا
- صبح کے وقت سونا
- مغرب اور عشاء کے وقت سونا
- برہنہ ہو کر سونا
- اولاد پر باوجود مالداری تنگی کرنا
- اہل و عیال سے لڑتے رہنا
- اولاد کو گالی دینا یا لعنت کرنا
- چراغ مُنہ کی پھونک سے بجھانا
- بازار میں سب سے پہلے جانا اور بعد میں آنا۔
- قبرستان میں ہنسنا
- کوڑا کرکٹ گھر میں جمع رکھنا
- گانے بجانے میں دِل لگانا
- بغیر حاجت سوال کرنا
- امانت میں خیانت کرنا
- شکستہ یا گرہ دار قلم سے لکھنا

- شب میں جھاڑو دینا ــــ خصوصاً کپڑے سے جھاڑنا
- خشک بالوں میں کنگھا کرنا ــــ یا کھڑے ہو کر بال کاڑھنا
- چالیس روز سے زیادہ زیرِ ناف کے بال رکھنا
- بکریوں کے گلے میں گھس کر چلنا ــــ خصوصاً شام کے وقت
- صبح ہوتے ہی، خدا و رسُول کا نام لیئے ــــ ذکر کیئے بغیر دنیا میں مشغول ہو جانا
- بلا وجہ شرعی اپنوں سے تعلقات ختم کر لینا
- جنابت کی حالت میں ناخن تراشوانا یا سر منڈانا یا موئے زیرِ ناف وغیرہ صاف کرنا
- راستہ میں پیشاب کرنا ــــ اور بے ستری ہو تو حرام و گناہ بھی
- ہمیشہ بے ہُودہ گوئی مسخرہ پن اور ہزلیات (مذاق دِل لگی) میں مصرُوف رہنا
- سجدۂ تلاوت نہ کرنا ــــ یا باوضو ہوتے ہوئے اُس میں دیر لگانا
- تلاوتِ قرآن کے دوران آیتِ سجدہ چھوڑ کر آگے پڑھنا
- بلا ضرورت بستر کے پاس پانی کا لوٹا، سلفچی پیشاب کیلیئے رکھنا
- قرآنِ مجید گھر میں موجود ہوتے ہوئے نہ پڑھنا
- صحیح رشتہ ملنے کے باوجود جوان لڑکیوں کو نہ بیاہنا
- وضو کرتے وقت دنیا کی باتیں کرنا (اس وقت دُعائیں پڑھے یا خاموش رہے)
- بلا وجہ شرعی کسی کے تحفہ، ہدیہ، یا نذرانہ کو رد کر دینا
- وضو کی جگہ پر پیشاب یا پیشاب کی جگہ پر وضو کرنا
- اُستاذ کی عظمت و توقیر میں کمی کرنا ــــ (نہ کہ معاذ اللہ اس کی توہین
- قلم کا تراشہ اِدھر اُدھر ڈالنا کہ پیروں میں آئے
- بیتُ الخلاء میں باتیں کرنا ــــ یا وہاں کسی دینی بات میں غور و تامل کرنا
- مَردوں کو چھوٹا استنجا کرتے وقت عام گزرگاہ پر ٹہلنا اور باتیں کرنا
- ظلم کرنا ــــ کسی کو ناحق ایذا دینا ــــ اگرچہ جانور کو
- گناہوں کے کاموں میں ضد کرنا اور اپنی بات پر اڑ جانا

- ماں، باپ، اُستاذ، مُرشد کی مرضی کے خِلاف کام کرنا ______
- دروازے کی دہلیز پر تکیہ لگانا ___ یا سَر رکھ کر سونا ______
- سبز درخت کاٹ کر اس کی لکڑیاں فروخت کرنا ______
- بلاضرورت جانور ذبح کرنے کا پیشہ اختیار کرنا ______
- اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اُسکو سیدھا نہ کرنا ___ دولتِ بے زوال میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اُس پر آن کر بیٹھتا ہے۔ وہ اُس کا تخت ہے۔
- زکوٰۃ یا صدقات واجبہ مثلاً قربانی و کفارہ قسم وغیرہ کے ادا کرنے میں بخل کرنا۔ یا خواہ مخواہ انہیں ٹالتے رہنا ______
- برہنہ سر بازار میں پھرنا ___ (اور عورتوں کا ننگے سر رہنا اور اجنبیوں کے سامنے اسی حالت میں آنا جانا حَرام حَرام حَرام اور سخت گناہ ہے) ___
- دوسرے شخص کا کنگھا عاریۃً مانگ کر استعمال کرنا۔ (خصوصاً صاف کیے بغیر کہ دوسرے کے بال اُس کے بالوں میں اُلجھیں) ______
- سوتے وقت پائجامہ یا تہبند سَر کے نیچے رکھ کر سونا ___ (دولتِ بے زوال میں لکھا ہے کہ اس سے خواب خوفناک نظر آتا ہے ______
- منگل اور بدھ کی درمیانی شب یا ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب میں بیوی سے صحبت کرنا اگر اس صحبت میں حمل بھی رہا تو بچہ بے حیاء اور بد نصیب پیدا ہوگا اور ہمیشہ مفلس اور حریص رہے گا۔ مولائے کریم اپنا فضل فرمائے غالباً اِسی بنا پر سنیچر اور منگل کے دن، دُلہن بیاہ کر نہیں لاتے ___ بزرگوں اور گھر کی بڑی بوڑھیوں کا یہ عمل یہ فقیر (مفتی محمد خلیل خاں برکاتی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) اپنے بچپن سے دیکھتا آرہا ہے۔___
- حوض یا تالاب یا بہتے پانی میں پیشاب کرنا۔ اس سے نسیان بھی پیدا ہوتا ہے ___

___ (دولتِ بے زوال میں لکھا ہے کہ پانچ چیزوں سے بھول پیدا ہوتی ہے۔ ۱: حوض وغیرہ میں پیشاب کرنا۔ ۲: قبلہ کیطرف منہ کر کے پیشاب کرنا۔ ۳: راکھ پر پیشاب کرنا ۴: چوہے کا جھوٹا کھانا۔ ۵: زندگانی حرام خوری میں گنوانا۔ بلکہ غور کیجیے تو یہ آخری ایک مستقل بلا و عذاب ہے)۔

بدی کے بدلے نیکی

خلیفہ دوئم امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

- تم نے مخلوق کو کب سے غلام بنا رکھا ہے ۔ حالانکہ اُن کی ماں نے اُنھیں آزاد جَنا ہے ۔
- معاملات اُس وقت تک ٹھیک طور پر حل نہیں ہو سکتے جب تک کمزوری سے پاک نرمی ۔ اور جبر سے پاک قوّت نہ ہو ۔
- جو عیب سے واقف کرے وہ دوست ہے ۔ اور جو مُنھ پر تعریف کرے وہ گویا ذِبح کرتا ہے ۔
- طمع کرنا مفلسی ۔ اور بے غرض ہونا امیری ۔ اور بدلہ نہ چاہنا صبر ہے ۔
- نیکی کے بدلے نیکی حق ادائیگی ہے ۔ اور بَدی کے عوض نیکی احسان ہے ۔
- کم بولنا حکمت ۔ کم کھانا صحت ۔ کم سونا عبادت ۔ اور عوام سے کم مِلنا عافیت ہے ۔
- بڑھاپے سے جوانی ۔ اور موت سے پہلے بڑھاپا غنیمت جان ۔
- سخی حبیبِ خدا ہے اگرچہ فاسق ہو ۔ بخیل دشمنِ خدا ہے اگرچہ زاہد ہو ۔
- ظالموں کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم ہے ۔
- جب حلال و حرام جمع ہو تو حرام غالب ہوتا ہے اگرچہ تھوڑا سا ہی ہو ۔
- نہیں دوستی رکھتے مؤمنین مخالفِ خُدا سے ۔ اگرچہ ماں باپ ہی کیوں نہ ہوں

روزنامہ جنگ کراچی ۱۰ جنوری ۱۹۹۲ء

نمازعیدین

عیدین کی نماز واجب ہے۔ سب پر نہیں بلکہ اُنہیں پر جن پر جمعہ فرض ہے اوراُس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جُمعہ کیلئے ہیں۔ صرف اِتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سُنّت۔ دوسرا فرق جمعہ کا خطبہ قبل نماز ہے جبکہ عیدین کا بعد نماز۔ اور عیدین میں اذان واقامت بھی نہیں۔ اور نمازِ عید سے قبل ہر قسم کے نوافل بھی مکروہ۔ نمازِ چاشت بھی بعد نمازِ عید پڑھے۔ مگر عید گاہ میں نہیں کہ مکروہ ہے۔ گھر وغیرہ میں پڑھے۔

اِن دونوں نمازوں کا وقت سُورج کے بقدرِ ایک نیزہ بُلند ہونے سے لیکر زوال تک ہے۔ مگر عیدُالفطر میں کچھ دیر کرنا۔ اور عیدُالاضحیٰ میں جلدی کرنا مُستحب ہے۔ اِن دونوں نمازوں کے ادا کرنیکا طریقہ ایک ہی ہے۔

طریقہ نمازِ عیدین

پہلے نیّت کریں دو رکعت نماز عیدُالفطر یا عیدُالاضحیٰ واجب مع زائد چھ تکبیروں کے۔ پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثنا پڑھیں۔ اِس کے بعد امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے تین تکبیریں کہیں دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں اور تیسری کے بعد باندھ لیں۔ پھر امام بُلند آواز سے سُورۂ فاتحہ اور کوئی سُورۃ پڑھ کر رُکوع اور سجود کریگا۔ پھر دوسری رکعت میں فاتحہ اور قرأت کے بعد رُکوع میں جانے سے پہلے امام و مقتدی ہاتھ اُٹھا کر تین تکبیریں کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں اور چوتھی تکبیر کہتے وقت ہاتھ کانوں تک نہ اُٹھائیں بلکہ رُکوع میں جائیں اور قاعدے کے مطابق نماز پوری کریں۔

عید کے مستحبات

حجامت بنوانا۔ ناخن ترشوانا۔ مسواک و غسل کرنا۔ اچھے کپڑے پہننا۔ خوشبو لگانا۔ عیدگاہ کو پیدل جانا راستہ میں تکبیرِ تشریق کہتے ہوئے جانا۔ دوسرے راستہ سے واپس آنا۔ عیدُالفطر میں نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا اور کوئی میٹھی چیز کھا کر جانا کھجوریں ہوں اور طاق ہوں تین پانچ سات تو بہتر۔ آپس میں ملنا مُصافحہ مُعانقہ کرنا۔ مُبارکباد دینا۔

میرے پیارے اسلامی بھائیو! جو لوگ خلیج کی جنگ میں عراقی مُسلمان بچوں، بوڑھوں اور عورتوں تک پر شب و روز بمباری کے بعد امریکی صدر بُش کو تو مُبارکباد دیں بلکہ امریکہ کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر اُس کی خوشی میں شامل ہونے کیلئے اُس کے خاص ایّام میں مُبارکباد کے پیغامات بھیجیں۔ مگر عیدِ سعید کے پُرمسرّت موقع پر مُسلمان کا مُسلمان سے مُصافحہ مُعانقہ اور عید مُبارک کہنے کو۔ بدعتِ سیّئہ یا قبیحہ کہیں۔ یا چھاپ کر فری تقسیم کریں۔ آپ اُن کی باتوں میں آکر مُفت کے ثواب سے محروم نہ ہوں کہ اِن کا تو کام ہی مسلمان بھائیوں میں بجائے محبّت کے نفرت پیدا کر کے ملّتِ واحدہ کو پارہ پارہ کرنا ہے

مُسلمانوں کی وحدت پارہ پارہ کرنے والوں کو ذلیل و خوار کردے اُن کو رسوائے جہاں کردے
ہے شیوہ جن کا گستاخی نبی کی شانِ اقدس میں الٰہی اپنی قدرت سے قلم اُن کی زباں کردے

کلماتِ تکبیرِ تشریق

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

نویں ۹ ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں ۱۳ کی عصر تک ہر نماز کے فوراً بعد یہ تکبیر ایکبار کہنا واجب اور تین بار کہنا افضل ہے۔ تکبیرِ تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً واجب ہے

نمازِ قضائے عُمری

قضائے عُمری نماز کی ادائیگی اِتنی ضروری ہے کہ جُملہ نفلی عبادات معلّق رہتی ہیں جبتک فرض ادا نہ ہوں نفل کو چھوڑ کر قضائے عمری نماز پڑھے نماز کے پانچوں وقتوں میں ۱۷ سترہ فرض اور تین وتر واجب کُل ۲۰ بیس رکعتیں ہیں اگر قضا نمازوں کی تعداد اور دن اور اوقات بھی بھُول جائے تب پہلے اندازہ سے ہر وقت کی نمازوں کا جُدا جُدا میزان لکھ لے پھر حساب سے یومیہ اپنے ذمّہ اُنکی ادائیگی لازم کرلے اِس دوران تمام نفلی نمازوں کی جگہ بھی قضائے عمری ہی نماز پڑھے شب بیداری کی نمازوں میں بھی خصُوصاً شبِ معراج شبِ برأت شبِ قدر **بلکہ** رمضانُ المبارک کے اعتکاف میں بھی قضائے عُمری نماز ادا کرے جہاں تک ہوسکے قضا نمازوں سے فارغ ہو یہ جو عوام میں مشہُور ہے کہ مغرب کی جماعت کے بعد مغرب کی نماز مکروہ ہے اور پھر مکروہ جان کر قصداً قضا کرتے ہیں گناہِ عظیم ہے اِسی طرح فجر کی نماز میں اگر آنکھ سُورج نکلنے کے بعد کھُلی تو سمجھتے ہیں کہ چھوڑو اب قضا تو ہو ہی گئی پھر پڑھ لیں گے یہ نہ چاہیئے **بلکہ** شریعت میں اُسی وقت پڑھنا ادا ہے **البتّہ** دیر سے آنکھ کھُلنے کے اسباب خود پیدا نہ کئے ہوں **مثلاً** فلم بینی ناچ گانے کی محفل کی زینت بننا یا تاش، شطرنج وغیرہ کھیلوں میں وقت غارت کرنا یا فضُول باتوں میں شب کا آرام ضائع کرنا یہ سب عظیم گناہ ہیں **مگر** جب بھی آنکھ کھُلے اللہ سے خوف کھاتے ہوئے فجر کی نماز ادا کرے ممکن ہے ربُّ العزّت اپنے محبُوب کے صدقے اِس کو بھی ادا شمار کرے **نیّت نمازِ قضا،** کوئی سی بھی نماز قضا پڑھے اُسکی نیّت یوں کرے **مثلاً** سب سے پہلی چار رکعت نمازِ فرض قضا ظہر فرض اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کیطرف۔

نمازِ سفر سفر میں جاتے وقت دو[٢] رکعتیں اپنے گھر میں پڑھ کر جانا اور سفر سے واپس آکر پہلے دو[٢] رکعتیں مسجد میں ادا کرنا۔ پھر گھر جانا ــــ مسنون اور بہت ہی مبارک ہے ــــ

نمازِ مسافر مسافر وہ شخص ہے جو کم از کم ستّاون[٥٧] میل تین[٣] فرلانگ ــ یعنی (بیانوے[٩٢] کلومیٹر تین سو چوبیس[٣٢٤] میٹر ستّاون[٥٧] ملی میٹر) تقریباً ۹۲½ کلومیٹر کے سفر کے ارادہ سے اپنی بستی سے باہر نکل چکا ہو ــ اِس پر واجب ہے کہ فقط فرض نماز میں قصر کرے ــ یعنی چار[٤] رکعت والے فرض کو دو[٢] پڑھے اِسکے حق میں دو[٢] ہی رکعتیں پوری نماز ہے ــ اگر سہواً یا قصداً چار پڑھے اور دو[٢] کے بعد قعدہ کرے تو فرض ادا ہو جائیں گے اور پچھلی دو[٢] رکعتیں نفل ہو جائیں گی مگر قصداً چار پڑھنے والا سخت گنہگار ہے اس پر توبہ لازم ہے ــ اگر مُسافر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو چار ہی پڑھیگا ــ اور اگر مقیم مُسافر امام کے پیچھے نماز پڑھیگا تو ــ امام کے سلام کے بعد وہ اپنی دو[٢] رکعتیں پوری کریگا ــ مگر اِن دو[٢] رکعتوں میں فاتحہ نہیں پڑھیگا بلکہ بقدرِ فاتحہ خاموش کھڑا رہے گا اور باقی معمول کے مُطابق ادا کریگا ــ مسافر جب تک واپس اپنی بستی میں نہ آئے مسافر ہے ــ اور جس شہر یا بستی میں جائے اگر وہاں پندرہ[١٥] روز سے کم رہنے کی نیّت ہو تو قصر پڑھے ــ اگر پندرہ[١٥] روز یا زیادہ رہنے کی نیّت ہو تو پوری پڑھے ــ قصر صرف چار رکعت والے فرضوں میں ہے سُنّت وتر میں قصر نہیں ــ سفر میں سُنّتیں مکمل پڑھی جائیں ــــ **مسئلہ:** مُسافر کسی کام کیلئے دس[١٠] بارہ[١٢] دن ٹھہرا ــ یا یہ ارادہ ہے کہ کام ختم پر چلا جائیگا ــ دونوں صُورتوں میں اگر آجکل کرتے برسیں گزر جائیں جب بھی مُسافر ہے نماز قصر پڑھے (عالمگیری)

صَلوٰۃُ التّسبیح

اِس نماز میں بے انتہا ثواب ہے بعض محقّقین فرماتے ہیں اسکی بُزرگی سُنکر ترک نہ کریگا مگر دین میں سُستی کرنیوالا۔ **حدیث**: نبی صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم نے حضرت عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے فرمایا۔ اے چچا کیا میں تم کو عطا نہ کروں کیا میں تم کو بخشش نہ کروں کیا میں تم کو نہ دوں کیا تمھارے ساتھ احسان نہ کروں۔ دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ تعالیٰ تمھارے گناہ بخشدیگا اگلے پچھلے۔ پُرانے نئے۔ جو بھُول کر کئے اور قصداً کئے۔ چھوٹے اور بڑے۔ پوشیدہ اور ظاہر۔ اِس کے بعد آپ نے صَلوٰۃُ التّسبیح کی ترکیب تعلیم فرمائی۔ پھر فرمایا کہ اگر تم سے ہو سکے کہ ہر روز ایکبار پڑھو۔ اور اگر روز نہ پڑھ سکو تو ہر جمعہ میں ایکبار۔ اور یہ نہ کر سکو تو مہینہ میں ایکبار۔ اور یہ نہ کر سکو تو سال میں ایکبار۔ اور یہ بھی نہ کر سکو تو عُمر میں ایکبار۔ اسکی چار۴ رکعتیں ہیں مکرُوہ وقت کے علاوہ جب چاہو پڑھو بہتر یہ ہے کہ ظہر کے فرضوں سے پہلے پڑھیں اسکا **طریقہ** یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھنے کے بعد پندرہ۱۵ بار یہ کلمہ پڑھیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰہ، سُورۃ فاتحہ اور سُورۃ پڑھ کر دس۱۰ بار یہی کلمہ پڑھیں۔ پھر رکوع میں جاکر سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کے بعد دس۱۰ بار پھر یہی کلمہ پڑھیں پھر رکوع سے اٹھ کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے بعد دس۱۰ بار یہی کلمہ پڑھیں پھر سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کے بعد دس۱۰ بار پھر سجدہ سے اٹھ کر جلسہ میں دس۱۰ بار پھر دوسرے سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کے بعد دس۱۰ بار پھر دوسری رکعت میں فاتحہ سے پہلے پندرہ۱۵ بار۔ **پھر اِسی** ترتیب سے چار۴ رکعتیں پڑھیں۔ ہر رکعت میں پچھتر۷۵ بار۔ اور چاروں میں تین سو۳۰۰ بار یہ کلمہ پڑھا جائے۔ گنتی دِل میں گنیں یا انگلی دبا کر۔ اگر کسی جگہ بھُول کر یہ کلمہ کم پڑھا گیا تو اگلی جگہ اُتنا اضافی پڑھیں۔

نمازِ اشراق اِس نماز کی بڑی فضیلت ہے۔ اِس کے پڑھنے والے کو پورے حج و عُمرہ کا ثواب ملتا ہے صرف ۲ دو رکعتیں ہیں کہ نماز فجر جماعت کے ساتھ پڑھنے کے بعد بیٹھا ذکر الٰہی کرتا رہے جب آفتاب بُلند ہو جائے تو پڑھے۔

نمازِ چاشت اِس نماز کی بہت ہی زیادہ فضیلت ہے ہمیشہ پڑھنے والے کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ اور اُس کے واسطے جنّت میں ایک سونے کا محل ہوگا۔ اِس نماز کی کم از کم ۲ دو رکعتیں۔ اور زیادہ سے زیادہ بارہ ۱۲ رکعتیں ہیں۔ افضل بارہ ۱۲ ہیں۔ اِسکا وقت آفتاب بُلند ہونے سے زوال تک ہے۔

نمازِ تہجّد اور صلوٰۃ اللّیل **مسئلہ:** نمازِ تہجّد کی کم از کم ۲ دو رکعتیں ہیں اور حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے آٹھ تک ثابت ہیں۔ **حدیث:** نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ جو شخص رات میں بیدار ہو اور اپنے اہل کو جگائے۔ پھر دونوں ۲ دو رکعت پڑھیں تو کثرت سے یاد کرنیوالوں میں لکھے جائیں گے۔ اِس حدیثِ پاک کو۔ نسائی و ابن ماجہ اپنی سنن میں۔ اور ابن حبّان اپنی صحیح میں۔ اور حاکم نے مستدرک میں روایت کیا

مسئلہ: رات میں بعد نمازِ عشاء جو نوافل پڑھے جائیں انکو صلوٰۃ اللّیل کہتے اور رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں۔ تہجّد عشاء کی نماز پڑھ کر سو کر اُٹھنے کے بعد نفل پڑھنے کا نام ہے۔ اگر ساری شب جاگا اور اسی دوران نماز عشاء کے بعد نفل بھی پڑھے۔ تو وہ نفل صلوٰۃ اللّیل کہلائیں گے۔ اور اگر عشاء کی نماز پڑھ کر خواہ دس ۱۰ منٹ ہی سویا اب تہجّد پڑھ سکتا ہے۔

نمازِ استخارہ

اِستخارہ کا مطلب اللہ عزّوجل سے بھلائی طلب کرنا ہے۔ یعنی جب کسی اہم کام کا قصد کرے تو اُس کے کرنے سے پہلے استخارہ کرے۔ اِستخارہ کرنیوالا گویا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کرتا ہے کہ اے علام الغیوب مجھے اشارہ فرمادے کہ یہ کام میرے حق میں بہتر ہے یا نہیں؟۔

طریقۂ اِستخارہ

پہلے دو رکعت نماز کہ پہلی رکعت میں سُورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَۙ۔ اور دوسری میں فاتحہ کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے۔ اور سلام پھیر کر پھر یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ

اے اللہ میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے

بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ ط

ذریعہ سے طلب قدرت کرتا ہوں اور تجھ سے تیرا فضلِ عظیم مانگتا ہوں کیونکہ

فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَاۤ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَاۤ اَعْلَمُ وَ

تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا تو سب کچھ جانتا ہے اور میں نہیں جانتا

اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ط اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ

اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے اے اللہ اگر تیرے علم میں یہ امر (جسکا میں

اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ

قصد و ارادہ رکھتا ہوں) میرے دین و ایمان اور میری زندگی اور میرے انجام کار میں

وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ

اور دنیا و آخرت میں میرے لئے بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر کردے اور

فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ اَللّٰهُمَّ

میرے لئے آسان کردے پھر اس میں میرے واسطے برکت کردے اے اللہ

اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ

اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے برا ہے میرے دین وایمان میری

دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ

زندگی اور میرے انجام کار دنیا وآخرت میں تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو

اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ

اس سے پھیر دے اور جہاں کہیں بہتری ہو میرے لئے

عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ

مقدر کر پھر اس سے مجھے راضی کردے

اور بہتر یہ ہے کہ سات بار استخارہ کرے۔ اور دُعائے مذکورہ پڑھ کر باطہارت قبلہ رو سورہے۔ دُعا کے اوّل آخر فاتحہ اور دُرود شریف پڑھے۔ اگر خواب میں سپیدی یا سبزی دیکھے تو سمجھے کہ یہ کام بہتر ہے۔ اور اگر سُرخی یا سیاہی دیکھے تو سمجھے کہ بُرا ہے اس سے بچے ______

نمازِ توبہ

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ راوی کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ گُناہ کرے پھر وضو کرکے نماز پڑھے پھر استغفار کرے۔ اللہ تعالٰی اُسکے گناہ بخشدیگا۔ پھر یہ آیت پڑھے ___ وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ

ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ

توبہ اور کفّارہ اگر حرام کمائی یا حرام اشیاء کھائی پی ہو تب توبہ سے قبل آئندہ حرام اشیاء نہ کھانے کا عہد ۔ اور اگر فرض نمازیں قضاء کی ہیں تو اُن کو ادا کرکے آئندہ قضاء نہ کرنے کا عہد ۔ اور نمازوں کو اپنے اپنے وقتوں پر ادا نہ کرنے کے جُرم کی معافی ۔ اِسی طرح دیگر گُناہوں کی توبہ کا طریقہ اور اگر اللہ تعالیٰ کے بندوں کا مُجرم ہے تو اُن کے حقوق ادا کرے ۔ چوری یا جبر یہ لی ہوئی چیز واپس کرے ۔ یا معاف کرالے ۔ یا کسی کی چغلی، غیبت کی ہو تو اُس سے اُس کی معافی چاہے ۔ تاکہ آخرت میں مقبول نیکیوں سے بھی محروم نہ ہو ۔ اعلانیہ گُناہ کی اعلانیہ توبہ ۔ اور خُفیہ گناہ کی خُفیہ توبہ کرے ۔ پھر اللہ تعالیٰ سے آئندہ گُناہ نہ کرنے کا عہد پچھلے گناہوں پر شرمندگی و ندامت کے ساتھ معافی کی التجا ۔ اور اللہ توّابُ الرّحیم سے توبہ قبولیتؔ کی اُمید رکھّے ۔

توبہ کا طریقہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے محبُوب کے غلاموں کو توبہ کی قبولیتؔ کا طریقہ اِس آیتِ مُبارکہ میں یُوں ارشاد فرمایا ہے ۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ	اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں۔ تو اے محبُوب
فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ	تمھارے پاس حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں
لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾ النسآء	اور رسُول اُنکی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنیوالا مہربان پائیں

اِس آیت میں ظلم، ظالم، زماں میں کسی قسم کی قید نہیں ۔ ہر قسم کا مُجرم، ہر زمانے میں خواہ کسی کا جُرم کرے، تمھارے آستانہ پر آجائے، اور جاؤک میں یہ قید نہیں کہ مدینہ مُطہرہ میں ہی آئے بلکہ اُنکی طرف توجہ کرنا بھی اُنکی بارگاہ میں حاضری ہے اگر مدینہ منوّرہ کی حاضری نصیب ہوجائے تو زہے نصیب ۔ (کنز الایمان و تفسیر نورُ العرفان)

عاصی کو ہے تلاش کہ رحمت مِلے کہیں ◆ رحمت کو ہے تلاش کوئی چشمِ تر ملے

صَلوٰۃِ غوثیہ یا نمازِ حاجت براری

امام ابُوالحسن نُورالدّین علی بِن جریر لخمی شطنوفی بہجۃُ الاسرار شریف میں۔ اور مُلّا علی قاری و شیخ عبدُالحق محدّث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ـــ اِس کی ترکیب یہ ہے کہ نمازِ مغرب کی سُنّتیں پڑھ کر ـــ دو رکعت نمازِ نفل پڑھے ـــ اور بہتر یہ ہے کہ الحمد کے بعد ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے ـــ سلام کے بعد ـــ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحٰنَ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ گیارہ بار پھر حضور پر دُرود وسلام گیارہ بار ـــ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ـــ اور پھر يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ وَامْدُدْنِيْ فِيْ قَضَاءِ حَاجَتِيْ يَاقَاضِيَ الْحَاجَاتِ ـــ پھر عراق کیجانب گیارہ قدم چلے ہر قدم پر یہ کہے يَاغَوْثَ الثَّقَلَيْنِ وَيَاكَرِيْمَ الطَّرَفَيْنِ اَغِثْنِيْ وَامْدُدْنِيْ فِيْ قَضَاءِ حَاجَتِيْ يَاقَاضِيَ الْحَاجَاتِ پھر حضور کے توسّل سے (اور سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلہ سے) اللہ عزّوجل سے دُعا کرے ـ بہارِ شریعت ـ

نمازِ حاجت جسکو کوئی حاجت پیش آئے تو وہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دُرود بھیجے پھر یہ پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ

اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے پاک ہے اللہ عرش عظیم کا

الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط

مالک اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار

اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ

ہے اے اللہ میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب مانگتا ہوں اور تیری بخشش کے ذرائع طلب کرتا

وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ ط

ہوں اور ہر نیکی کا حصول اور ہر گناہ سے سلامتی مانگتا ہوں (اے اللہ) میرا

لَا تَدَعْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا

کوئی گناہ نہ چھوڑ بغیر بخشے اور کوئی غم بغیر دور کئے اور کوئی حاجت جو

حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ہ

تیری رضا کے موافق ہے بغیر پورا کئے اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان

یا یہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں

بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ

بوسیلہ تیرے نبی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جو رحمت والے نبی ہیں یا رسول اللہ میں نے

قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ

آپ کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کی ہے تاکہ پوری ہو

لِتُقْضٰى لِيْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ ط

اے اللہ ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

صبر و شکر کی دُعا

دُنیا میں رواج دوسروں کو چھوٹا اور اپنے کو بڑا سمجھنے کا ہے۔ اس مرض سے صرف وہی برگزیدہ نفوس بچ سکتے ہیں جنکا تزکیہ ہو چکا ہو۔ اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو بہت کم نفوس اس خود پرستی و خود بینی سے بچتے ہیں اس کیلئے اہتمام سے دُعا کی ضرورت ہے کہ یہ مرض اپنے آپ میں مشکل ہی سے نظر آتا ہے۔ اور مشکل سے اس سے چھٹکارا ہوتا ہے۔ سردارِ دو جہاں سیّد المخلصین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود اپنے حق میں اس طرح دُعا فرماتے ہیں۔ گویا اُمّت کو تعلیم دیتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ شَكُوْرًا وَاجْعَلْنِيْ فِيْ عَيْنِيْ صَغِيْرًا وَفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا ۔ (کنز الاعمال عن بریدہ)

ترجمہ: اے اللہ مجھے بڑا صبر کرنیوالا بنا دے۔ اور مجھے بڑا شکر کرنیوالا بنا دے۔ اور مجھے میری نظر میں چھوٹا بنا دے۔ اور دوسروں کی نظر میں بڑا بنا دے۔

بڑھاپے میں فراخ روزی

رزق کس کو مطلوب نہیں ہے؟ مگر کتنے آدمیوں کی اس حقیقت پر نظر ہے کہ فراخ روزی کی سب سے زیادہ ضرورت عُمر کے اس مرحلہ میں ہے جب مشکلات و تنگی کا تحمل کم۔ محنت اور کسب معاش کی قوت مفقود۔ اور قویٰ مضمحل ہو جاتے ہیں۔ اور قدرتی طور پر راحت اور فراخ دستی کی طلب زیادہ ہو جاتی ہے۔ معلمِ حکمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا حکمت کی بات فرمائی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِيْ ۔ (مستدرک عن عائشہ۔ ماخوذ توشۂ آخرت)

ترجمہ: اے اللہ میری سب سے زیادہ کشادہ روزی میرے بڑھاپے اور میرے خاتمہ کے وقت کر۔

مسنون دُعائیں

نیّت روزہ وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ط

میں نے آج کے روزہ کی نیت کی

دُعائے افطار اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَ

اے اللہ تیرے لئے میں نے روزہ رکھا اور تجھ پر ایمان

عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ ط

لایا اور تیرے اوپر بھروسہ کیا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔

مسجد میں اعتکاف کی نیّت نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَافِ ط

میں سُنّت اعتکاف کی نیّت کرتا ہوں۔

کھانا کھانے کی دُعا بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ

اللہ جس کے نام سے زمین و آسمان میں

اِسْمِهٖ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ وَ

کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی وہ

هُوَ السَّمِيْعُ عَلِيْمٌ ط

سُنتے اور جاننے والا ہے

پانی پینے کی دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَهٗ عَذْبًا

تمام تعریفیں اللہ کے لیے جس نے اسے میٹھا خوشگوار

فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا

بنایا اپنی رحمت سے اور ہمارے گناہوں کے باعث اِسے کڑوا کھاری نہ بنایا

دُودھ پینے کی دُعا: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ

الٰہی! اس میں ہمیں برکت عطا کر اور ہمکو اور زیادہ دے — مشکوٰۃ شریف

کھانے سے فراغت پر دُعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے

اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمانوں میں سے کیا

مہمان فراغت پر یہ دُعا کرے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے

اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمانوں میں سے کیا

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ

اے اللہ! کھلا اس کو جس نے مجھے کھلایا اور پلا اس کو جس نے مجھے پلایا

گھر سے بایاں قدم نکالنے پر: بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ

اللہ کے نام کیساتھ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا — مشکوٰۃ شریف

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں مگر اللہ کی طرف سے

بازار میں پڑھنے کی دُعا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا

اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ اکیلا ہے

شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ

اُس کا کوئی شریک نہیں اُسی کے لئے بادشاہی اور اُسی کے لئے تعریف ہے وہی

وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُوالْجَلَالِ وَالْاِ
زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اس کو ہرگز کبھی موت نہیں آئے گی بڑے جلال

کْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ ط وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط
اور بزرگی والا ہے اسکے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

سواری پر بیٹھ کر دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا
مشکوٰۃ شریف سب خوبیاں اللہ کو پاکی ہے اُسے جس نے اِسے ہمارے بس میں کر دیا اور

وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ط
ہم میں اسکی طاقت نہ تھی بے شک ہم ضرور اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں

مسجد میں دایاں قدم رکھے دعا اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
درود و سلام پڑھ کر (مسلم) اے اللہ میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے

مسجد سے بایاں قدم نکالے دعا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
مسلم شریف اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل

مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ ط
مانگتا ہوں اور تیری رحمت

شب قدر و شب برأت کی دعا اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ
اے اللہ بیشک تو معاف کرنیوالا

تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ
ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے پس مجھ کو معاف فرما دے اے بخشنے والے

عیادت کی دعا لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ط
مشکوٰۃ شریف کچھ حرج نہیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ بیماری تجھ کو گناہوں سے پاک کردیگی

مصیبت زدہ کو دیکھ کر دعا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا

مشکوٰۃ شریف

سب خوبیاں اللہ کو جس نے اس حال سے مجھے

اِبْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ط

بچایا، جس میں تجھے مبتلا کیا اور اپنی بہت سی مخلوق پر اس نے مجھے فضیلت عطا کی

دشمن کے خوف پر دعا، اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ

ابوداؤد شریف

الٰہی! ہم تجھے ان (دشمنوں) کے سینوں میں (تصرف

نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

کرنیوالا) جانتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ کے طلبگار ہیں

دشمن کے نرغے میں دعا، اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِنَا

حصن حصین

الٰہی! ہماری آبرو کی حفاظت فرما اور خوف سے ہم کو امن دے

مصیبت پہنچنے پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ط اَللّٰھُمَّ عِنْدَکَ

بیشک ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ہے اے اللہ میں اپنی

اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِیْھَا وَاَبْدِلْنِیْ مِنْھَا خَیْرًا ط

اس مصیبت میں تجھ سے ثواب کا امیدوار ہوں مجھے اس میں اجر دے اور اس کا بہتر بدل عطا فرما

قرض و فکر پر دعا، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ

اے اللہ! میں فکر اور غم سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قرض

وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ ط

کے گھیر لینے اور لوگوں کے دبا لینے سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں

حاجت روائی و مشکل کشائی کیلئے پکارنا یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ

اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو

چاند دیکھنے پر اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ
حصن حصین — اے اللہ! اس چاند کو ہم پر برکت اور ایمان اور
وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ
سلامتی اور اسلام والا بنادے اور اُن کاموں کی توفیق کا ذریعہ بنا جو تجھے محبوب اور
وَتَرْضٰى رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ
پسند ہوں (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

آنکھ دکھنے پر دعا اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ
حصن حصین — الٰہی میری بینائی میرے لئے نفع بخش کردے اور میری زندگی تک باقی
مِنِّيْ وَاَرِنِيْ فِي الْعَدُوِّ ثَارِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ
رکھ اور میرا انتقام مجھے دشمن میں دکھا اور ظالموں پر میری مدد فرما

سُرمہ لگانے کی دعا اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ
اے اللہ! مجھے سننے اور دیکھنے سے بہرہ مند فرما

سونے کے وقت دعا اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰ
بخاری و مسلم — الٰہی تیرے نام پر ہی میری موت و حیات ہو

سونے سے اٹھ کر دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ
بخاری و مسلم — سب خوبیاں اللہ کو جس نے مجھے مار کر زندہ کیا
مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ
اور (ہم کو) اسی کی طرف اُٹھنا ہے

آئینہ دیکھنے پر دعا اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ
اے اللہ تو نے میری صورت کو اچھا بنایا میری سیرت کو بھی اچھی کردے

شب عروسی کی دعا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ خَیۡرَهَا وَخَیۡرَ مَا
دلہن کی پیشانی پکڑ کر پڑھے۔ الٰہی! میں تجھ سے اسکی بھلائی اور اسکے عادات و اخلاق کی بھلائی کا

جَبَلۡتَهَا عَلَیۡهِ وَاَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلۡتَهَا عَلَیۡهِ
سوال کرتا ہوں اور اسکے شر اور اسکے اخلاق و عادات کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں

مبارکباد دولہا دلہن کو یوں دے بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ
مشکوٰۃ شریف
اللہ تجھے برکت دے اور تم دونوں

عَلَیۡكُمَا وَجَمَعَ بَیۡنَكُمَا فِیۡ خَیۡرٍ
پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کا خوب نباہ کرے

ہمبستری کے ارادہ پر دعا، بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ
اللہ کے نام سے شروع اے اللہ!

جَنِّبۡنَا الشَّیۡطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیۡطٰنَ مَا رَزَقۡتَنَا
دور رکھ ہمکو شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اُس سے جو ہمکو عطا فرمائے

بیت الخلا میں بایاں پیر رکھنے سے قبل اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ
الٰہی! میں تیری

اَعُوۡذُبِكَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَآئِثِ ط
پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں اور خبیث جنیوں سے

بیت الخلاء سے دایاں پیر نکالنے پر باہر اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ
سب خوبیاں اللہ

الَّذِیۡۤ اَذۡهَبَ عَنِّی الۡاَذٰی وَعَافَانِیۡ ط
کو جس نے مجھ سے اذیت کو دور کیا اور مجھ کو عافیت دی

جب کوئی لباس پہنے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ

سب خوبیاں اللہ کو جس نے مجھ کو لباس پہنایا — مشکوٰۃ شریف

مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ ط

کہ میں اس سے ستر چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ساتھ زینت کرتا ہوں

نظر لگے پر یہ دُعا دم کرے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ

اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں الٰہی! اسکی گرمی

حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا

اور تکلیف دینے والی ٹھنڈک اور اسکے لائے ہوئے مرض کو دور فرما

جب قبرستان میں پہنچے اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ

سلام ہو تم پر اے قبر والو — ترمذی

یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ ط

اللہ ہمیں اور تمھیں بخشے تم آگے جاچکے اور ہم تمھارے پیچھے آنیوالے ہیں۔

کوئی چیز گم ہونے پر یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ

اے یقینی دن کے لئے سب لوگوں کے جمع فرمانے والے — انوار البشارۃ

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝ اِجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ ضَالَّتِیْ

بیشک اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا مجھے میری گمی چیز ملادے

اسلام پر خاتمہ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قف اَنْتَ وَلِیّٖ فِی

اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے تو میرا کام بنانیوالا ہے — سورۃ یوسف آیت ۱۰۱

الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ج تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۝

دنیا اور آخرت میں مجھے مسلمان اٹھا اور ان سے ملا جو تیرے قرب خاص کے لائق ہیں

جامع دُعا

حدیث میں ہے اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے جو یہ دعا کریگا اسکی خطا بخشدونگا غم دور کردونگا۔ محتاجی اس سے نکال لونگا۔ ہر تاجر سے بڑھ کر اسکی تجارت رکھوں گا۔ دنیا ناچار مجبور اس کے پاس آئے گی۔ گو وہ اسے نہ چاہے۔

انوار البشارہ

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ

الٰہی! تو میرا چھپا اور ظاہر سب جانتا ہے

مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَ

تو میرا عذر قبول فرما اور میری حاجت تجھے معلوم ہے تو میری مراد دے اور

تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ

جو میرے دل میں ہے تو جانتا ہے میرے گناہ بخش دے میرے گناہ

ذُنُوْبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُكَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَ

بخشدے الٰہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں وہ ایمان جو میرے دل سے پیوست

یَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا یُصِیْبُنِیْٓ اِلَّا مَا

ہو جائے اور سچا یقین کہ میں جانوں کہ مجھے وہی ملے گا جو تو نے میرے لئے

كَتَبْتَ لِیْ وَرِضًى مِّنَ الْمَعِیْشَةِ بِمَا قَسَمْتَ

لکھ دیا ہے اور اس معاش پر راضی ہونا جو تو نے مجھے نصیب کی ہے

لِیْ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

اے سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان

لڑکا ہو تو دو بکرے اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کیجائے ـــ اور عقیقہ سے پہلے نام رکھ لیا جائے کہ بوقت ذبح کرنے قربانی کی دعاء میں نام کی ضرورت پڑتی ہے ـــــ

لڑکے کے عقیقہ کی دعاء

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِیْقَةُ ابْنِیْ (یہاں پر لڑکے کا نام لیا جائے) دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَشَحْمُهَا بِشَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَآءً لِّابْنِیْ مِنَ النَّارِ وَ تَقَبَّلْهَا مِنْهُ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ نَّبِیِّكَ الْمُصْطَفٰى وَحَبِیْبِكَ اَحْمَدَ الْمُجْتَبٰى صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ط بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ہ

لڑکی کے عقیقہ کی دعاء

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِیْقَةُ بِنْتِیْ (یہاں پر لڑکی کا نام لیا جائے) دَمُهَا بِدَمِهَا وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهَا وَشَحْمُهَا بِشَحْمِهَا وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهَا وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهَا وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَآءً لِّبِنْتِیْ مِنَ النَّارِ وَ تَقَبَّلْهَا مِنْهَا كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ نَّبِیِّكَ الْمُصْطَفٰى وَحَبِیْبِكَ اَحْمَدَ الْمُجْتَبٰى صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ط بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ہ

جب شروع سے آخر تک یہ دعاء پڑھ چکے اور بسم اللہ اللہ اکبر پر پہنچے تو اسی وقت ذبح کردے اور ذبح کے بعد بچّے کے سر پر استرا چلے

(الوظیفۃ الکریمہ)

اہلسنت کی کتب عوام کو پڑھوا کر اپنے بزرگوں کو ثواب پہنچائیں تاکہ فوت شدہ کو اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لیے عظیم ثواب کے ساتھ اللہ تعالیٰ اسکے صلہ میں آپکی بھی مشکلات دور فرمائے

آپ ایک بار آزما کر تو دیکھیں

نام کتب	نرخ	نام کتب
سُنّی حنفی نماز (سُنّی ترجمہ) نیوز پرنٹ		غسل کی سنتیں [illegible]
فاتحہ کا طریقہ ۳/ ختم دینے کا طریقہ		[illegible]
قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندہی		[illegible]
گھروں میں بولے جانیوالے کفریہ کلمات		[illegible]
کیا کافر کو بھی کافر نہ کہنا چاہیے؟ نیوز پرنٹ		[illegible]
داڑھی اسلام کا شعارِ عظیم ہے		[illegible]
بہارِ عقیدت		[illegible]
نوری تحفہ مسلمانوں حق و باطل کی پہچان نیوز پرنٹ		فتاویٰ رضویہ [illegible]
قصیدہ غوثیہ		[illegible] احمد رضا
احکامِ عقیقہ مع بچوں کے اسلامی نام نیوز		[illegible] القرآن
بارہ مہینوں کے مختصر وظائف		سیرت سیدنا محمد رسول اللہ [illegible]
شادی کا تحفہ یعنی حقوق الزوجین		نورانی [illegible]

مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر کی مطبوعہ کتب خصوصی رعایت سے حاصل کریں

اہلسنّت کی کُتب عوام کو پڑھوا کر اپنے بزرگوں کو ثواب پہنچائیں تاکہ فوت شُدہ کو اسلام کی اشاعت وتبلیغ کے لیے عظیم ثواب کے ساتھ اللہ تعالیٰ اُسکے صِلہ میں آپکی بھی مُشکلات دور فرمائے

آپ ایک بار آزما کر تو دیکھیں

نام کتب	نرخ	نام کتب	نرخ
سُنّی حنفی نماز (سُنّی ترجمہ) نیوز پرنٹ		غسل کی سنتیں	نیوز پرنٹ
فاتحہ کا طریقہ ۳/ ختم ڈیٹ جو طریقہ		اسلام [illegible] الدین کا نظام	
قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندہی		مجموعہ [illegible]	
گھروں میں بولے جانیوالے کفریہ کلمات		مجموعہ [illegible] سلام	
کیا کافر کو بھی کافر نہ کہنا چاہیئے! نیوز پرنٹ		[illegible]	
داڑھی اسلام کا شعار عظیم ہے		[illegible]	
بہار عقیدت		[illegible] تجارت [illegible]	
نوری تحفہ مسلمانو! حق و باطل کو پہچانو		فتاویٰ رضویہ [illegible]	
قصیدہ غوثیہ		[illegible] احمد رضا	
احکام عقیقہ مع بچوں کے اسلامی نام نیوز		[illegible] الایمان [illegible] القرآن	
بارہ مہینوں کے مختصر وظائف		سیرت سیدنا محمد رسول اللہ	
شادی کا تحفہ یعنی حقوق الزوجین		نوری [illegible]	

مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر کی مطبوعہ کتب خصوصی رعایت سے حاصل [illegible]